ترجمه و تحقیق
خصائص امیر المؤمنین
علی ابن ابیطالب (ع)

امتیازات علوی

مؤلف: ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی

مترجم و محقق: سید شاهد حسین رضوی هندی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معاونت تحقیق

انتساب

میں اپنی اس ناچیز پیش کش کو حضرت صدیقہ کبریٰ انسیہ حوراء فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور مولی الموحدین یعسوب الدین امیر المومنین غالب کل غالب مطلوب کل طالب امام المشارق و المغارب علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور ان کے فرزند حضرت بقیۃ اللہ الاعظم روحی و ارواح العالمین لہ الفداء کی خدمت میں عاجزانہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

امتیازات علوی

(ترجمہ و تحقیق خصائص امیر المومنین علی ابن ابیطالبؑ)

مؤلف

ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی

مترجم و محقق

سید شاہد حسین رضوی ہندی

نام کتاب: امتیازات علوی (ترجمہ و تحقیق خصائص امیر المومنین علی بن ابیطالبؑ)
مؤلف: ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی
مترجم: سید شاہد حسین رضوی ہندی
ناشر: انتشارات مرکز جہانی علوم اسلامی (قم، ایران)
پہلا ایڈیشن: ۱۴۲۹ھ مطابق: ۲۰۰۸ء، ۱۳۸۷ھ، شمسی
تعداد: ۲۰۰۰

ISBN:978-964-195-006-6

ملنے کا پتہ:
ایران: قم، بلوار بہار، جب ہتل الزہراؑ، انتشارات مرکز جہانی علوی اسلامی۔
تلفکس: 0098251\7749875

E-mail:public-relations@comicis.co
www.eshraaq.com

ہندوستان: ۱۔ بمبئی: حیدری کتب خانہ، مرزا علی اسٹریٹ، اماباڑہ روڈ۔ بمبئی ۹۔
۲۔ دہلی: شیعہ جامع مسجد، کشمیری گیٹ (مولانا محسن نقوی صاحب)۔
۳۔ کشمیر: مدرسۂ علمیہ امام محمد باقر علیہ السلام، حسین آباد گورسائی پونچھ، جموں و کشمیر۔
۴۔ جامعۃ الہدیٰ عربی کالج، علی کالونی اکبرپور امبیڈ نگر یوپی۔

عرض ناشر

بے شک امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی ذات، جو کہ پیغمبر اسلامؐ کے زیر سایہ پروان چڑھے اور آپ کے حقیقی جانشین بھی ہیں، ایک ممتاز اور بے مثال شخصیت ہے، جس کا اعتراف تمام مسلمان اور غیر مسلمان دانشمندوں نے کیا ہے، ان کا کہنا ہے کہ آپ کی ذات والا صفات کے فضائل و مناقب کا ذکر کرنا ایک ناممکن امر ہے۔

مسلمانوں کی حدیث کی کتابیں آپ کی شان میں نازل ہونے والی آیتوں اور آنحضرتؐ کی جانب سے آپ کی فضیلت میں وارد ہونے والی حدیثوں سے مملو ہیں، جیسا کہ رسول خداؐ ارشاد فرماتے ہیں: اے علیؑ اگر دریا روشنائی بن جائے، سارے درخت قلم بن جائیں سارے انسان مل کر لکھیں اور گروہ جن حساب کریں تو بھی تمہارے فضائل و کمال کو شمار نہیں کر سکتے (۱)۔

پھر بھی اگر دریا کے سارے پانی کو جمع نہیں کر سکتے تو کم از کم پیاس تو بجھا لینی

بحار الانوار، ج ۴۰، ص ۴۹۔

چاہیے؛ اس ہدف کے مدنظر علم حدیث کے کچھ بزرگ علماء نے امیر المومنین حضرت علیؑ کے فضائل ومناقب کو جمع کرنے کی کوشش کی اور اس راہ میں بہت سی مشقتیں برداشت کیں۔

کتاب ھذا ''خصائص امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام'' انھیں کاوشوں کا ثمرہ ہے جسے حافظ امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی نے تیسری صدی ہجری میں تالیف کیا ہے۔

جناب سید شاہد حسین رضوی ہندی، متعلم مرکز جہانی علوم اسلامی حوزۂ علمیۂ قم نے اس کا اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے؛ ہم موصوف اور ان تمام دانشمندوں کی زحمتوں کی قدردانی کرتے ہیں جنھوں نے اس کام کو اہمیت دی اور اپنا قیمتی وقت صرف کیا۔

آخر میں بارگاہ رب العزت میں دعا کرتے ہیں کہ خداوند عالم، ان حضرات کی توفیقات میں دوام واضافہ فرمائے (آمین یارب العالمین)

والسلام

مرکز جہانی علوم اسلامی

شعبۂ تحقیقات

فہرست مطالب

پہلے اسے پڑھیں

خصائص نسائی اہل سنت کے مشہور عالم دین امام نسائی کی کتاب ہے۔ اس کا یہ ترجمہ حق ترجمہ کی ادائگی کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے، ممکن ہے اس میں ایسی روایات بھی ہوں جو شیعی عقائد کے نقطۂ نظر سے سازگار نہ ہوں، لہٰذا اسے نقل قول سمجھا جائے۔

عرض مترجم

رب یسرلی بحق محمد و علی و فاطمه والحسن والحسین
والائمة التسعة الطاهرین من ذریة الحسین علیهم السلام

کتاب خصائص نسائی اپنی قدمت، اعتبار اور قدر و قیمت کے لحاظ سے ان اہم کتابوں میں شمار ہوتی ہے جسے تمام مسلمان اہمیت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

کتاب خصائص کے تقریبا بارہ خطی نسخے ہیں جو دنیا کے مختلف کتابخانوں میں موجود ہیں، اور اب تک نو/۹ مرتبہ ہندوستان، مصر، نجف، بیروت، اور ایران میں یہ کتاب چھپ چکی ہے۔

اس کتاب کا ترجمہ ۱۳۱۰ھ میں سید ابو القاسم رضوی لاہوری ہندی نے فارسی زبان میں کیا جو "حقائق لدنی در تشریح دقائق لدنی" کے نام سے چھپا ہے اور ۱۸۹۲ء میں اردو زبان میں ترجمہ ہو کر رام پور میں شائع ہوا ہے جو اس وقت نایاب ہے۔

خصائص نسائی کی تحقیق بہت سے محققین نے کی ہے سب سے جدید تحقیق جو متعدد نسخوں کی مدد سے وجود میں آئی ہے وہ محقق فاضل محمد کاظم محمودی نے کی ہے جو

۱۴۰۹ھ میں مجمع احیاء الثقافة الاسلامیة کے ذریعہ چھپ کر قم میں شائع ہوئی ہے جناب محمد کاظم محمودی کی تحقیق کچھ ایسے خاص امتیازات کی حامل ہے کہ جس نے گزشتہ تحقیقات کی کمیوں کو پورا کردیا ہے اور متعدد نسخوں کی مدد سے حدیث کے متن اور سند کی تصحیح کی ہے۔

موجودہ اردو ترجمہ مذکورہ بالا کتاب کے متن کی روشنی میں کیا گیا ہے اور اس میں حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ متن احادیث کا خیال رکھا جائے۔ جہاں کہیں بھی توضیح کی ضرورت ہوئی اسے بین القوسین لایا گیا ہے۔ حدیث کا اصلی متن بھی ترجمہ سے پہلے موجود ہے۔

گرچہ حدیثوں سے بہت سے نکات نکلتے ہیں لیکن چونکہ کتاب اور حدیث کی اصلیت کے تحفظ کو مدنظر رکھا گیا ہے لہذا صرف چند ضروری نکتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ حدیث کے دوسرے منابع اکثر و بیشتر اہل سنت کی کتابوں سے ہیں اور بعض جگہوں پر شیعوں کی کتابوں سے بھی ہیں، فہرست منابع میں ان تمام منابع ومصادر کو حتی المقدور ان کی تاریخی قدمت کے اعتبار سے بیان کیا گیا ہے۔

ترجمہ میں سلاست اور روانی کو مدنظر رکھا گیا ہے اور زبان کو عام فہم بنانے کی کوشش کی گئی ہے، تا کہ مفید عام بن سکے۔

آخر میں حجۃ الاسلام والمسلمین جناب سید احتشام عباس زیدی کہ موصوف نے اس کتاب کی اصلاح فرمائی اور حجۃ الاسلام والمسلمین جناب فتح اللہ محمدی (نجار زادگان) کہ موصوف نے اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا، کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان

کی زحمتوں کی قدردانی کرتا ہوں۔ نیز حجۃ الاسلام والمسلمین جناب صفدر حسین یعقوبی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ موصوف نے اس کتاب کو مرتب کرنے میں ہماری مدد فرمائی۔ اسی طرح ان تمام حضرات کا بھی شکرگزار ہوں جنھوں نے اس سلسلہ میں میری مدد فرما کر شکریہ کا موقع دیا۔

وما توفیقی الا باللہ

سید شاہد حسین رضوی

۱۵ر رمضان المبارک ۱۴۲۳ق۔ مطابق

۱۹ر نومبر ۲۰۰۲ء بروز منگل

مقدمہ

احمد بن شعیب نسائی کون ہیں؟

احمد بن شعیب نسائی نے ۲۱۵ھ میں خراسان کے ایک گاؤں (نساء) میں آنکھیں کھولیں اور ۳۰۳ھ میں اس دارفانی کو وداع کہا۔ آپ مکہ میں دفن ہیں، آپ شافعی مسلک اور اہل سنت کے بزرگ عالم تھے۔

آپ کی سوانح حیات سے آگاہی کے لئے کافی ہے کہ ہم اہل سنت کے علماء کی تحریروں کا مطالعہ کریں تا کہ آپ کی وہ ممتاز شخصیت جو اہل سنت کے بزرگوں کے نزدیک ہے ہمارے سامنے آجائے۔

اہل سنت کے ایک بڑے تجزیہ نگار حافظ جمال الدین یوسف مزی امام نسائی کے بارے میں قلمطراز ہیں:

ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب، قاضی، حافظ، کتاب سنن (معروف بہ سنن نسائی شریف یا المجتبیٰ کہ جو اہل سنت کی صحاح ستہ میں سے ایک ہے) اس کے علاوہ دیگر مشہور کتابوں کے مؤلف، ایک مشہور و نمایاں امام، محدث اور نامور عالم

تھے، بے شمار لوگوں نے آپ سے حدیثیں نقل کی ہیں منصور فقیہ، طحاوی، قاسم مطرز اور ابوعلی جیسے بزرگ حضرات آپ کو مسلمانوں کا امام اور پیشوا مانتے ہیں[1] اہل سنت کے بزرگ رجال شناس ابن حجر عسقلانی بھی آپ کو انھیں القاب و اوصاف سے یاد کرتے ہیں[2]

کتاب ''مستدرک'' کے مولف حاکم نیشاپوری امام نسائی کے بارے میں لکھتے ہیں:

''میں اکثر وبیشتر عظیم حدیث شناس یعنی ابوعلی کی زبانی سنتا تھا کہ آپ چار لوگوں کو مسلمانوں کے امام وپیشوا کی حیثیت سے بیان کرتے تھے اور سب سے پہلے نسائی کا نام لیتے تھے[3] آپ ہی ابوالحسین بن مظفر سے نقل کرتے ہیں کہ: میں نے مصر میں اپنے اساتذہ سے سنا ہے کہ انھیں نسائی کی امامت وپیشوائی پر یقین تھا اور آپ کی شب وروز کی محنت، عبادت، حج وجہاد پر پابندی سے عمل نیز سنت کے احیاء اور سلاطین کی ہمنشینی سے گریز کا تذکرہ کرتے تھے اور یہی آپ کا ہمیشہ کا دستور العمل رہا ہے یہاں تک کہ آپ خوارج (معاویہ کے پیروکاروں) کے ہاتھوں درجۂ شہادت پر فائز ہوئے''۔[4]

دار قطنی جو اہل سنت کے مشہور ومعروف حدیث شناس اور کتاب سنن دار قطنی (کہ جو صحاح ستہ میں سے ہے) کے مولف ہیں نسائی کے سلسلہ میں قلمطراز ہیں کہ:

''ابوعبدالرحمن نسائی مصر میں اپنے دور کے تمام علما سے زیادہ عالم، اور اپنے وقت کے زبردست حدیث اور رجال شناس تھے''۔

۱۔ تہذیب الکمال، ج۱، ص۳۲۹، ترجمہ نمبر ۸ م

۲۔ تہذیب الکمال، ج۱، ص۳۳۳، ترجمہ نمبر ۵۲

۳۔ نقل از تہذیب الکمال، ج۱، ص۳۳۳۔ تہذیب التہذیب، ج۱، ص۳۵

۴۔ نقل از تہذیب الکمال، ج۱، ص۳۳۴۔

ابوعبدالرحمن سلمی، دار قطنی سے نقل کرتے ہیں:

''میں نسائی پر کسی اور کو مقدم نہیں کرسکتا نیز تقویٰ وپرہیزگاری میں ان کی طرح کسی کو نہیں جانتا''[1]

اہل سنت کے مشہور ومعروف مورخ اور رجال شناس ابوعبداللہ ذہبی نسائی کے بارے میں لکھتے ہیں:

''ابوعبدالرحمن نسائی بزرگوں کی یادگار اور کتاب سنن نیز دیگر کتابوں کے مولف ۲۱۵ھ میں نساء نامی گاؤں میں پیدا ہوئے، وہ علم کا سمندر، صاحب نظر، ثابت قدم، شجاع، دلیر اور حسن تالیف کے مالک تھے آپ نے علم کی خاطر خراسان، حجاز، عراق، جزیرہ اور شام کا سفر کیا اور اس کے بعد مصر میں سکونت اختیار فرمائی''۔[2]

تاج الدین سبکی اپنی کتاب طبقات شافعیہ میں نسائی کے بارے میں نمایاں اور ممتاز طور سے اہل سنت کے بزرگ علماء کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

''میں نے اپنے استاد محترم ابوعبداللہ سے دریافت کیا کہ مسلم بن حجاج (صاحب صحیح مسلم) حدیث کے بارے میں زیادہ جانتے ہیں یا نسائی؟ انھوں نے جواب میں کہا نسائی۔ میں نے اس بات کو اپنے باپ سے بیان کیا تو انھوں نے بھی تائید فرمائی۔[3]

۱۔ تاریخ الاسلام، وفیات (۳۰۱۔۳۱۰ق) ص۱۰۶، ترجمہ نمبر ۱۱۷۔ سیر اعلام النبلاء، ج۱۴، ص۱۲۵۔

۲۔ الطبقات الشافعیہ، ج۳، ص۱۴۔

۳۔ جامع الاصول ج۱، ص۱۹۵۔

ان کے علاوہ دیگر علماء جیسے: ابن اثیر[۱]، ابن کثیر[۲]، ابن خلکان[۳] وغیرہ[۴] نے بھی نسائی کی بے حد تعریف وتمجید کی ہے اور ان کو علم حدیث ورجال میں امام وپیشوا کی حیثیت سے یاد کیا ہے''۔

نسائی اور حق کا دفاع

اس میں کوئی شک نہیں کہ نسائی ہمیشہ حق کے حامی اور مدافع رہے، اس سلسلہ میں انھوں نے بے دین ومنحرف لوگوں کی خوشنودی کا ذرہ برابر لحاظ نہ کیا اور اپنی ذاتی ودینی شخصیت کو نہ کھویا۔

جمال الدین یوسف مزی اس سلسلہ میں خود نسائی کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

''دمشق میں میری تقدیر کھل گئی کہ وہاں پر حضرت علیؑ سے ناواقف اور منحرف بہت زیادہ لوگ تھے تو میں نے اس امید پر کتاب خصائص امیر المومنین علیہ السلام لکھی کہ خداوند عالم اسی تصنیف کے ذریعہ ان لوگوں کی ہدایت فرمائے''۔[۵]

اس کے بعد یوسف مزی اضافہ کرتے ہیں:

دمشق میں نسائی سے فضائل معاویہ کے سلسلہ میں حدیث دریافت کی گئی تو انھوں نے فرمایا: اس (معاویہ) کے بارہ میں کون سی حدیث بیان کروں کیا

۱۔ البدایۃ والنھایۃ، ج/۱۱، ص/۱۲۳۔
۲۔ وفیات الاعیان، ج/۱، ص/۷۷۔
۳۔ مقدمہ کتاب الخصائص تحقیق محمد کاظم محمودی۔
۴۔ تہذیب الکمال، ج/۱، ص/۳۳۸۔ تہذیب التہذیب، ج/۱، ص/۳۶۔
۵۔ تہذیب الکمال، ج/۱، ص/۲۳۸۔ تہذیب التہذیب، ج/۱، ص/۳۶۔ تاریخ الاسلام: وفیات ۳۰۱۔۳۱۰ق، ص/۱۰۷، ترجمہ نمبر/۱۱۷۔

حضرت رسول خدا ﷺ کی یہ حدیث کہ ''خداوند عالم کبھی اس کے شکم کو سیر نہ فرمائے''۔[۱]

حاکم نیشابوری بھی دار قطنی کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

''چونکہ نسائی مصر کے حدیث شناسوں میں سرفہرست تھے اس وجہ سے لوگ آپ سے حسد کرنے لگے آپ جب رملہ گئے تو وہاں پر آپ سے معاویہ کی فضیلت کے بارے میں سوال کیا گیا اور جب انھوں نے اپنی طرف سے کوئی حدیث بیان نہیں کی تو لوگوں نے آپ کی پٹائی کی اور آپ ان زخموں کی تاب نہ لاکر دنیا سے چل بسے''۔[۲]

حاکم نیشابوری نسائی کے اس واقعہ کی تفصیل اس طرح بیان کرتے ہیں:

''ابو عبد الرحمن نسائی اپنی عمر کے آخر میں مصر سے دمشق چلے گئے، وہاں لوگوں نے ان سے معاویہ اور اس کی شان میں حدیث دریافت کی تو آپ نے جواب میں کہا: کیا معاویہ اس بات پر راضی وخوشنود نہیں ہے کہ اس کو علی علیہ السلام کے مساوی اور برابر ٹھہرانے کے لئے روایتیں گڑھی گئیں، کہ اب اس کی برتری اور افضلیت میں حدیث جعل کی جائے؟ یہ (حق بات) سنتے ہی اہل دمشق نے انھیں مارنا شروع کیا اور دھکے دے کر مسجد سے باہر کر دیا... اور وہ ۳۰۳ھ میں ان زخموں کی تاب نہ لاکر سرزمین مکہ میں وفات کر گئے''۔[۳]

۱۔ تہذیب الکمال، ج/۱، ص/۲۳۸۔
۲۔ نقل از تہذیب الکمال، ج/۱، ص/۲۹۳۔
۳۔ الطبقات الشافعیہ: ج/۳، ص/۱۶۔

تاج الدین سبکی ۱، ابن خلکان ۲، اسنوی ۳، اور ذہبی ۴ بھی ان کی وفات کا سبب یہی بتاتے ہیں، اس سے پتا چلتا ہے کہ آپ کس قدر شجاع، حق گو، اور حق و حقانیت علی علیہ السلام کے مدافع تھے۔

بعض لوگ بنی امیہ کا دفاع کرتے ہیں اور ان کی آبرو کے تحفظ کے لئے نسائی کے ضرب وشتم کو خوارج کی طرف نسبت دیتے ہیں اور یہ سوائے حق سے فرار کے کچھ اور نہیں ہے اس لئے کہ نسائی کے زمانے میں دمشق میں خوارج (اہل نہروان) کا اس حد تک بول بالا نہیں تھا اور نہ ہی اتنا تسلط واقتدار تھا مگر یہ کہ خوارج سے مراد اس کے واقعی معنی ہوں یعنی وہ لوگ جو دین سے خارج ہو گئے اس لئے کہ بنی امیہ اور اس کے پیرو کار حقیقی اسلام سے خارج ہیں جیسا کہ بعض صحابہ، تابعین اور اہل بیت علیہم السلام اسی بات کے معترف ہیں۔

کتاب خصائص کی اہمیت:

کتاب خصائص کی تمام تر حدیثیں سند کے ساتھ ذکر کی گئی ہیں، علمائے حدیث و رجال کے درمیان اس کتاب کا بڑا مقام ہے، اہل سنت کے مشہور حدیث شناس ''ابن حجر عسقلانی'' اس کتاب کے سلسلہ میں لکھتے ہیں:

''نسائی نے آنحضرتؐ کے دیگر اصحاب کو چھوڑ کر حضرت علی علیہ السلام کی شان و

۱۔ وفیات الاعیان: ج ۱/ ص ۷۷۔

۲۔ الطبقات الشافعیہ، ج ۲/ ص ۴۸۔

۳۔ تذکرۃ الحفاظ: ج ۲/ ص ۶۹۹۔ سیر الاعلام النبلاء: ج ۱۴/ ص ۱۳۲۔

۴۔ مقدمہ کتاب خصائص تحقیق محمد کاظم ص ۱۱ و ۱۲۔ مقدمہ سنن کبریٰ، عبد الغفار سلیمان بنداری

منقبت میں جو حدیثیں تلاش کر کے اس (خصائص) میں جمع کی ہیں، اکثر و بیشتر کی سندیں اچھی اور قابل قبول ہیں'' ۱

کتاب خصائص کے اعتبار کے سلسلہ میں اتنا ہی کافی ہے کہ اہل سنت کے بڑے بڑے عالم، علم حدیث و رجال کے بارے میں نسائی کو امام و پیشوا مانتے ہیں بلکہ بعض علماء مثلاً دارقطنی کا کہنا ہے: ''میں نسائی پر کسی اور کو مقدم نہیں کر سکتا'' ۲

ابو علی نیشابوری کہتے ہیں:

''بلا شبہ وہ (نسائی) حدیث میں امام ہیں'' ۳ ذہبی لکھتے ہیں کہ ''نسائی احادیث و رجال کی شناخت میں مسلم، ابوداود اور ترمذی سے زیادہ ماہر ہیں'' ۴

میرے خیال سے یہ کتاب نسائی کے واقعی چہرہ کو دیکھنے کے لئے ایک اور صاف وشفاف آئینہ ہے، اس کتاب سے نسائی کا عقیدہ، حدیث پر تسلط نیز حدیثوں کی طبقہ بندی کا بہترین ذوق باقاعدہ نمایاں ہے۔

اس کتاب کا آغاز آپ حضرت علی علیہ السلام کے سابق الاسلام ہونے سے کرتے ہیں اور اس کے بعد دسیوں حدیث جیسے: حدیث ثقلین، طیر، رایہ، کساء، غدیر، اور سد الابواب وغیرہ کو علی علیہ السلام کی شان و منزلت میں بیان کرتے ہیں۔

اس کے بعد جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شان و منقبت میں کچھ حدیثوں کا تذکرہ کرتے ہیں اور امام حسن و امام حسین علیہما السلام کے بارے میں حدیثوں پر

۱۔ الاصابہ: ج ۳/ ص ۵۶۵، رقم ترجمہ ۵۶۹۲۔

۲۔ تہذیب الکمال: ج ۱/ ص ۳۳۳ و تاریخ الاسلام: وفیات (۳۰۱۔۳۱۰ ق) ص ۱۰۸۔

۳۔ تہذیب الکمال: ج ۱/ ص ۳۳۳۔ تاریخ الاسلام: وفیات (۳۰۱۔۳۱۰ ق) ص ۱۰۸۔

۴۔ سیر اعلام النبلاء: ج ۱۴/ ص ۱۳۳، رقم ترجمہ ۶۷۔

مختصر روشنی ڈالتے ہیں۔ آخر میں حضرت علی علیہ السلام کی جنگوں کا تذکرہ اور آپ کی حقانیت کے بارے میں آنحضرتؐ کی وصیت کا بیان کیا ہے نیز خوارج اور دشمنان علی علیہ السلام (قاسطین، ناکثین، اور مارقین) کے چہروں سے پردہ ہٹا دیا ہے۔

نسائی نے امام علی علیہ السلام کی شان میں صرف کتاب خصائص ہی نہیں لکھی ہے بلکہ ایک اور کتاب "مسند علی بن ابی طالب" بھی لکھی ہے۔

نسائی کی سوانح حیات لکھنے والوں نے جہاں ان کی تالیفات میں ۳۰ کتابوں کا نام لیا ہے وہیں پر دو باتوں کی تائید کی ہے۔ ایک یہ کہ کتاب خصائص، کتاب سنن کبریٰ کا جز و نہیں ہے بلکہ ایک مستقل کتاب ہے اور نسائی نے اسے شام جانے کے بعد لکھا ہے۔[۱]

دوسری بات: کتاب سنن کبریٰ اور سنن صغریٰ (المجتبی) نسائی کے دو علیحدہ کام ہیں۔ سنن صغریٰ (المجتبی) سنن کبریٰ کا خلاصہ نہیں ہے اور ان دونوں کے درمیان عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے یعنی یہ کہ جو حدیثیں سنن صغریٰ میں ہیں وہ تمام سنن کبریٰ میں نہیں ہیں اسی طرح جو حدیثیں سنن کبریٰ میں ہیں وہ ساری کی ساری سنن صغریٰ میں نہیں ہیں۔[۲]

۱و۲۔ مقدمہ کتاب خصائص: تحقیق محمد الکاظم، ص ۱۱۔ ۱۲ و مقدمہ سنن کبریٰ: عبد الغفار سلیمان بنداری۔

حضرت علی علیہ السلام اُمت کے سب سے پہلے مسلمان اور نمازی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصل اللہ علی محمد و آلہ و [صحبہ] وسلم تسلیما عونک یارب

حدیث: ۱ اخبرنا ابو عبد الرحمان احمد بن شعیب بن علی النسائی قال: اخبرنا محمد بن المثنی قال حدثنا عبد الرحمان . یعنی ابن مہدی . قال: حدثنا شعبۃ، عن سلمۃ بن کہیل قال: سمعت حبۃ العرنی قال: سمعت علیا یقول: "انا اول من صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم"

حبۃ العرنی کہتے ہیں میں نے حضرت علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرتؐ کے ساتھ سب سے پہلے نماز پڑھنے والا میں ہوں۔

حدیث: ۱۔ مسند طیالسی، ص ۳۲/ ح ۱۸۸، مصنف ابن ابی شیبہ ۶: ۳۷۰، ح ۳۲۰۷۶۔ مسند احمد ۲: ۱۶۵ ح ۱۱۹۱ و ۱۱۹۳۔ فضائل احمد ص ۸۲، ح ۱۲۱ و ۸۳ ح ۱۲۵ و ۲۰۸ ح ۲۸۶۔ مسند ابو یعلی ۱: ۳۴۸ ح ۴۴۷۔ الاحاد والمثانی، ص ۱۷۹/۱۔ اوائل ابن ابی عاصم، ص ۳۰/۔ مسند بزار، ج ۳/، ح ۷۵۱۔ مناقب کوفی ۱/ ۲۶۹، ح ۱۸۰۔ معارف ابن قتیبہ ص ۱۲۹/۔ انساب الاشراف، ص ۸/ ح ۹/۔ اوائل عسکری ص ۹۱/۔ کامل ابن عدی ۲: ۵۰۔ تاریخ بغداد ۲: ۲۳۷ و ۴: ۲۳۳۔ مستدرک حاکم ۳: ۱۱۲۔ معجم اوسط طبرانی ج ۲/ ص ۴۴۴/ ح ۱۷۶۷۔ مناقب خوارزمی، ص ۵۷/ ح ۲۳۔ مناقب ابن مغازلی ←

حدیث:۲ اخبر نا محمد بن المثنی قال : حدثنا عبد الرحمان .(بن مهدی) .قال حدثنا شعبة عن عمروبن مرة عن ابی حمزة [طلحة بن یزید] عن زید بن ارقم قال: اول من صلی مع رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم "علی"

زید بن ارقم کہتے ہیں:

رسول اللہ کے ساتھ سب سے پہلے نماز ادا کرنے والے امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

حدیث:۳ اخبر نا محمد بن المثنی قال :حدثنا محمد بن جعفر قال:عن عمروبن مرة عن ابی حمزة ،عن زید بن ارقم قال: [اول من اسلم مع رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم "علی ابن ابی طالب"

زید بن ارقم کہتے ہیں:

رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

ص/۱۴ و۱۵ ح ۲۰ و۲۱ ترجمہ الامام علی من تاریخ دمشق ۱: ۵۳۔ ۶۰ ح ۸۰۔ ۸۷۔ شرح ابن ابی الحدید ۱۳: ۲۲۹ ذیل خطبہ ۲۳۸۔ تہذیب الکمال ۵: ۳۵۴۔ استیعاب ۳: ۱۹۰۵۔

حدیث:۲۔ طبقات کبریٰ ج/۳ ص/۱۲ و۲۱۔ مسند طیالسی ص/۹۳ ح/۶۷۸۔ مسند احمد، ج/۴ ص/۳۶۸ فضائل احمد، ص/۸۵ ح/۱۲۶، وص/۱۱۰ ح/۱۶۲ اوائل ابن ابی عاصم، ص/۳۰، ح/۸۶۔ انساب الاشراف، ج/۲ ص/۸ ح/۱۰۔ مناقب ابن مغازلی ص/۱۳ ح/۱۸۔ تاریخ طبری ج/۲ ص/۳۱۰۔ معجم بغوی ص/۳۱۸۔ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق ج/۱ ص/۷۸، ۷۹ ح/۱۱۰ و۱۱۱۔ تہذیب الکمال ج/۱۳ ص/۳۴۹۔ سنن کبریٰ ج/۶ ص/۲۰۶۔ مناقب خوارزمی ص/۵۶ ح/۲۲۔ معجم کبیر طبرانی ج/۵، ص/۱۷۶، ح/۵۰۰۲۔

حدیث :۳۔ مسند احمد ج/۴ ص/۳۷۱۔ فضائل احمد ص/۸۳ ح/۱۲۲۔ سنن ترمذی ج/۵ ص/۶۴۲ ح/۳۷۳۵۔ تاریخ طبری ج/۲ ص/۳۱۰۔ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق ج/۱ ص/۷۶ ح/۱۰۳

حدیث :۴ اخبر نا عبدالله بن سعید قال:حدثنا [عبدالله]بن ادریس قال سمعت شعبة،عن عمروبن مرة عن ابی حمزة ،عن زید بن ارقم قال: اول من اسلم علیؑ

زید بن ارقم سے روایت ہے: کہ سب سے پہلے مسلمان علی ابن ابی طالبؑ ہیں۔

حدیث:۵ اخبر نا اسماعیل بن مسعود ،عن خالد .وهو ابن الحارث . قال :حدثنا شعبة ،عن عمروبن مرة قال :سمعت ابا حمزة مولی الانصار قال:سمعت زید بن ارقم یقول :" اول منصلی مع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم "علی"]وقال فی موضع آخر: اول من اسلم علیؑ "

ابوحمزہ نے زید بن ارقم سے روایت کی ہے:سب سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے والے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں .دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ"سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں"

حدیث: ۶ اخبرنی محمد بن عبید بن محمد الکوفی قال :حدثنا سعید بن خثیم ،عن اسد بن عبدالله البجلی،عن یحیی بن عفیف[الکندی]عن عفیف قال:[جئت فی الجاهلیة الی مکة، فنزلت علی العباس بن عبد المطلب ،فلما ارتفعت الشمس وحلقت فی السماء وانا انظر الی الکعبة اقبل شاب فرمی ببصرة الی السماء ثم استقبل القبلة فقام مستقبلها، فلم یلبث حتی جاء غلام فقام عن یمینه فلم یلبث حتی جائت امرأة فقامت خلفهما، فرکع الشباب فرکع الغلام و المرأة، فرفع الشباب فرفع الغلام و المرأة، فخر الشباب ساجدا فسجد معه ، فقلت: یا عباس ، امر عظیم ؟! فقال لی: امر عظیم فقال : اتدری من هذا الشاب؟ فقلت: لا فقال: هذا محمد بن عبد الله بن عبد

حدیث:۴۔ دوسری حدیث کے تمام ماخذ اور ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق ج/۱ ص/۷۵، ح/۱۰۱

حدیث:۵۔ دوسری حدیث کے تمام ماخذ اور سنن کبری نسائی ج/۵ ص/۴۳ و۴۴ ح/۸۱۳۷.

المطلب، هذا ابن أخي. و قال : تدري مَن هذا الغلام؟ فقلت : لا . قال: علي بن ابي طالب بن عبد المطلب ، هذا ابن اخي ، هل تدري من هذه المرأة التي خلفهما؟ قلت: لا . قال: هذه خديجة ابنة خويلد زوجة ابن اخي ، هذا حدثني أن ربه ربّ السماوات والارض ، امره بهذا الدين الذي هو عليه، ولا واللّٰه ما على ظهر الارض كلها احد على هذا الدين غير هؤلاء الثلاثة.

عفیف کا بیان ہے کہ میں ایام جاہلیت میں مکہ گیا اور عباس بن عبد المطلب کے یہاں ٹھہرا، میں ظہر کے وقت خانہ کعبہ کی جانب دیکھ رہا تھا اچانک میں نے دیکھا کہ ایک جوان آیا اور اس نے آسمان کی طرف نگاہ کی پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو گیا۔

ابھی کچھ دیر نہ گزری تھی کہ ایک اور جوان آیا اور اس کے داہنی جانب کھڑا ہو گیا پھر ایک خاتون آئیں اور وہ ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہو گئیں پھر دونوں اس جوان کے ساتھ ساتھ رکوع اور سجدے بجا لائے۔

میں نے عباس سے کہا یہ بڑی عجیب بات ہے؟ عباس نے کہا: ہاں بڑی عجیب بات ہے پھر عباس نے پوچھا: کیا تم اس جوان کو پہچانتے ہو میں نے کہا نہیں تو انھوں نے کہا: یہ میرے بھائی عبداللہ کے فرزند محمد ہیں کیا اس دوسرے نوجوان کو جانتے ہو؟ میں نے جواب دیا نہیں، کہا: وہ میرے بھائی ابو طالب کا نور نظر ہے، کیا ان کے پیچھے جو خاتون ہے اسے جانتے ہو ؟ میں نے کہا نہیں، کہا وہ خاتون خدیجہ بنت خویلد میرے بڑے بھتیجے کی بیوی ہے مجھ سے میرے بھتیجے نے بتایا کہ اسے اس خدا نے جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس مذہب کا حکم دیا ہے خدا کی قسم اس روئے زمین پر ان تین کے علاوہ کوئی اور اس مذہب کا ماننے والا موجود نہیں ہے۔

حديث:۷ أخبرنا أحمد بن سليمان [الرُّهاوي] قال: حدثنا عبيد الله بن موسىٰ قال: حدثنا العلاء صالح ،عن المنهال بن عمرو ،عن عباد بن عبد الله قال: قال علي : ((أنا عبد الله و أخو رسوله (ص) ،و أنا الصديق الأكبر ،لا يقولها بعدي ألا كاذب،صليت قبل الناس بسبع سنين))

عباد بن عبداللہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا: میں خدا کا بندہ، رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی اور صدیق اکبر ہوں میرے بعد اس کا دعویٰ کرنے والا جھوٹا ہے میں نے لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی ہے۔

حدیث :۶۔ سیرہ ابن اسحاق ص/۱۳۳۔ طبقات کبریٰ ج/۸ ص/۱۷۔ مسند احمد ج/۳ ص/۳۰۶ ح/۱۷۸۷۔ تاریخ کبیر ج/۷ ص/۴۷۔ مناقب کوفی ج/۱ ص/۲۷۱ ح/۱۸۳ و ۲۷۲ ح/۱۸۴، و ص/۲۶۱ ح/۱۷۳۔ تاریخ طبری ج/۲ ص/۳۱۱ و ۳۱۲۔ مسند ابو یعلیٰ ج/۳ ص/۱۱۷ ح/۱۵۴۷۔ معجم صحابہ ج/۵ ص/۱۳۵۔ کامل ابن عدی ج/۱ ص/۳۹۹ و ۳۱۹۔ معجم کبیر طبرانی ج/۱۸ ص/۱۰۰ ح/۱۸۱ و ص/۱۰۱ ح/۱۸۲۔ شواہد التنزیل ، ج/۱ ص/۱۱۶۔ استیعاب ج/۳ ص/۱۰۹۵۔ دلائل بیہقی ج/۲ ص/۱۶۲۔ شرح ابن ابی الحدید، ج/۱۳ ص/۲۲۶

حدیث :۷۔ فضائل احمد ص/۸۷ ح/۱۱۷۔ کتاب السنۃ ابن ابی عاصم ج/۲، ص/۵۸۴ ح/۱۳۲۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ ج/۶ ص/۳۷۰ ح/۲۰۔ سنن ابن ابی ماجہ ج/۱ ص/۴۴ ح/۱۲۰۔ الآحاد والمثانی ج/۱ ص/۱۴۸ ح/۱۷۸۔ مناقب کوفی ج/۱ ص/۲۶۰ ح/۱۷۱، و ص/۲۷۵ ح/۱۸۷۔ و ص/۳۰۸، ح/۲۳۰۔ و ص/۳۱۴ ح/۲۳۷۔ و ص/۳۳۱ ح/۲۵۷ ۔ تاریخ طبری ج/۲ ص/۳۱۰۔ اوائل عسکری ص/۹۱۔ مستدرک حاکم ج/۳ ص/۱۱۱۔ معرفۃ الصحابہ ج/۱، ورق ۲۲۔ استیعاب ج/۳، ص/۱۰۹۸۔ تحذیب الکمال ج/۲۲، ص/۵۱۴ ۔ میزان الاعتدال ج/۳، ص/۱۰۱

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی عبادت

حدیث: ۸ أخبرنا علي بن المنذر قال : حدثنا [محمد] بن فضيل قال: حدثنا الأجلح، عن عبدالله بن أبی الهذيل، عن علي قال: ((ما أعرف أحداً من هذه الأمه عبد الله بعد نبيها (ص) غيري ، عبدت الله قبل ان يعبده أحد من هذه الأمه بسبع سنين))

عبداللہ بن ابی ہذیل حضرت علی علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں پوری امت میں کسی کو نہیں جانتا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد میرے برابر عبادت کی ہو اس لئے کہ میں نے لوگوں سے سات سال پہلے اس وقت عبادت پروردگار کی جب کوئی اس کی عبادت نہیں کرتا تھا۔

حدیث: ۸۔ مسند طیالسی ص/۲۶ ح/۱۸۸۔ مسند احمد ج/۲ ص/۱۶۶ ح/۷۷۶۔ مسند ابویعلی ج/۱، ص/۳۴۸ ح/۴۴۷۔ مستدرک حاکم ج/۳ ص/۱۱۲۔

خدا کے نزدیک حضرت علی علیہ السلام کا مرتبہ

حدیث: ۹ اخبرني هلال بن بشر قال: حدثنا محمد بن خالد .هو ابن عثمة .قال: حدثنا موسیٰ بن يعقوب قال: حدثني مهاجر بن مسمار ،عن عائشة بنت سعد قالت: سمعت أبي يقول: سمعت رسول الله (ص) يوم الجحفة و أخذ بيد علي فخطب ،فحمد الله و أثنى عليه ثم قال: ((يا ايها الناس ،اني وليكم)) قالوا: صدقت يا رسول الله.

ثم أخذ بيد علي فرفعها و قال: ((هذا وليي ،والمؤدي عني ،وان الله موالٍ لمن والاه ،و معادٍ من عاداه))

سعد بن ابی وقاص سے اس کی بیٹی عائشہ نے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جحفہ کے دن سنا کہ حضرتؐ نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر خطبہ ارشاد فرمایا اور حمد و ثنائے الٰہی کے بعد لوگوں سے پوچھا۔ کیا میں تم لوگوں کا ولی و حاکم ہوں؟ سب نے کہا بیشک۔ یہ سن کر آپؐ نے حضرت امام علی علیہ السلام کا ہاتھ بلند کیا اور فرمایا: کہ یہ میرا ولی ہے اور یہی میرے فرائض و حقوق کو ادا کرنے والا ہے۔ اس کو دوست رکھنے والے کو خدا دوست رکھتا ہے اور اس کے دشمن کو دشمن رکھتا ہے۔

حدیث:۹۔ کتاب السنۃ ص/۵۵۱ ح/۱۸۹۔ مناقب کوفی ج/۱،ص/۴۵۱ ح/۳۵۵ و ص/۳۵۴ ح/۳۵۶۔ مسند بزار ج/۴، ص/۴۱ ح/۱۲۰۳

حدیث: ۱۰ أخبرني زكريا بن يحيى قال: حدثنا الحسن بن حماد قال: حدثنا مسهر بن عبدالملك، عن عيسىٰ بن عمر، عن السدي، عن أنس بن مالك: أن النبي (ص) كان عنده طائر فقال: ((اللهم ائتني بأحب خلقك اليك يأكل معي من هذا الطير)) فجاء أبو بكر فرده، و جاء عمر فرده، وجاء علي فأذن له.

انس بن مالک کہتے ہیں: کہ رسول اسلامؐ کے پاس ایک بھنا ہوا طائر رکھا ہوا تھا اس وقت آپؐ نے دعا کی: خداوندا! اس وقت تو اسے بھیج دے جسے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ چاہتا ہے تا کہ وہ میرے ساتھ یہ بھنا ہوا پرندہ کھائے۔

اس دعا کے بعد ابو بکر آئے آنحضرت ﷺ نے انھیں واپس کر دیا پھر عمر آئے آپؐ نے انھیں بھی واپس کر دیا پھر علی علیہ السلام آئے آپ نے اجازت دے دی۔

حدیث: ۱۱ أخبرنا قتيبة بن سعيد و هشام بن عمار قالا: حدثنا حاتم [بن اسماعيل] عن بكير بن مسمار، عامر بن سعد بن أبي وقاص، [عن أبيه] قال: أمر معاوية سعداً فقال: ما منعك أن تسبّ أبا تراب؟

قال: أما ما ذكرت ثلاثاً قالهن رسول الله (ص) فلن أسبّه، لأن تكون لي واحدة منهن أحبّ اليّ من حمر النعم: سمعت رسول الله (ص) يقول له [وقد ((خ))] خلّفه في بعض مغازيه، فقال له علي: يا رسول الله (ص)!

تخلفني مع النساء والصبيان؟ فقال له: رسول الله (ص) ((اما ترضىٰ أن تكون مني بمنزلة هارون من موسىٰ الا أنّه لا نبوة بعدي))

وسمعته يقول في يوم خيبر: ((لاعطينّ الراية رجلاً يحب الله و رسوله، و يحبّه الله ورسوله)). فتطاولنا لها فقال: ((ادعوا لي علياً)). فأتي به أرمد، فبصق في عينيه ودفع الراية اليه.

حدیث: ۱۰۔ سنن ترمذی ج/۵ ص/۶۳۶ ح/۳۷۲۱۔ مسند ابو یعلی ج/۷ ص/۱۰۵ ح/۴۰۵۲۔ کامل ابن عدی ج/۶ ص/۴۵۷۔ مستدرک حاکم ج/۳ ص/۱۳۱۔ مناقب ابن مغازلی۔ ص/۱۷۲ ح/۲۰۵ و ۲۰۶۔ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق ج/۲ ص/۱۴۴ ح/۶۳۳۔

و لمّا نزلت: زاد هشام ﴿انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت﴾ دعا رسول الله (ص) علياً و فاطمة و حسناً وحسيناً فقال: ((اللهم هؤلاء أهلي))

ایک روز سعد بن ابی وقاص سے معاویہ نے پوچھا تم حضرت علیؑ کو برا بھلا کیوں نہیں کہتے؟ سعد نے کہا رسول اسلام ﷺ کی تین حدیثیں جب تک مجھے یاد رہیں گی میں ان (حضرت علیؑ) کو بُرا بھلا نہیں کہہ سکتا اس لئے کہ اگر ان میں سے کوئی ایک بھی میرے لئے ہوتی تو مجھے سرخ رنگ کے اونٹوں سے کہیں بہتر تھی۔

ایک یہ کہ ایک مرتبہ رسول اسلام ﷺ جب جنگ پر گئے تو حضرت علی علیہ السلام کو اپنا خلیفہ بنا کر مدینہ میں چھوڑ گئے تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

یا رسول اللہ ﷺ آپؐ مجھے عورتوں اور بچوں کے درمیان چھوڑے جاتے ہیں

یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا: اے علیؑ کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمھیں مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی البتہ میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

نیز یہ کہ آنحضرت ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا:

کل میں اس کو علم دوں گا جو خدا اور رسول کو چاہتا ہو اور خدا اور رسول اس کو چاہتے ہوں یہ سنتے ہی علم کے لئے ہماری تمنائیں بڑھ گئیں، مگر آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو بلایا حضرت علی علیہ السلام اس حالت میں آئے کہ ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں آپؐ نے لعاب دہن لگا کر شفا دی اور علم بھی دیا۔

نیز جب آیۂ تطہیر نازل ہوئی تو رسول اسلام ﷺ نے حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ و حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ کو یکجا کیا اور فرمایا ''پروردگارا یہی

میرے اہلبیت ہیں"

حدیث:۱۲ اخبرنا حرمي بن يونس بن محمد قال: حدثنا أبوغسّان قال: حدثنا عبد السلام [بن حرب]عن موسى الصغير ،عن عبدالرحمن بن سابط،عن سعد بن أبي وقّاص قال:

كنت جالساً تنقصوا عليّ بن أبي طالب فقال: لقد سمعت رسول الله(ص) يقول له خصال ثلاثة ،لأن تكون لي واحدة منهنّ أحبّ اليّ من حُمر النعم:

سمعته يقول: ((انه منّي بمنزلة هارون من موسى الا أنّه لا نبيّ بعدي))

و سمعته يقول: ((لاعطينّ الراية غداً رجلاً يحبّ الله ورسوله ،و يحبّه الله و رسوله)).

وسمعته يقول: ((من منت مولاه فعليّ مولاه)).

سعد بن ابي وقاص سے روایت ہے کہ: میں ایک ایسی محفل میں بیٹھا تھا جس میں حضرت علیؑ کی برائی ہورہی تھی! میں نے کہا کہ میں نے تو رسول اسلامؐ سے

حدیث:۱۱۔ مسند احمد: ج۳،ص۱۶۰، ح۱۶۰۸۔ صحیح مسلم: ج۱،ص۱۸۷۱، ح۳۲۔ سنن بن ماجہ: ج۱،ص۴۵، ح۱۲۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج۶،ص۳۶۹، ح۱۵۔ کتاب السنۃ: ص۵۸۷، ح۱۳۳۶، و۱۳۳۸وص۵۹۶، ح۱۳۸۷۔ سنن ترمذی: ج۵،ص۶۳۸، ح۳۷۲۸۔ مسند ابویعلی: ج۱۲،ص۳۱۰، ح۶۸۸۳، مناقب کوفی: ج۱،ص۵۲۸، ح۴۷۲و ج۲،ص۶۳۸، ح۳۷۲۸۔ مسند ابویعلی: ج۱۲،ص۳۱۰ ح۶۸۸۳۔ مناقب کوفی: ج۱،ص۵۲۸ ح۴۷۲و ج۲،ص۵۰۱ ح۱۰۰۶۔ تفسیر طبری: ج۲۲،ص۶، ح۸۔ صحیح ابن حبان: ج۱۵،ص۱۵، ح۶۶۴۳۔ معجم کبیر طبرانی: ج۱،ص۱۳۶، ح۳۲۸ و ج۲۳،ص۳۷۷، ۸۹۲۔ تفسیر الوسیط واحدی: ج۱،ص۴۴۱۔ مستدرک حاکم: ج۳،ص۱۰۸، و ۱۴۷، و ۱۵۰۔ سنن بیہقی: ج۷،ص۶۳، ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج۱،ص۲۲۶، ح۲۷۱و۲۷۳و۲۷۴، امالی طوسی: ص۳۰۶، ح۶۱۶.

حضرت علیؑ کے لئے تین ایسی فضیلتیں سنی ہیں کہ اگر ان میں سے ایک کا بھی میں مالک ہوتا تو وہ میرے لئے سرخ رنگ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی.

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: علیؑ کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے.

میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: کل میں اسے علم دوں گا جو اللہ و رسول کو چاہتا ہو اور اللہ و رسول اسے چاہتے ہوں. اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میں جس کا مولا (ولی وحاکم) ہوں اس کے علیؑ بھی مولا (ولی وحاکم) ہیں۔

حدیث:۱۳ اخبرني زكريا بن يحيى قال: حدّثنا نصر بن عليّ قال: اخبرنا عبدالله بن داؤد ، عن عبدالواحد بن ايمن ،عن ابيه انّ سعداً قال: رسول الله صلى الله عليه و (آله) وسلم :

((لأ دفعنّ الراية غداً الى رجل يحبّ الله و رسوله ،و يحبّه الله و رسوله، يفتح الله على يديه)). فاستشرف لها اصحابه فدفعها الى عليّ.

سعد نے رسول اسلام ﷺ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: کل میں علم اسے دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں اور اللہ اس کے دونوں ہاتھوں پر فتح دے گا یہ سن کر تمام اصحاب نے علم لینا چاہا مگر آپؐ نے علم علیؑ کو دیا.

حدیث:۱۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج۶،ص۳۶۹، ح۱۵۔ سنن ابن ماجہ: ج۱،ص۴۵، ح۱۲۱، کتاب السنۃ: ص۵۹۶ ح۱۳۸۷، وص۶۱۰ ح۱۳۵۴۔ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج۱، ص۲۲۵، ح۲۷۰وص۲۳۲و۲۳۳ ح۲۷۶و۲۷۷۔ البدایۃ والنھایۃ: ج۷،ص۳۴۱۔

حدیث:۱۳۔ کتاب السنۃ: ص۵۸۷ ح۱۳۳۱، وص۵۹۱، ح۱۳۵۹۔ مستدرک حاکم: ج۳،ص۱۱۶.

حدیث: ۱۴ أخبرنا أحمد بن سليمان قال: حدّثنا عبيد الله [بن موسى] قال: أخبرنا [محمد بن عبدالرحمن] بن ابي ليلى، عن الحكم [بن عتيبه] والمنهال، عن عبدالرحمن بن أبي ليلى، عن أبيه أنه قال: لعليّ، وكان يسير معه. أنّ النّاس قد أنكروا منك انك تخرج في البرد في الملاء تين و تخرج في الحرّ في الحشو والثوب الغليظ ؟! قال: ((أو لم يكن معنا بخيبر))؟ قال: بلى. قال: فانّ رسول الله (صلى الله عليه و آله) بعث أبا بكر و عقد له لواءً فرجع، و بعث عمر و عقد له لواءً فرجع بالنّاس، فقال: رسول الله (صلى الله عليه و آله): ((لأعطينّ الراية رجلاً يحبّ الله و رسوله، و يحبّه الله ورسوله، ليس بفرّار)). فأرسل اليّ و أنا أرمد، قلت: اني أرمد، فتفل في عيني و قال: ((اللهم اكفه أذى الحرّ والبرد)) فما وجدت حرّاً بعد ذالك و لا برداً.

ابولیلی حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ جارہے تھے انھوں نے آپؑ سے کہا کہ جب آپ جاڑوں میں ہلکے لباس اور گرمیوں میں موٹے لباس میں نکلتے ہیں تو لوگ تعجب کرتے ہیں؟ فرمایا: کیا تم جنگ خیبر میں نہیں تھے؟ عرض کی جی ہاں میں موجود تھا آپؑ نے فرمایا: کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے ابوبکر کو علم دیا وہ واپس پلٹ آئے پھر عمر کو بھیجا وہ ناکام پلٹے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اب میں اسے علم دوں گا جو اللہ و رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ و رسول اسے چاہتے ہیں وہ بھاگنے والا نہیں بلکہ بڑھ بڑھ کر حملے کرنے والا ہے۔

حدیث ۱۴: مصنف ابن ابی شیبہ ج ۶، ص ۳۷۰، ح ۳۲۰، مسند احمد، ج ۲، ص ۱۶۸، ح ۷۷۸، و ج ۲، ص ۳۴۲، ح ۱۱۱۷، فضائل احمد ص ۷۴، ح ۷۳، و ص ۱۳۱، ص ۲۰۶، تاریخ کبیر ج ۷، ص ۲۶۳، سنن ابن ماجہ ج ۱، ص ۴۳، ح ۱۱۷، مسند بزار ۱، ص، ح ۴۹۶، معجم کبیر طبرانی ج ۷، ص ۷۷، معجم اوسط طبرانی ج ۳، ص ۱۵۱، ح ۲۳۰۷، و ج ۶، ص ۳۶۸، ح ۵۷۸۵، مستدرک حاکم ج ۳، ص ۳۷، دلائل النبوۃ ص ۲۶۳، ح ۳۹۱، مناقب ابن مغازلی، ص ۷۴، ح ۱۱۰، ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق، ج ۱، ص ۲۱۹، ح ۲۶۰-۲۶۳۔

پھر آپؐ نے مجھے بلوایا میں درد چشم میں مبتلا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن میری آنکھوں میں لگا کر دعا فرمائی "خداوندا سردی اور گرمی کی اذیتوں سے اس کی حفاظت فرما" جس کے بعد نہ مجھے سردی محسوس ہوتی ہے نہ گرمی۔

حدیث: ۱۵ اخبرنا محمد بن علي بن حرب المروزي قال: أخبرنا معاذ بن خالد قال: أخبرنا الحسين بن واقد، عن عبدالله بن بريدة قال: سمعت أبي بريدة يقول: حاصرنا خيبر، فاخذ اللواء أبو بكر و لم يُفتح له، و أخذ من الغد عمر فانصرف و لم يُفتح له، و أصاب النّاس يومئذ شدّة و جهد فقال رسول الله (ص): ((اني دافع لوائي غداً الى رجل يحبّ الله و رسوله، و يحبّه الله و رسوله، لا يرجع حتّى يُفتح له)). و بتنا طيبه أنفسنا أنّ الفتح غداً، فلمّا أصبح رسول الله صلّى الغداة ثمّ قام قائماً و دعا باللواء، و النّاس على مصافّهم، فما منّا انسان له منزلة عند رسول الله (ص) الا هو يرجو أن يكون صاحب اللواء، فدعا علي بن أبي طالب و هو أرمد، فتفل في عينيه و مسح عنه و دفع اليه اللواء، و فتح الله له. قال: و أنا فيمن تطاول لها.

ابو بریدہ کہتے ہیں کہ جب ہم نے خیبر کا محاصرہ کر لیا تو پہلے روز ابو بکر اور دوسرے دن عمر علم لے کر گئے مگر فتح کیے بغیر واپس آگئے اور لوگوں کو بڑی تکلیف اٹھانی پڑی تو رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کل میں اپنا علم اس کو دوں گا جو خدا اور اس کے رسول کو چاہتا ہے نیز خدا اور اس کا رسول اس کو چاہتے ہیں اور وہ اس وقت تک نہیں پلٹے گا جب تک کامیابی اور فتح نہ پاجائے پس اسی خوشی میں ہم نے رات بسر کی کہ فتح کل ضرور ہوگی جب صبح ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ادا کی اور تھوڑی دیر کھڑے رہے لوگ بیٹھے ہوئے تھے ہم میں سے ہر وہ شخص کہ جس کا کچھ بھی مرتبہ آنحضرتؐ کے نزدیک تھا علم کا امیدوار تھا اتنے میں حضرتؐ نے امام علی علیہ

السلام کو بلوایا ان کی آنکھیں رمد آلود تھیں آپؐ نے ان کی آنکھوں کو لعاب دہن سے شفا دی اور علم بھی دیا اور اللہ نے ان کو فتح و کامیابی عطا فرمائی، راوی کا بیان ہے کہ میں بھی علم کی تمنا لئے بیٹھا ہی رہا۔

حدیث: ۱۶ أخبرنا محمد بن بشّار قال: حدّثنا محمد بن جعفر قال: حدّثنا عوف، عن ميمون أبي عبدالله: أنّ عبدالله بن بريدة حدّثه عن بريدة الأسلمي قال: لمّا كان حيث نزل رسول الله ﷺ بحضرة أهل خيبر أعطى رسول الله ﷺ اللواء عمر، فنهض معه من نهض من النّاس، فلقوا أهل خيبر فانكشف عمر و أصحابه، فرجعوا الى رسول الله، فقال رسول الله ﷺ ((لأعطينّ اللواء رجلاً يحبّ الله و رسوله، ويحبّه الله و رسوله)) فلمّا كان من الغد تصادر أبوبكر و عمر، فدعا عليّاً و هو أرمد فتفل في عينيه، و نهض معه من النّاس من نهض، فلقي أهل خيبر فأذا مرحب يرتجز و هو يقول:

قد علمت خيبر أنّي مرحب — شاك السلاح بطل مجرّب
أطعن أحياناً و حيناً أضرب — اذا الليوث أقبلت تلهب

فاختلف هو و عليّ ضربتين، فضربه عليّ على هامته حتّى عضّ السيف منها أبيض راسه، وسمع أهل العسكر صوت ضربته، فما تام اخر النّاس مع عليّ حتّى فتح الله له و لهم.

بریدہ اسلمی کہتے ہیں کہ جب رسول اسلام ﷺ اہل خیبر کے پاس پہنچے اور علم عمر کو دیا تو کچھ لوگ ان کے ساتھ ساتھ گئے مگر اہل خیبر سے مقابلہ ہوا تو سب نے شکست کھائی اور الٹے پاؤں واپس ہوگئے۔

حدیث ۱۵: ۔ مسند احمد، ج ۵، ص ۳۵۳ و ۳۵۵، فضائل احمد ص ۸۸، ح ۱۳۱، سنن کبری نسائی ج ۵، ص ۱۷۹، ح ۸۶۰۱، مناقب کوفی ج ۲، ص ۵۰۸، ح ۱۰۰۸، مناقب ابن مغازلی ص ۱۸۸، ح ۲۲۳، اسد الغابہ ج ۴، ص ۲۱۔

اس وقت رسول خدا ﷺ نے فرمایا: اب میں علم اس کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو چاہتا ہے اور اللہ و رسول اسے چاہتے ہیں صبح نمودار ہوتے ہی ابوبکر و عمر علم کی تمنا لئے ہوئے دوڑے مگر رسول اسلام ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کو بلوایا حضرت علی علیہ السلام کی آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ آنحضرتؐ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور علم انھیں دے دیا۔ فوج میں سے جن لوگوں نے چاہا وہ بھی آپ کے ساتھ ساتھ قلعہ خیبر کی جانب روانہ ہوئے جب علیؑ سے اہل خیبر کا سامنا ہوا تو مرحب یہ رجز پڑھتا ہوا آگے بڑھا۔

خیبر مجھے جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں، اسلحوں سے آراستہ وہ پہلوان ہوں کہ جو جنگ آزمودہ ہے، جب شیر غضبناک میرے سامنے آتا ہے تو کبھی نیزہ سے حملہ کرتا ہوں اور کبھی تلوار سے اسے ضرب لگاتا ہوں پھر حضرت علی علیہ السلام اور مرحب میں دو ہی ہاتھ چلے تھے کہ حضرت علی علیہ السلام نے ایسی تلوار لگائی جو خود کو کاٹتی ہوئی اس کے سر میں در آئی اور تمام لشکر نے تلوار کی ضربت کی آواز سنی ابھی پورا لشکر علی علیہ السلام کے پاس نہیں پہنچا تھا کہ خدا نے علی علیہ السلام اور ان کے لشکر کو فتح و کامیابی عنایت فرمائی۔

حدیث: ۱۷ أخبرنا قتيبة بن سعيد قال: حدّثنا يعقوب [بن عبدالرحمن الزهري]، عن أبي حازم [سلمة بن دينار] قال: أخبرني سهل بن سعد: أنّ رسول الله (ص) قال يوم خيبر: ((لأعطينّ هذه الراية غداً رجلاً يفتح الله له، يحبّ

حدیث ۱۶: ۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۷، ص ۳۹۳، مسند احمد ج ۵، ص ۳۵۸، فضائل احمد ص ۱۰۳، ح ۱۵۶، کتاب السنہ، ص ۵۹۳، ح ۱۳۷۹، و ۱۳۸۰، سنن کبری نسائی ج ۵، ص ۱۷۸، ح ۸۶۰۰، تاریخ طبری، ج ۳، ص ۱۱ و ۱۲، مسند شامیین طبرانی ج ۳، ص ۳۴۷، مستدرک حاکم ج ۳، ص ۳۷، و ص ۳۳۸، مناقب ابن مغازلی ص ۱۸۷، ح ۲۲۲، کشف الاستار: ج ۲، ص ۳۳۸، ح ۱۸۱۳۔

الله و رسوله، ویحبّه الله و رسوله)). فلمّا أصبح النّاس غدوا علی رسول الله (ص) کلّهم یرجو أن یعطی فقال:

((أین عليّ بن أبي طالب)).

فقالوا: یا رسول الله(ص)، یشتکي عینیه.

قال: ((فأرسلوا الیه)). فأتي به فبصق رسول الله في عینیه و دعا له، فبرأ کأن لم یکن به وجع، فأعطاه الرایة، فقال عليّ: یو رسول الله(ص)، أقاتلهم حتّی یکونوا مثلنا؟ قال:

((انفذ علی رسلک، حتّی تنزل بساحتهم ثمّ ادعهم الی الا سلام و أخبرهم بما یجب علیهم من حقّ الله، فوالله لأن یهدي الله بک رجلاً واحداً خیر لک من أن تکون لک حمر النعم)).

سہل بن سعد نقل کرتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا: ''کل میں علم اس شخص کو دوں گا جسے خدا فتح و کامیابی عنایت فرمائے گا وہ اللہ اور اس کے رسول کو چاہتا ہے اور اللہ و رسول اس کو چاہتے ہیں.

صبح ہوتے ہی سب کے سب علم کی تمنا لئے ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پس آنحضرتؐ نے پوچھا ''علی ابن ابی طالب علیہ السلام کہاں ہیں'' لوگوں نے جواب دیا ان کی آنکھیں دکھ رہی ہیں، آپؐ نے فرمایا بلا کر لے آؤ جب حضرت علی علیہ السلام آئے تو آپؐ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں لگایا اور دعا کی حضرتؑ کی آنکھیں اس طرح اچھی ہوگئیں گویا کوئی مرض نہ تھا آنحضرتؐ نے انؑ کو علم دیا حضرت علی علیہ السلام نے پوچھا: یا رسول اللہ کیا جب تک وہ ہمارے جیسے (یعنی مسلمان) نہ ہو جائیں ان سے لڑتا رہوں؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نرمی سے کام لو یہاں تک کہ ان کی فضا میں اتر جاؤ

پھر انھیں اسلام کی دعوت دو اور جو حقوق الٰہی ان پر ہیں ان سے انھیں آگاہ کرو قسم خدا کی اگر ان میں سے ایک آدمی بھی ہدایت پا جائے تو وہ تمھارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے.

حدیث: ۱۸ أخبرنا أحمد بن سلیمان قال: حدّثنا یعلی بن عبید قال: حدّثنا یزید بن کیسان، عن أبي حازم [سلمة بن دینار]، عن أبي هریرة قال: رسول الله (ص): ((لأدفعنّ الیوم الرایة الی رجل یحبّ الله و رسوله، و یحبّه الله ورسوله)). فتطاول القوم، فقال: ((أین علي))؟ فقالوا: یشتکي عینیه، قال: فبصق نبيّ الله (ص) في کفّیه و مسح بهما عینَي عليّ، و دفع الیه الرایة، ففتح الله علی یدیه.

ابو ہریرہ سے روایت ہے: کہ رسول اسلامؐ نے فرمایا: آج میں علم اس مرد کو دوں گا جو خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہو اور خدا اور رسولؐ اسے دوست رکھتے ہوں اس وقت ہر ایک کی تمنا یہ تھی کہ علم ہمیں مل جائے لیکن آپؐ نے فرمایا ''علیؑ کہاں ہیں'' لوگوں نے کہا ان کی آنکھیں درد کر رہی ہیں. تو آنحضرتؐ نے ہتھیلی پر اپنا لعاب دہن لے کر علیؑ کی آنکھوں پر مسح کر دیا اور ان کو علم دے دیا اور اللہ نے ان کے ہاتھوں پر فتح عطا فرمائی.

حدیث: ۱۷۔ مسند احمد ج ۵، ص ۳۳۳، فضائل احمد ص ۱۰۷، ح ۱۵۹، صحیح بخاری ج ۴، ص ۷۵، ۲۰۷، و ج ۵، ص ۲۲ و ۱۷۱، ح ۳۷۰۱، صحیح مسلم ج ۴، ص ۱۸۷۲، سنن سعید بن منصور: ج ۲، ص ۱۷۸، ح ۲۴۷۲ و ۲۴۷۳، سنن ابن ابی داود: ج ۲، ص ۳۲۲، ح ۳۶۶۱، سنن کبری نسائی: ج ۵، ص ۴۶، ح ۱۴، مسند ابو یعلی: ج ۱، ص ۲۹۱، ح ۹۴، و ج ۱۳، ص ۵۲۲، ح ۱۸، و ص ۵۳۱، ح ۲۸، مناقب کوفی ج ۲، ص ۵۰۷، ح ۱۰۰۷، صحیح ابن حبان: ج ۱، ص ۳۷۷، ح ۶۹۳۲، مسند رویانی: ص ۱۲۴، ح ۱۰۲۳

حدیث: ۱۸۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۷، ص ۳۹۴، ح ۳۶۸۸۴، سنن کبری نسائی: ج ۵، ص ۴۶، ح ۱۵، صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۳۷۹، ح ۶۹۲۳.

حديث: ۱۹ أخبرنا قتيبة بن سعيد قال: حدّثنا يعقوب [بن عبدالرحمن] عن سهل [بن أبي صالح]، عن أبيه، عن أبي هريرة: أنّ رسول الله (ص) قال يوم خيبر: ((لأعطينّ هذه الراية رجلاً يحبّ الله و رسوله، و يحبّه الله و رسوله، يفتح الله عليه)). قال عمر بن الخطّاب: ما أحببت الامارة الا يومئذ، فدعا رسول الله (ص) عليّ بن أبي طالب فأعطاه ايّاها و قال: ((امش و لا تلتفت حتّى يفتح الله عليك)). فسار عليّ شيئاً ثمّ وقف. و ذكر قتيبة كلمة معناها [و لم يلتفت] فصرخ: يا رسول الله، علام أقاتل النّاس ؟ قال: ((قاتلهم حتّى يشهدوا أن لا اله الاالله، و أنّ محمداً رسول الله (ص)، فاذا فعلوا ذٰلک فقد منعوا منک دماءهم و أموالهم الا بحقّها، و حسابهم على الله)).

ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ: روز خیبر رسول اسلام نے فرمایا یہ علم میں اس مرد کو دوں گا جسے خدا اور اس کا رسول محبوب رکھتے ہیں اور جو خدا اور رسول سے محبت کرتا ہے خداوند عالم اس کے ہاتھوں پر فتح عطا کرے گا عمر نے کہا کہ مجھے اس دن کے علاوہ کسی اور دن مسلمانوں کی قیادت کا شوق نہ ہوا

پھر رسول اسلام ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کو بلایا اور علم دے کر فرمایا آگے بڑھو اور کسی طرف متوجہ مت ہونا جب تک کہ خداوند عالم تمھیں فتح نہ دے دے۔

یہ سن کر امام کچھ قدم آگے بڑھے پھر رک کر دریافت فرمایا: خدا کے رسولؐ ان سے کب تک جنگ کروں آنحضرتؐ نے فرمایا جب تک یہ لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ نہ کہیں اور جب یہ کلمہ پڑھنے لگیں تو ان کا خون بہانا اور ان کے اموال کو لوٹنا حرام ہے سوائے اس حق کے جو ان پر واجب ہوتا ہے اور ان کا حساب خدا کے ذمہ ہے۔

حدیث: ۱۹۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۷، ص ۳۹۴، ح ۳۶۸۷۱، فضائل احمد، ص ۱۰۱، ح ۱۵۳، و ص ۱۱۳، ح ۱۷۸، و ص ۱۷۳، ح ۳۴۳، صحیح مسلم: ج ۴، ص ۱۸۷۱، ح ۶، کتاب السنۃ: ص ۵۹۴، ح ۱۳۷۷، و ۱۳۷۸، سنن سعید بن منصور، ج ۲، ص ۱۷۹، ح ۲۴۷۴، سنن کبری نسائی ج ۵، ص ۱۷۹، ح ۸۶۰۳، مناقب کوفی ج ۲، ص ۵۰۲، ح ۱۰۰۵، و ۱۰۰۶، تاریخ بغداد ج ۸، ص ۵، امالی طوسی ص ۵۲، ح ۶۸۔

حديث: ۲۰ أخبرنا اسحاق بن ابراهيم قال: أخبرنا جرير [بن عبدالحميد]، عن سهيل [بن أبي صالح]، عن أبيه، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله (ص): ((لأعطينّ الراية غداً رجلاً يحبّ الله و رسوله، [و يحبّه الله و رسوله] يفتح عليه)) قال عمر: فما أحببت الامارة قطّ الا يومئذ. قال: فاشرأبّ لها، فدعا عليّاً فبعثه ثمّ قال: ((اذهب فقاتل حتّى يفتح الله عليک و لا تلتفت)). قال: فمشى ما شاء الله ثمّ فلم يلتفت فقال: علام أقاتل النّاس؟ قال: ((قاتلهم حتّى يشهدوا أن لا اله الا الله و أنّ محمداً رسول الله (ص)، فاذا فعلوا ذٰلک فقد منعوا دماء هم و أموالهم الا بحقّها، و حسابهم على الله)).

ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ: روز خیبر رسول اسلام ﷺ نے فرمایا یہ علم میں اس مرد کو دوں گا جسے خدا اور اس کا رسول محبوب رکھتے ہیں اور جو خدا اور رسول سے محبت کرتا ہے خداوند عالم اس کے ہاتھوں پر فتح عطا کرے گا عمر نے کہا کہ مجھے اس دن کے علاوہ کسی اور دن مسلمانوں کا امیر بننے کا شوق نہ ہوا پھر رسول اسلام ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کو بلایا اور علم دے کر فرمایا آگے بڑھو اور کسی طرف متوجہ مت ہونا جب تک کہ خداوند عالم تمھیں فتح نہ دے دے۔

یہ سن کر امام کچھ قدم آگے گئے پھر رک کر دریافت فرمایا: خدا کے رسولؐ ان سے کب تک جنگ کروں آنحضرتؐ نے فرمایا جب تک یہ لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ نہ کہیں اور جب یہ کلمہ پڑھنے لگیں تو ان کا خون بہانا اور ان کے اموال کو لوٹنا حرام ہے سوائے اس حق کے جو ان پر واجب ہوتا ہے اور ان کا حساب خدا کے ذمہ ہے۔

حدیث: ۲۰۔ انساب الاشراف: ج ۲، ص ۸، ح ۱۱، ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۱۷۷، ح ۲۲۲، و ۲۲۳۔

حديث: ۲۱ أخبرنا محمد بن عبدالله بن المبارک قال: حدّثنا أبو هشام [المخزومي] قال: حدّثنا و هيب [بن خالد] قال: حدّثنا سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ يوم خيبر: ((لأدفعنّ الراية الى رجل [يحبّ الله و رسوله، و] يحبّه الله و رسوله، و يفتح الله عليه)). قال عمر: فما أحببت الامارة قطّ قبل يومئذ. فدفعها الى عليّ فقال: ((قاتل و لا تلتفت)). فسار قريباً، قال: يا رسول الله (ص) علام أقاتل النّاس؟ قال: ((على أن يشهدوا أن لا اله الا الله و أنّ محمداً رسول الله (ص) ، فاذا فعلوا فقد عصموا دماء هم و أموالهم منّي الا بحقّها، و حسابهم على الله))

ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ: روز خیبر رسول اسلام ﷺ نے فرمایا یہ علم میں اس مرد کو دوں گا جسے خدا اور اس کا رسول محبوب رکھتے ہیں اور جو خدا و رسول سے محبت کرتا ہے خداوند عالم اس کے ہاتھوں پر فتح عطا کرے گا عمر نے کہا کہ مجھے اس دن کے علاوہ کسی اور دن امارت مسلمین کا شوق نہ ہوا پھر رسول اسلام ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کو بلایا اور علم دے کر فرمایا آگے بڑھو اور کسی طرف متوجہ مت ہونا جب تک کہ خداوند عالم تمھیں فتح نہ دے دے۔

یہ سن کر امام کچھ قدم گئے اور رک کر دریافت فرمایا خدا کے رسولؐ ان سے کب تک جنگ کروں آنحضرتؐ نے فرمایا جب تک یہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ نہ کہیں اور جب یہ کلمہ پڑھنے لگیں تو ان کا خون بہانا اور ان کے اموال کو لوٹنا حرام ہے سوائے اس حق کے جو ان پر واجب ہوتا ہے اور ان کا حساب خدا کے ذمہ ہے۔

حدیث :۲۱۔ مسند طیالسی: ص۳۲۰، ح۲۴۴۱، طبقات کبری ج ۲، ص ۱۱۰، مسند احمد: ج ۱۳، ص ۴۹۹، ح ۸۱۶۳، و ج ۱۴، ص ۵۴۰، ح ۸۹۹۰، فضائل احمد: ص ۱۰۱، ح ۱۵۲، مناقب ابن مغازلی: ص ۱۸۱، ح ۲۱۷۔

حديث: ۲۲ أخبرنا العبّاس بن عبدالعظيم العنبري قال: حدّثنا عمر بن عبدالوهّاب قال: حدّثنا معتمر بن سليمان [بن طرخان]، عن أبيه، عن منصور [بن المعتمر]، عن ربعي [بن حراش]، عن عمران بن حصين: أنّ النبي (ص) قال: ((لأعطينّ الراية رجلاً يحبّ الله و رسوله)) أو قال: ((و يحبّه الله و رسوله)). فدعا عليّاً و هو أرمد ففتح الله على يديه.

عمران بن حصین سے منقول ہے: کہ رسول اسلام ﷺ نے فرمایا:

میں علم اس مرد کو عطا کروں گا جو اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے یا یہ فرمایا جس کو اللہ اور رسولؐ دوست رکھتے ہیں، پھر حضرت علی علیہ السلام کو بلایا اگر چہ آپؑ کی آنکھوں میں درد تھا خداوند عالم نے ان کے ہاتھوں پر فتح عطا فرمائی۔

حدیث :۲۱۔ سنن کبری نسائی: ج ۵، ص ۴۶، مناقب کوفی ج ۲، ص ۵۰۱، ح ۱۰۴۳، معجم کبیر طبرانی: ج ۱۸، ص ۲۲۷، ح ۵۹۵۔۵۹۴ و ص ۲۳۸، ح ۵۹۶، ۵۹۹، مناقب ابن مغازلی: ص ۱۸۱، ح ۲۱۶، و ص ۱۸۰، ح ۲۱۵، تہذیب الکمال: ج ۲۱، ص ۳۵۴۔

جبرئیلؑ ومیکائیلؑ حضرت علی علیہ السلام کے ہمراہ

حدیث:۲۳ أخبرنا اسحاق بن ابراهیم [بن راهویه]قال: أخبرنا النضربن شمیل قال: حدثنا یونس [بن أبي اسحاق]،عن أبي اسحاق،عن هبیرة بن یریم قال:

خرج الینا الحسن بن عليّ و علیه عمامة سوداء فقال: لقد کان فیکم بالأمس رجل ما سبقه الأوّلون و لا یدرکه الآخرون و انّ رسول الله(ص) قال: ((لأعطینّ الرایة غداً رجلاً یحبّ الله و رسوله، و یحبّه الله و رسوله،یقاتل جبریل عن یمینه و میکائیل عن یساره،ثم لا ترد(یعني رایته)حتّی یفتح الله علیه))،ما ترک دیناراً و لا درهماً الا سبع مئة درهم اخذ ها من عطائة کان أراد أن یبتاع بها خادماً لاهله.

ہبیرہ بن یریم کہتے ہیں کہ امام حسن ابن علی علیہما السلام کالا عمامہ باندھے ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: بیشک کل تک تمھارے درمیان ایک ایسا مرد تھا کہ جس سے نہ پہلے کے لوگ آگے بڑھ سکے اور نہ بعد کے آنے والے اس کی خاک قدم تک پہنچ سکیں گے۔

بلاشبہ جس کے لئے رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کل میں علم اس مرد کو دوں گا

جس کے محبوب خدا اور اس کے رسولؐ ہوں گے اور وہ بھی محبوب خدا و رسولؐ ہوگا جبرئیل اس کی داہنی جانب اور

میکائیل بائیں جانب کفار سے لڑے گیں اور وہ علم لے کر واپس نہ آئے گا جب تک خداوند عالم اسے فتح نہ دے دے. اس نے سوائے سات سو درہم کے کچھ نہ چھوڑا، جس سے ان کا ارادہ اپنے عیال کے لئے ایک خادم خرید نے کا تھا.

حدیث:۲۳۔طبقات کبری: ج ۳، ص ۳۸، مصنف ابن ابي شيبہ ج ۶، ص ۳۷۲، ح ۳۲۰۸۵ و ج ۶، ص ۳۷۴، ح ۳۲۱۰۱، مسند احمد: ج ۳، س ۳۳۶، ح ۱۷۱۹، و ص ۳۳۶، ح ۱۷۱۹، و ص ۳۳۷، ح ۱۷۲۰، فضائل احمد: ص ۹۰، و ۹۱، ح ۱۳۵، و ۱۳۶، کتاب الزھد احمد: ص ۱۹۵، ح ۷۰۹، تاریخ کبیر بخاری: ج ۲، ص ۶۲ ۳، مقتل ابن ابي الدنیا: ص ۹۲، ح ۸۶، ۹۳ و ۹۵، ح ۸۸ و ۹۰، مسند بزار: ج ۳، ص ۱۷۸، ح ۱۳۳۹ و ص ۱۷۹، ح ۱۳۳۰، و ص ۱۸۰، ح ۱۳۳۱، الجرح و التعدیل: ج ۳، ص ۱۷۲، مناقب کوفی ج ۲، ص ۴۳، ح ۵۳۰ و ص ۴۵، ح ۵۳۱: مسند ابویعلی: ج ۱۲، ص ۱۳۵، ح ۶۷۵۸؛ تاریخ طبری: ج ۵، ص ۱۵۷؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۳، ص ۷۹، ح ۲۷۱۷ تا ۲۷۲۰ و ص ۸۰، ح ۲۷۲۱؛ مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۷۲ او.

اللہ حضرت علی علیہ السلام کو ہرگز رسوا نہیں کرے گا

حدیث:۲۳ أخبرنا محمد بن المثنّى قال: حدّثنا يحيى بن حمّاد قال: حدّثنا الوضّاح (وهو ابو عوانة) قال: حدّثنا يحيى [أبو بلج] قال: حدّثنا عمرو بن ميمون قال:

انّي لجالس الى ابن عبّاس اذ أتاه تسعة رهط فقالوا: امّا أن تقوم معنا و امّا أن تخلونا يا هؤلاء (وهو يومئذ صحيح قبل أن يعمى) قال: أنا أقوم معكم. [فانتدء وا]

فتحدّثوا فلا أدري ما قالوا، فجاء وهو ينفض ثوبه وهو يقول: أف و تف يقعون في رجل له عشر:

وقعوا في رجل قال رسول الله (ص): ((لأ بعثنّ رجلاً يحبّ الله و رسوله، [و يحبّه الله و رسوله] لا يخزيه الله أبداً)) فاستشرف [لها] من استشرف، فقال: ((أين عليّ))؟ [قيل:] هو في الرحا يطحن. [قال:] ((و ما كان أحدكم ليطحن))؟ فدعاه و هو أرمد ما يكاد أن يبصر، فنفث في عينيه ثمّ هزّ الراية ثلاثاً فدفعها اليه فجاء بصفيّه بنت حيي.

وبعث أبا بكر بسورة التوبة، و بعث عليّاً خلفه فأخذها منه فقال: ((لا يذهب بها الا رجل هو منّي و انا منه))

[وقال لبني عمه: ((أيكم يواليني في الدنيا والأخرة)) ؟ قال: وعليّ معه جالس فقال: أنا أواليک في الدنيا و الأخرة].[فقال:((أنت وليّ في الدنيا و الأخرة))].

ودعا رسول الله (ص) الحسن و الحسين و علياً و فاطمة فمدّ عليهم ثوباً فقال:

((اللهم هؤلاء اهل بيتي فاذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهيراً)).

و كان أوّل من اسلم من النّاس بعد خديجة.

و لبس ثوب رسول الله (ص) و نام [مكانه]فجعل المشركون يرمون كما يرمون رسول الله (ص) و هم يحسبون أنّه نبيّ الله (ص) فجاء أبو بكر فقال: يانبيّ الله(ص).

فقال عليّ : انّ نبيّ الله قد ذهب نحو بئر ميمون ،فأتبعه فدخل معه الغار،و كان المشركون يرمون علياً حتّى أصبح. و خرج بالنّاس في غزوة تبوک فقال علي: أخرج معک؟ فقال: ((لا)) فبكي،فقال: ((أمّا ترضى أن تكون منّي بمنزلة هارون من موسى الا أنّک لست بنبيّ))؟ ثمّ قال: ((أنت خليفتي))يعني في كلّ مؤمن ((من بعدي)).

قال: وسدّ أبواب المسجد غير باب عليّ ،فكان يدخل المسجد و هو جنب وهو في طريقه ليس له طريق غيره. وقال: ((من كنت وليّه فعليّ وليّه)).

قال ابن عبّاس: وقد أخبرنا الله في القرآن انّه قد رضي عن أصحاب الشجرة،فهل حدّثنا بعد أنّه سخط عليهم؟

قال: وقال رسول الله (ص) لعمر حين قال: ائذن لي فلأضرب عنقة (يعني حاطباً)،قال :((ما يدرک لعلّ الله قد اطلع على أهل بدر فقال: اعلموا ما شئتم فقد غفرت لكم)).

عمرو بن میمون سے نقل ہے کہ: میں عبداللہ بن عباس کے پاس بیٹھا تھا(اس وقت

وہ نابینا نہیں ہوئے تھے) ان کے پاس نو گروہ آئے اور ابن عباس سے کہا یا تم ہمارے ساتھ چلو اور یا پھر اے لوگو ہمیں ان کے ساتھ تنہا رہنے دو تو آپ نے کہا میں تم لوگوں کے ساتھ چلتا ہوں پھر ان لوگوں نے گفتگو کی کیا کہا میں نہیں جانتا لیکن جب ابن عباس واپس آئے تو غصہ میں دامن جھٹک رہے تھے اور کہہ رہے تھے برا ہو ایسے لوگوں کا جو اس شخص کے بارے میں الجھتے ہیں جس کے دس فضائل مخصوص ہیں یہ لوگ اس شخص کے بارے میں باتیں کرتے ہیں جس کے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

''کل میں اس مرد کو بھیجوں گا جو خدا اور اس کے رسول کا محب ہے اور وہ خدا و رسول کا محبوب ہے خدا اس کے مرتبہ کو کبھی نہ گھٹائے گا یہ سن کر بہت سے لوگ رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے مگر رسول اسلامؐ نے پوچھا علیؑ کہاں ہیں کہا گیا وہ چکی چلا رہے ہیں۔

فرمایا: تم میں سے کوئی نہ تھا جو چکی پیستا یہ کہہ کر آپؐ نے انھیں بلوایا حضرت علی علیہ السلام کی آنکھیں اتنی دکھ رہی تھیں کہ دیکھنا دشوار تھا آپؐ نے ان کی آنکھوں پر دم کیا پھر تین بار علم کو ہلا کر علیؑ کے حوالے کیا اور آپ صفیہ بنت حُیی کو لے کر واپس آئے۔

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر کو سورہ توبہ دے کر اہل مکہ کی طرف بھیجا تھا پھر ان کے پیچھے حضرت علی علیہ السلام کو بھیجا کہ وہ ابوبکر سے وہ سورہ لے لیں اور فرمایا: یہ سورہ وہی شخص لے جا سکتا ہے جو مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا کی اولاد سے فرمایا: تم لوگوں میں سے کون دنیا اور آخرت میں میرا ولی ہوگا اس وقت حضرت علی علیہ السلام وہاں تشریف فرما تھے بولے میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو نبیؐ نے فرمایا: تم دنیا و آخرت میں میرے ولی ہو

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام، حضرت فاطمہ زہرا، امام حسنؑ اور امام حسینؑ کو جمع کیا اور ان پر ایک چادر اڑھائی اور فرمایا: پروردگارا یہی میرے اہلبیت ہیں خدایا ان سے نجاست کو دور رکھ اور ان کو اس طرح پاک رکھ جو پاک رکھنے کا حق ہے۔

حضرت علی علیہ السلام وہ پہلے شخص ہیں جو حضرت خدیجہ کے بعد سب سے پہلے اسلام لائے یہی وہ ہیں جو کہ آنحضرت کا خاص لباس پہن کر ان کی جگہ اس طرح سوئے کہ لوگوں کو دھوکا ہونے لگا اور لوگوں نے خیال کیا کہ خود نبیؐ ہیں اور ابوبکر نے یا نبی اللہ کہہ کر آواز دی تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: وہ چاہ میمون کی طرف تشریف لے گئے ہیں ابوبکر ان کے پیچھے پیچھے گئے اور آنحضرتؐ کے ساتھ غار میں داخل ہو گئے اور کفار و مشرکین پوری رات حضرت علی علیہ السلام پر پتھر پھینکتے رہے۔

جب آنحضرتؐ مسلمانوں کے ساتھ غزوہ تبوک کے لئے تشریف لے جا رہے تھے تو حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی کہ میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا تو آنحضرتؐ نے فرمایا: نہیں، اس پر حضرت علیؑ گریہ کرنے لگے اس وقت آنحضرتؐ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمھیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی مگر یہ کہ تم نبی نہیں ہو پھر فرمایا تم تمام مؤمنین کے درمیان میرے بعد میرے خلیفہ و جانشین ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کے در کے علاوہ سب کے دروازے مسجد میں بند کروا دئے اور آپؑ ہمیشہ اسی راستہ سے آتے جاتے تھے اور اس راستہ کے علاوہ دوسرا راستہ نہیں تھا۔

اور فرمایا ''میں جس کا ولی و حاکم ہوں اس کے علی علیہ السلام بھی ولی و حاکم ہیں'' ابن

عباس کہتے ہیں: قرآن مجید اصحاب شجرہ سے خدا کے راضی ہونے کی خبر دیتا ہے لیکن کیا اس نے بعد میں ان پر ناراض ہونے کی بھی کوئی بات بیان کی ہے؟ (نہیں ہرگز نہیں اور امام علی علیہ السلام اصحاب شجرہ میں سے ہیں)

جب عمر نے غصہ میں آ کر حاطب کو قتل کرنا چاہا تو آنحضرتؐ نے فرمایا: اے خطاب کے بیٹے ''کیا تمھیں نہیں معلوم کہ خدا اہل بدر سے واقف اور باخبر ہے اور فرمایا ہے کہ جو چاہو کرو میں نے تمھیں بخش دیا'' (اور حضرت علی علیہ السلام اصحاب بدر میں سے ہیں)

حدیث:۲۳۔ سیرہ ابن ہشام: ج۲،ص۳۳۴؛ طبقات ابن سعد: ج۲،ص۱۱۰؛ مصنف ابن ابی شیبۃ: ج۶،ص۳۷۲، ح۳۲۰۹۱ وج۷،ص۳۹۲، ح۳۶۸۶۳؛ مسند احمد: ج۵،ص۱۷۸، ح۳۰۶۳ و ۳۰۶۴ (ج۳،ص۵۱،ط قدیم) وج۱۷،ص۱۹۷، ح۱۱۱۲۲ (ج۲،ص۲۶،ط قدیم)؛ فضائل احمد: ص۴۷، ح۱۱۱ وص۱۱۹، ح۱۷۶ وص۱۳۹، ح۲۱۶ وص۲۱۱، ح۲۹۱؛ کتاب السنۃ: ص۵۵۱، ح۱۱۸۸ وص۵۸۸، ح۱۳۵۱؛ صحیح مسلم: ج۳،ص۱۳۳۳ وج۴،ص۱۸۷۲؛ مناقب کوفی: ج۲،ص۴۵۷، ح۹۵۱ وص۴۹۶، ح۹۷۷ و ۹۹۶ وص۵۰۰، ح۱۰۰۲؛ مسند رویانی: ج۲،ص۱۷۲، ح۱۱۷۲ و ص۱۶۶، ح۱۱۳۹؛ معجم کبیر طبرانی: ج۱۲،ص۷۷، ح۱۲۵۹۳ وص۱۱۴، ح۱۲۷۳۲؛ سنن بیہقی: ج۹، ص۱۳۱؛ البدایۃ والنھایۃ: ج۷،ص۳۴۲و.

حضرت علی علیہ السلام خدا کے بندۂ مغفور

حدیث:۳۵ أخبرني هارون بن عبدالله [الحمّال البغدادي] قال: حدّثنا محمد بن عبدالله بن الزبير الأسدي قال: حدّثنا عليّ بن صالح، عن أبي اسحاق، عن عمرو بن مرّه، عن عبدالله بن سلمة، عن عليّ قال: قال رسول الله(ص):

((ألا أعلّمك كلمات اذا قلتهنّ غفر لک مع أنّه مغفور لک؟ لا اله الا هو الحليم الكريم، لا اله الا هو العليّ العظيم، سبحان الله ربّ السماوات السبع و ربّ العرش الكريم، الحمد لله ربّ العالمين)).

عبداللہ بن سلمہ حضرت علی علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا میں تمھیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ کروں کہ اگر تم ان کو ادا کرو تو تمھاری مغفرت ہو جائے جب کہ خدا تمھیں بخش چکا ہے وہ کلمات یہ ہیں اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں جو حلیم وکریم ہے اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں جو بلند مرتبہ اور عظمتوں والا ہے پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جو سات آسمانوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے اور تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے۔

حدیث:۳۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج۶، ص۳۶، ح۲۹۳۳۶؛ مسند عبد بن حمید: ص۵۳، ح۷۴؛ مسند احمد: ج۲، ص۱۱۹، ح۷۱۲؛ مسند بزاز: ح۷۰۵؛ سنن کبری: ج۴، ص۳۹۸، ح۷۶۷۸؛ عمل الیوم والليلة: ج۶، ص۱۶۴، ح۱۰۷۴؛ تاریخ بغداد: ج۹، ص۳۵۶۔

حدیث: ۲۶ أخبرنا أحمد بن عثمان بن حكيم قال: حدثنا خالد (وهو ابن مخلد) قال:

حدثنا عليّ (و هو ابن صالح بن حيّ أخو حسن بن صالح) عن أبي اسحاق الهمداني، عن عمرو بن مرّه، عن عبدا لله بن سلمة، عن عليّ: انّ النبي (ص) قال:

((يا عليّ، الا أعلّمك كلمات اذا أنت قلتهنّ غفر الله لك مع انّه مغفور لك؟

تقول: لا اله الاالله الحليم الكريم، لا اله الا هو العليّ العظيم، سبحان الله ربّ السماوات [السبع خ] وربّ العرش الكريم، الحمد لله ربّ العالمين)).

عبداللہ بن سلمہ حضرت علی علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا میں تمھیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ کروں کہ اگر تم ان کو ادا کرو تو تمھاری مغفرت ہو جائے جب کہ خدا تمھیں بخش چکا ہے، وہ کلمات یہ ہیں، اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں جو بلند مرتبہ اور عظمتوں والا ہے۔ پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جو سات آسمانوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے اور تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے۔

حدیث: ۲۷ أخبرنا صفوان بن عمرو قال: حدثنا أحمد بن خالد قال: حدثنا اسرائيل، عن أبي اسحاق، عن عمرو بن مرّه، عن عبدالرحمن بن أبي ليلى، عن عليّ قال:

حدیث:۲۶۔ کتاب السنۃ: ص۵۸۳، ح۱۳۱۵ و ۱۳۱۷؛ علل دار قطنی: ج۴، ص۱۰؛ صحیح ابن حبان: ج۱۵، ص۳۷۱، ح۶۹۲۸؛ معجم صغیر طبرانی: ج۱، ص۱۲۷؛ امالی خمیسیہ: ج۱، ص۲۴۵، ح۱۱۔

حدیث:۲۷۔ سنن کبری نسائی: ج۶، ص۱۶۳، ح۱۰۴۷۲؛ مستدرک حاکم: ج۳، ص۱۳۸؛ مناقب خوارزمی: ص۲۵۸؛ تذکرۃ الحفاظ: ج۲، ص۶۶۲۔

كلمات الفرج: ((لااله الا الله العليّ العظيم، لا اله الا الله الحليم الكريم، سبحان الله ربّ السماوات السبع و ربّ العرش العظيم، والحمد لله ربّ العالمين)).

حضرت علی علیہ السلام سے منقول کلمات فرج (کلمات گشائش تنگی رزق و مصیبت وغیرہ) یہ ہیں اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں جو بلند مرتبہ اور عظمتوں والا ہے۔ پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جو سات آسمانوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے اور تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے۔

حدیث: ۲۸ أخبرنا أحمد بن عثمان بن حكيم قال: حدثنا أبو غسّان قال: حدثنا اسرائيل، عن أبي اسحاق، عن عبدالرحمن بن أبي ليلى، عن عليّ، عن النبيّ (ص) نحوه يعني حديث خالد [بن مخلد].

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ حضرت علی علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا میں تمھیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ کروں کہ اگر تم ان کو ادا کرو تو تمھاری مغفرت ہو جائے جب کہ خدا تمھیں بخش چکا ہے وہ کلمات یہ ہیں، اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں جو بلند مرتبہ اور عظمتوں والا ہے، پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جو سات آسمانوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے اور تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے۔

حدیث: ۲۹ اخبرني عليّ بن محمد بن عليّ قال: حدثنا خلف بن تميم قال: حدثنا اسرائيل قال: حدثنا أبو اسحاق، عن عبدا لرحمن بن أبي ليلى، عن عليّ قال: قال النبيّ (ص):

حدیث ۲۸۔ سنن کبری نسائی: ج۶، ص۱۶۳، ح۱۰۴۷۲؛ مستدرک حاکم: ج۳، ص۱۳۸؛ مناقب خوارزمی: ص۲۵۸؛ تذکرۃ الحفاظ: ج۲، ص۶۶۲۔

((ألا أعلّمک کلمات اذا قلتهنّ غفر لک علی أنّه مغفور لک؟ لا اله الا الله العليّ العظيم، لا اله الا الحليم الكريم، سبحان الله ربّ العرش العظيم، الحمد لله ربّ العالمين)).

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ حضرت علی علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا میں تمھیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ کروں کہ اگر تم ان کو ادا کرو تو تمھاری مغفرت ہو جائے جب کہ خدا تمھیں بخش چکا ہے، وہ کلمات یہ ہیں، اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے، اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں جو بلند مرتبہ اور عظمتوں والا ہے، پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جو سات آسمانوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے اور تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے۔

حدیث: ۳۰ أخبرنا الحسين بن حريث قال: حدّثنا الفضل بن موسى، عن الحسين بن واقد، عن أبيّ اسحاق، عن الحارث، عن عليّ قال: قال النبي(ص):

((ألا علّمک دعاءً اذا دعوت به غفر لک و ان کنت مغفوراً لک))؟

قلت: بلی.

قال: ((لا اله الا الله العليّ العظيم، لا اله الا الحليم الكريم، لا اله الا الله سبحان الله ربّ العرش العظيم)).

حدیث: ۲۹۔ مسند احمد: ج ۲، ص ۳۶۱، ح ۱۳۶۳؛ فضائل احمد: ص ۱۱۷، ح ۳۳۸؛ کتاب السنۃ: ص ۵۸۲، ح ۱۳۱۴؛ سنن کبری نسائی: ج ۶، ص ۱۶۳، ح ۱۰۴۷۳؛ امالی خمیسیہ: ج ۱، ص ۲۲۸، ح ۱۱؛ معجم سفر سلفی: ص ۳۲۰، ح ۱۳۲۶.

حارث حضرت امام علی علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے فرمایا: ''کیا میں تم کو ایک دعا تعلیم نہ کروں کہ جب بھی وہ دعا پڑھو تو تمھاری مغفرت ہو جائے اگر چہ خدا تمھیں بخش چکا ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں، فرمایا: اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں جو بلند مرتبہ اور عظمتوں والا ہے، پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جو سات آسمانوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے اور تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے۔

حدیث: ۳۰۔ فضائل احمد: ص ۱۱۹، ح ۱۷۵؛ سنن ترمذی: ج ۵، ص ۵۲۹، ح ۳۵۰۴؛ علل دار قطنی: ج ۳، ص ۹؛ سنن کبری نسائی: ج ۶، ص ۱۳۶، ح ۱۰۴۷۵ و ۱۰۴۷۶؛ معجم طبرانی: ج ۱، ص ۲۷۰، ح ۷۶۳؛ تاریخ بغداد: ج ۱۲، ص ۲۶۳.

اللہ نے قلب علی علیہ السلام کو آزمالیا

حدیث: ۱۳۱ أخبرنا محمد بن عبدالله بن المبارک قال: حدّثنا الأسود بن عامر قال: حدّثنا شریک [بن عبدالله النخعي]،عن منصور[بن المعتمر]،عن ربعي[بن حراش]،عن عليّ قال: جاء النبيّ(ص) أناس من قریش فقالوا: یا محمد انّا جیرانک و حلفاؤک،وانّ أناساً من عبیدنا قد اتوک،ولیس بهم رغبة في الدین ولا رغبة في الفقه، انّما فروا من ضیاعنا و اموالنا فارددهم الینا. فقال لأبي بکر: ((ما تقول))؟

فقال: صدقوا انّهم لجیرانک وأحلافک. فتغیّر وجه النبيّ (ص) ثمّ قال لعمر: ((ما تقول:قال: صدقوا انّهم لجیرانک وحلفاؤک. فتغیّر وجه النبيّ(ص) ثمّ قال:

((یا معشر قریش،والله لیبعثنّ الله علیکم رجلاً منکم قد امتحن الله قلبه للایمان،فلیضربنکم علی الدین أو یضرب بعضکم)). فقال ابو بکر: أنا هو یا رسول الله (ص)؟ قال: ((لا)). قال: عمر: أنا هو یا رسول الله (ص) ؟ قال: ((لا ولکن ذالک الذی یخصف النعل)). وقد کان أعطی علیاً نعله یخصفها.

حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے، آپ فرماتے ہیں: قریش کے کچھ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے، اے محمد ہم آپ کے پڑوسی اور

ہم عہد ہیں، ہمارے کچھ غلام آپ کے پاس بھاگ آئے ہیں جنھیں نہ دین سے رغبت ہے نہ علم وفقہ کا شوق ہے بلکہ وہ ہماری کھیتی باڑی کی محنت سے بھاگے ہیں اس لئے آپ انھیں ہمارے حوالے کر دیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر سے پوچھا تمھاری کیا رائے ہے؟ وہ بولے قریش سچے ہیں بیشک وہ آپ کے پڑوسی اور ہم عہد ہیں یہ سن کر آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا پھر عمر سے پوچھا تم کیا کہتے ہو عمر نے بھی کہا کہ وہ سچے ہیں وہ آپ کے پڑوسی اور ہم قسم ہیں تو پھر غصہ سے آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا پھر آپ نے فرمایا: اے قریش اللہ (تمھاری ان حرکتوں کی بنا پر) تمھاری طرف ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جو تم میں سے ہوگا اور جس کے قلب کو اللہ نے ایمان کے سلسلہ میں آزمالیا ہے وہ یا تو تمھیں سیدھے راستے پر لگا دے گا یا تم میں سے بعض کی گردنیں اڑا دے گا۔

یہ سن کر ابوبکر بولے: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا وہ شخص میں ہوں؟

آپ نے فرمایا: نہیں، تم نہیں ہو۔

پھر عمر بولے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا وہ میں ہوں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں تم نہیں ہو بلکہ وہ شخص ہے جو جوتے ٹانک رہا ہے (اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے جوتے حضرت علی علیہ السلام کو ٹانکنے کے لئے دیے تھے)

حدیث:۳۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج۶، ص۳۷۰، ح۳۲۰۷۲ (۱۷)؛ مسند احمد: ج۲، ص۴۲۸، ح۱۳۳۶؛ فضائل احمد: ص۱۵۸، ح۲۲۷؛ سنن ابی داود: ج۳، ص۶۵؛ مسند بزاز: ج۱، ص۷۹؛ سنن ترمذی: ج۵، ص۶۳۴، ح۳۷۱۵ و ص۳۵، ح۲۶۶۰؛ شرح طحاوی: ج۴، ص۳۵۹؛ مستدرک حاکم: ج۲، ص۱۳۷ و ج۴؛ سنن کبریٰ بیہقی: ج۹، ص۲۲۹؛ مناقب ابن مغازلی: ص۵۴، ح۷۸؛ کنز العمال: ج۱۳، ص۱۲۷، ح۱۶۳۰۴۔

حدیث:۳۲ أخبرنا عمرو بن عليّ قال: حدّثنا يحيى [بن سعيد] قال: حدّثنا الأعمش قال: حدّثنا عمرو بن مرّه، عن أبي البختري، عن عليّ قال: بعثني رسول الله (ص) الى اليمن و أنا شاب حديث السنّ، فقلت: يا رسول الله (ص) انّک بعثني الى قوم يكون بينهم أحداث، وأنا شاب حديث السنّ، قال: ((انّ الله سيهدي قلبک و يثبّت لسانک)). فما شككت في قضاء بين اثنين.

ابوالبختری سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن جانے کا حکم دیا جب کہ میں جوان اور کمسن تھا میں نے عرض کی اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کمسن ہوں اور آپ مجھے ایسی قوم کے پاس بھیج رہے ہیں جن میں اکثر سن رسیدہ (بوڑھے) ہیں۔ آنحضرت ؐ نے فرمایا خدا تمھارے دل کی ہدایت کرے گا اور تمھاری زبان کو صداقت پر باقی رکھے گا۔ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں اس کے بعد مجھے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کوئی شک نہ ہوا۔

حدیث:۳۳ أخبرنا عليّ بن خشرم قال: أخبرنا عيسى [بن يونس أبي اسحاق]، عن الأعمش، عن عمرو بن مرّه، عن أبي البختري، عن عليّ قال: بعثني رسول الله (ص) الى اليمن فقلت: انّک تبعثني الى قوم أسنّ منّي فكيف القضاء فيهم؟ فقال: ((انّ الله سيهدي قلبک و يثبّت لسانک)). قال: فما تعاييت في حكومة بعد.

حدیث:۳۲۔ طبقات ابن سعد: ج۲، ص۳۳۷، ج۱؛ مسند احمد: ج۲، ص۶۸، ح۶۳۶؛ فضائل احمد: ص۲۷، ح۱۰۸؛ مسند بزاز: ج ، ص ، ح۹۱۳؛ سنن ابن ماجہ: ج۲، ص۷۷۴؛ انساب الاشراف: ج۱، ص۱۷، ح۳۳؛ مناقب کوفی: ج۲، ص۱۲، ح۵۰۱؛ مسند ابو یعلی: ج۱، ص۳۲۳، ح۴۰۱؛ مستدرک حاکم: ج۳، ص۱۳۵؛ حلیۃ الاولیاء: ج۴، ص۳۸۱؛ سنن بیہقی: ج۱۰، ص۸۵؛ مناقب خوارزمی: ص۸۳، ح۷۱۔

حدیث:۳۳۔ حدیث نمبر ۳۲ کے مانند۔

ابوالبختری سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن جانے کا حکم دیا، میں نے عرض کی آپ مجھے، سن رسیدہ (بوڑھے) لوگوں کے درمیان بھیج رہے ہیں میں کس طرح فیصلہ کروں گا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عنقریب اللہ تمھارے دل کی ہدایت کرے گا اور تمھاری زبان کو حق پر ثابت رکھے گا، امام علیہ السلام فرماتے ہیں: اس کے بعد میں کوئی فیصلہ کرنے میں کبھی نہیں جھجکا۔

حدیث: ۳۴ أخبرنا محمد بن المثنیٰ قال: حدّثنا أبو معاوية قال: حدّثنا الأعمش، عن عمرو بن مرّہ، عن أبي البختري، عن عليّ قال: بعثني رسول الله (ص) الى اليمن لأقضي بينهم فقلت:

يارسول الله (ص) لا علم لي بالقضاء، فضرب بيده على صدره و قال: ((اللهمّ اهدقلبه و سدّد لسانه)). فما شككت في قضاء بين اثنين حتّى جلست مجلسي هذا.

ابوالبختری سے نقل ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن جانے کا حکم دیا تا کہ میں ان کے درمیان قضاوت کروں، میں نے عرض کیا اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے قضاوت کا علم نہیں ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو میرے سینے پر رکھ کر فرمایا: ''خدایا اس کے دل کی ہدایت فرما اور اس کی زبان کو سچائی پر ثابت رکھ'' اس کے بعد سے آج تک میں نے دو لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کبھی شک نہ کیا۔

حدیث: ۳۵ أخبرنا أحمد بن سليمان قال: حدّثنا يحيى بن آدم قال: حدّثنا شريک [بن عبدالله]، عن سماک بن حرب، عن حنش بن المعتمر، عن عليّ قال: بعثني رسول الله (ص) الى اليمن و أنا شاب فقلت: يو رسول الله (ص)، تبعثني و أنا شاب الى قوم ذوى أسنان لأقضي بينهم و لا علم بالقضاء؟ فوضع

يده على صدري ثمّ قال: ((انّ الله سيهدي قلبک و يثبت لسانک، يا عليّ، اذا جلس اليک الخصمان فلا تقض بينهما حتّى تسمع من الآخر كما سمعت من الاوّل، فاذا فعلت ذالک تبيّن لک القضاء))

قال عليّ: فما أشكل عليّ قضاء بعد.

حنش بن المعتمر سے نقل ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن جانے کا حکم دیا، میں نے عرض کی کہ میں کمسن ہوں اور آپ مجھے بزرگوں (بوڑھوں) کے درمیان قضاوت اور فیصلہ کرنے کے لئے بھیج رہے ہیں میں ان کے درمیان فیصلہ نہیں کر پاؤں گا اور مجھے قضاوت کا کوئی علم نہیں ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ کو میرے سینے پر رکھ کر دعا فرمائی ''بیشک اللہ تمھارے قلب کو ہدایت کرے گا اور تمھاری زبان کو سچائی پر باقی رکھے گا'' اے علیؑ اگر مقدمہ کے دونوں فریق آ کر تمھارے پاس بیٹھیں تو جب تک دونوں کی باتیں نہ سن لینا اس وقت تک کوئی فیصلہ مت کرنا اور جب دونوں کی باتیں سن لوگے تو فیصلہ تمھارے لئے روشن اور واضح ہو جائے گا، امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد قضاوت کے سلسلہ میں مجھے کوئی مشکل درپیش نہ ہوئی۔

حدیث:۳۴۔ مسند طیالسی: ج۱،ص۱۶،ح۹۸؛ مصنف ابن ابی شیبہ: ج۶،ص۳۶۸،ح۳۲۰۵۹؛ مسند احمد: ج۲،ص۳۵۶، ح۱۱۴۵؛ سنن ابن ماجہ: ج۲،ص۷۷۴؛ اخبار القضاۃ: ج۱،ص۸۵؛ حلیۃ الاولیاء: ج۴،ص۳۸۲؛ سنن بیہقی: ج۱۰،ص۸۶۔

حدیث:۳۵۔ مسند طیالسی: ص۱۵۹، ح۱۲۵؛ طبقات الکبری: ج۲،ص۳۳۷، ح۲؛ مسند احمد: ج۲، ص۴۲۱، ح۷۳۵؛ فضائل احمد: ص۱۵۲، ح۲۱۸؛ سنن ابن ابی داود: ج۳،ص۳۰۱، ح۳۵۸۲؛ سنن ترمذی: ج۳،ص۶۱۸، ح۱۳۳۱؛ اخبار القضاۃ: ج۱،ص۸۵۔۸۶؛ سنن بیہقی: ج۱۰،ص۸۶۔

حدیث:۳۶ أخبرنا أحمد بن سليمان قال: حدّثنا يحيى بن آدم قال: حدّثنا اسرائيل [بن يونس]، عن [جدّه] أبي اسحاق، عن حارثة بن مضرّب، عن عليّ قال: بعثني رسول الله (ص) الى اليمن فقلت: انک تبعثني الى قوم هم اسنّ منّي لأقضي بينهم؟

فقال: ((انّ الله سيهدي قلبک و يثبّت لسانک)).

حارثہ بن مضرب سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن جانے کا حکم دیا، میں نے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے سن رسیدہ (بوڑھے) لوگوں کے درمیان بھیج رہے ہیں میں کس طرح فیصلہ کروں گا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عنقریب اللہ تمھارے دل کی ہدایت کرے گا اور تمھاری زبان کو حق پر ثابت رکھے گا۔

حدیث:۳۷ أخبرنا زكريّا بن يحيى قال: حدّثنا محمد بن العلاء قال: حدّثنا معاوية بن هشام، عن شيبان [بن عبدالرحمن]، عن أبي اسحاق، عن عمرو بن حبشي، عن عليّ قال:

بعثني رسول الله (ص) الى اليمن فقلت: يا رسول الله (ص) انّک تبعثني الى شيوخ ذوي أسنان انّي اخاف أن لا أصيب.

قال: ((انّ الله سيثبّت لسانک و يهدي قلبک)).

عمرو بن حبشی سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن جانے کا حکم دیا، میں نے عرض کی کہ آپؐ مجھے سن رسیدہ (بوڑھے) لوگوں میں بھیج رہے ہیں مجھے ڈر ہے کہ کوئی غلطی نہ کر بیٹھوں، آنحضرتؐ نے فرمایا: بیشک اللہ تمھاری زبان کو سچائی پر گامزن رکھے گا اور تمھارے دل کی ہدایت فرمائے گا۔

حدیث:۳۶۔ طبقات ابن سعد: ج۲، ص۳۳۷، ح۳؛ مسند احمد: ج۲، ص۹۲، ح۶۶۶ و ج۲، ص۳۵۱، ح۱۳۴۲؛ اخبار القضاۃ: ج۱، ص۸۵۔

حدیث۳۷: طبقات کبری: ج۲، ص۳۳۷، ح۳؛ اخبار القضاۃ: ج۱، ص۸۵ و ۸۷؛ مناقب کوفی: ج۲، ص۱۳، ح۵۰۲؛ مسند ابویعلی: ج۱، ص۲۵۲، ح۲۹۳؛ صحیح ابن حبان: ج۱۱، ص۳۵۱، ح۵۰۶۵۔

علی علیہ السلام کے در کے علاوہ سارے دروازے بند کردیئے جائیں

حديث:۳۸ أخبرنا محمد بن بشار قال: حدّثنا [محمد بن] جعفر قال: حدّثنا عوف، عن ميمون أبي عبدالله، عن زيد بن أرقم قال:

كان لنفر من أصحاب رسول الله (ص) ابواب شارعة في المسجد، فقال رسول الله (ص): ((سدّوا هذه الأبواب الا باب عليّ)).

فتكلّم في ذالک أناس، فقام رسول الله (ص) فحمد الله و أثنى عليه ثمّ قال: ((أمّا بعد، فانّي أمرت بسدّ هذه الأبواب غير باب عليّ فقال فيه قائلكم، والله ما سددته و لا فتحته، ولكنّي أمرت بشيء فاتبعته)).

زید بن ارقم کہتے ہیں: کچھ لوگوں کے دروازے مسجد کے اندر کھلتے تھے جس سے وہ آتے جاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ علی علیہ السلام کے دروازے کے علاوہ سب کے دروازے بند کردیئے جائیں اس حکم کے بعد کچھ لوگ آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے: یہ دیکھ کر آنحضرت کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور حمد وثنائے الٰہی کے بعد فرمایا: میں نے تمام دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا ہے اور علی علیہ السلام کے دروازہ کو کھلا رہنے کا حکم دیا ہے اور تم لوگ بحث کررہے ہو خدا کی قسم میں نے اپنی

مرضی سے نہ دروازے بند کیے ہیں اور نہ علی علیہ السلام کا دروازہ کھلا رکھا ہے بلکہ مجھے خدا نے حکم دیا ہے اور میں نے اس کے حکم کی پیروی کی ہے۔

حدیث: ۳۸۔ مسند احمد: ج ۴، ص ۳۶۹؛ مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۲۵؛ مناقب خوارزمی: ص ۳۲۷، ح ۳۳۸؛ القول المسدد: ص ۲۸۔

خدا نے علی علیہ السلام کو اندر بلایا اور تمھیں باہر نکالا

حدیث: ۳۹ قرأت علی محمد بن سلیمان لوین عن ابن عیینه، عن عمرو بن دینار، عن أبي جعفر محمد بن عليّ، عن ابراهیم بن سعد بن أبي وقّاص، عن أبیه (ولم یقل مرّه: عن أبیه) قال: كنّا عند النبي (ص) وعنده قوم جلوس فدخل عليّ، فلمّا دخل خرجوا، فلمّا خرجوا تلاوموا فقالوا: والله ما أخرجنا وادخله، فرجعوا فدخلوا فقال:

((والله ما أنا أدخلته و أخرجتكم، بل الله أدخله و أخرجكم)).

سعد بن ابی وقاص سے منقول ہے کہ میں بہت سے لوگوں کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تھا کہ علی علیہ السلام داخل ہوئے جب آپ اندر آگئے تو دوسروں کو باہر نکال دیا گیا لوگ باہر آنے کے بعد ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے اور کہنے لگے خدا کی قسم کیوں نبیؐ نے ہم لوگوں کو باہر نکالا اور علی علیہ السلام کو اندر بلا لیا، لوگ

حدیث: ۳۹۔ المعرفۃ والتاریخ: ج ۲، ص ۲۱۱؛ مسند بزاز: ج ۴، ص ۳۴، ح ۱۱۹۵؛ علل دار قطنی: ج ۴، ص ۳۶۳، ح ۶۳۹؛ طبقات محدثین: ج ۲، ص ۱۳۵، ح ۱۶۵؛ تاریخ اصبہان ابونعیم: ج ۲، ص ۱۴۷، ح ۱۳۳۸؛ تاریخ بغداد: ج ۵، ص ۲۹۳ و ۲۹۴؛ سنن کبری نسائی: ج ۵، ص ۴۶؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۳۱۲، ح ۸۲۳ و ۸۲۴۔

دوبارہ اندر آگئے، آنحضرتؐ نے فرمایا: خدا کی قسم میں نے نہ تمھیں باہر نکالا ہے نہ علی علیہ السلام کو اندر بلایا ہے بلکہ خدا نے علی علیہ السلام کو اندر بلایا اور تمھیں باہر نکالا ہے۔

حدیث: ۴۰ اخبرنا أحمد بن يحيى قال: حدّثنا عليّ بن قادم قال: أخبرنا اسرائيل [ابن يونس]، عن عبدالله بن شريک، عن الحارث بن مالک قال:

أتيت مكّة فلقيت سعد بن أبي وقّاص فقلت: هل سمعت لعليّ منقبة؟ قال: كنّا مع رسول الله (ص) في المسجد فنودي فينا ليلاً: ((ليخرج من [في] المسجد الا آل رسول الله (ص) و آل علي)).

قال: فخرجنا، فلمّا أصبح أتاه عمّه فقال: يا رسول الله (ص) أخرجت أصحابک و أعمامک وأسكنت هذا الغلام؟!

فقال رسول الله (ص): ((ما أنا أمرت باخراجكم ولا باسكان هذا الغلام، انّ الله هو أمر به)).

[قال أبو عبدالرحمن]: قال فطرعن عبدالله بن شريک عن عبدالله بن الرقيم عن سعد: انّ العبّاس أتى النبيّ (ص) فقال: سددت أبو ابنا الا باب عليّ؟! فقال: ((ما أنا فتحتها ولا سددتها)).

حارث بن مالک کہتے ہیں: میں مکہ معظمہ گیا تو سعد بن ابی وقاص سے ملاقات ہوئی میں نے کہا: کیا تم نے علیؑ کی کوئی منزلت وفضیلت سنی ہے؟ وہ بولے ہم نبیؐ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے کہ ایک شب منادی ہوئی کہ آل نبیؐ اور آل علیؑ کے علاوہ جو بھی مسجد میں ہیں وہ باہر نکل جائیں، ہم لوگ باہر نکل گئے۔ صبح ہوتے ہی حضرت کے چچا حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی اے اللہ کے رسول آپ نے اس جوان کو

حدیث: ۴۰۔ کتاب السنۃ: ص ۵۹۳، ح ۱۳۲۶؛ مناقب کوفی: ج ۲، ص ۴۵۸، ح ۹۵۳ وص ۴۶۱، ح ۹۵۶؛ مسند شاشی: ج ۱، ص ۱۲۶، ح ۶۳؛ کامل ابن عدی: ج ۳، ص ۲۳۴؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۲۳۴، ح ۲۷۸ وص ۲۳۸؛ تہذیب الکمال: ج ۵، ص ۲۷۸؛ امالی مفید: ص ۵۵، ح ۲۔

مسجد میں ٹھہرایا اور اپنے اصحاب اور اپنے چچا کو باہر کر دیا یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا: تم لوگوں کو نکلنے اور اس جوان کو ٹھہرنے کا حکم میں نے تو دیا نہیں بلکہ یہ اللہ کا حکم تھا۔

امام نسائی کہتے ہیں کہ فطر نے عبداللہ بن شریک سے اس نے عبداللہ بن رقیب سے اس نے سعد کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ ابن عباس نے رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی کہ آپؐ نے ہم لوگوں کا دروازے بند کروا دیے مگر علی علیہ السلام کا دروازہ کھلا رہنے دیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا نہ میں نے کوئی دروازہ بند کیا ہے نہ ہی کھولا ہے (بلکہ یہ خدا کا حکم تھا)۔

حدیث: ۴۱ أخبرني زكريا بن يحيى [السجزي] قال: حدّثنا عبدالله بن عمر [بن محمد بن أبان مشكدانة الكوفي] قال: حدّثنا أسباط [بن محمد]، عن فطر [بن خليفة]، عن عبدالله بن شريک، عن عبدالله بن الرقيم، عن سعد نحوه.

عبداللہ بن الرقیم سے منقول حدیث بھی بعینہ حدیث نمبر ۴۰ کے مانند ہے۔

حدیث: ۴۲ أخبرني محمد بن وهب قال: حدّثنا مسكين [بن بكير] قال: حدّثنا شعبة، عن أبي بلج، عن عمرو بن ميمون، عن ابن عبّاس (و أبو بلج هو يحيى بن ابي سليمان) قال:

أمر رسول الله (ص) بأبواب المسجد فسدّت الا باب عليّ.

حدیث: ۴۱۔ مسند احمد: ج ۲، ص ۹۸، ح ۱۵۵۱۱؛ کتاب السنۃ: ص ۵۹۵، ح ۱۳۸۴ وص ۵۹۶، ح ۱۳۸۵؛ مسند بزاز: ج ۴، ص ۳۶، ح ۱۱۹۷؛ مناقب کوفی: ج ۱، ص ۲۷۱، ح ۳۷۴ و ج ۲، ص ۴۲۶، ح ۶۸۱؛ مسند ابو یعلی: ج ۲، ص ۶۱، ح ۷۰۳؛ معجم اوسط طبرانی: ج ۴، ص ۵۵۳، ح ۳۹۳۴؛ مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۱۶؛ مناقب ابن مغازلی: ص ۲۵۷، ح ۳۰۴ و ۳۰۶۔

حدیث: ۴۲۔ سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۳۱، ح ۳۷۳۲، مناقب کوفی: ج ۲، ص ۴۶۳، ح ۹۵۹ وص ۴۶۶، ح ۹۶۲؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۱۲، ص ۷۸، ح ۱۲۵۹۴؛ حلیۃ الاولیاء: ج ۴، ص ۱۵۳؛ مناقب ابن مغازلی: ص ۲۶۰، ح ۳۰۸، ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۲۸۲، ح ۳۲۶۔

ابن عباس اور یحییٰ بن ابو سلیمان سے منقول ہے کہ: رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کے در کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا۔

حدیث: ۴۳ أخبرنا محمد بن المثنّى قال: حدّثنا يحيى بن حمّاد قال: حدّثنا الوضاح قال: حدّثنا يحيى قال: حدّثنا عمرو بن ميمون قال: قال ابن عبّاس: وسدّ أبواب المسجد غير باب عليّ، فكان يدخل المسجد وهو جنب وهو طريقه ليس له طريق غيره.

ابن عباس کہتے ہیں: پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کے دروازہ کے علاوہ مسجد کے تمام دروازے بند کروا دیے اور وہ (علی علیہ السلام) مسجد میں جنابت کی حالت میں بھی آتے تھے. وہی ان کا راستہ تھا اور اس کے علاوہ ان کا کوئی راستہ نہیں تھا۔

حدیث: ۴۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۷۲؛ مسند احمد: ج ۲، ص ۲۶، ح ۴۷۹۷؛ فضائل احمد: ص ۵۰، ح ۸۷ و ص ۱۷۳، ح ۲۳۵؛ کتاب السنۃ: ص ۵۸۵، ح ۱۳۲۷؛ سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۳۹، ح ۳۷۲۷؛ اخبار القضاۃ: ج ۳، ۱۳۹؛ مناقب کوفی: ج ۲، ص ۳۵۸، ح ۹۵۲ و ص ۳۵۹، ح ۹۵۵ و ص ۳۶۲، ح ۹۵۷ و ۹۶۰؛ مسند ابی یعلی: ج ۹، ص ۳۵۲، ح ۵۶۰۱؛ مسند رویانی: ص ۱۶۷، ح ۳۱۱؛ الکنی والاسماء دولابی: ج ۱، ص ۱۵۰؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۲۳، ص ۳۷۴، ح ۸۸۳؛ مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۳۵؛ سنن کبری بیہقی: ج ۷، ص ۶۵۔۶۶؛ مناقب ابن مغازلی: ص ۲۵۷، ح ۳۰۵ و ص ۲۵۳، ح ۳۰۳ و ص ۲۶۱، ح ۳۰۹؛ تاریخ بغداد: ج ۷، ص ۲۰۵؛ مناقب خوارزمی: ص ۱۰۹، ح ۱۱۶؛ مقتل الحسین خوارزمی: ج ۱، ص ۶۲؛ کشف الاستار: ج ۳، ص ۱۹۵، ح ۲۵۵۲ و۔۔۔۔

نگاہ رسالتؐ میں علی علیہ السلام کی منزلت

حدیث: ۴۴ أخبرنا بشر بن هلال قال: حدّثنا جعفر (وهو ابن سليمان) قال: حدّثنا حرب بن شدّاد، عن قتادة، عن سعيد بن المسيّب، عن سعد بن أبي وقّاص قال: لمّا غزا رسول الله (ص) غزوة تبوک خلّف علياً بالمدينة، فقالوا فيه: ملّه وكره صحبته، فتبع [عليّ] النبيّ (ص) حتّى لحقه في الطريق فقال: يا رسول الله (ص)، خلّفتني في المدينة مع الذراري والنساء حتّى قالوا: ملّه وكره صحبته. فقال له النبيّ (ص):

((يا عليّ، انّما خلّفتک على أهلي، أما ترضى أن تكون منّي بمنزلة هارون من موسى غير انّه لا نبيّ بعدي))؟

سعد بن ابی وقاص سے نقل ہے کہ: جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے گئے تو حضرت علی علیہ السلام کو مدینہ میں چھوڑ دیا، لوگوں نے یہ اڑا دیا کہ آنحضرتؐ کو

حدیث: ۴۴۔ کتاب السنۃ: ص ۵۸۷، ح ۱۳۳۲ و ۱۳۳۳؛ مسند بزاز: ح ۱۰۷۶؛ مناقب کوفی: ج ۱، ص ۵۲۰، ح ۴۲۲ و ۴۳۳ و ۴۶۳ و ص ۵۲۲، ح ۴۵۸ و ۴۶۶ و ص ۵۲۳، ح ۴۶۷ و ۴۶۸؛ سنن کبری: ج ۵، ص ۴، ح ۸۱۳۸؛ مسند ابی یعلی: ج ۲، ص ۱۳۶، ح ۷۳۸؛ کامل ابن عدی: ج ۲، ص ۴۱۶، ح ۱۹۴؛ معجم اوسط طبرانی: ج ۵، ص ۱۳۶، ح ۴۲۶۰؛ تاریخ بغداد: ج ۱، ص ۳۲۴، ح ۲۲۷؛ مناقب ابن مغازلی: ص ۳۵، ح ۵۳۔

علی علیہ السلام سے ملال ہے اور وہ انھیں ساتھ نہیں رکھنا چاہتے، یہ سنتے ہی حضرت علی علیہ السلام جا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راستہ میں ملے اور عرض کی۔ اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے مجھے مدینہ میں عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ دیا جس کے سبب لوگ کہہ رہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی علیہ السلام کو اپنے ساتھ نہیں رکھنا چاہتے اور آنحضرتؐ ان سے رنجیدہ ہیں۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا: اے علی علیہ السلام میں تم کو اپنے اہل خانہ پر جانشین بنا کر آیا تھا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

حدیث: ۴۵ اخبرنا القاسم بن زكريا بن دينار قال: حدّثنا أبو نعيم قال: حدّثنا عبد السلام [بن حرب]، عن يحيى بن سعيد [الأنصاري]، عن سعيد بن المسيّب، عن سعد بن ابي وقّاص:

انّ النبيّ (ص) قال لعليّ: ((أنت منّي بمنزلة هارون من موسىٰ)).

سعد بن ابی وقاص سے منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کے لئے فرمایا: اے علی علیہ السلام تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔

حدیث: ۴۶ اخبرني زكريا بن يحيى قال: حدّثنا أبو مصعب [أحمد بن ابي بكر] انّ الدراوردي حدّثنا، عن محمد بن صفوان الجمحي، عن سعيد بن المسيّب [أنّه] سمع سعد بن ابي وقّاص يقول: قال رسول الله (ص) لعليّ: ((أما ترضى أن تكون منّي بمنزلة هارون من موسىٰ الا النبوّة)).

حدیث: ۴۵۔ مسند بزاز: ج ، ص ، ح؛ سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۴۱، ح ۳۷۳۱؛ مناقب کوفی: ج ۱، ص ۵۱۸، ح ۴۶۰؛ سنن کبری نسائی: ج ۵، ص ۴۴، ح ۸۱۳۹؛ معجم صغیر طبرانی: ج ۲، ص ۲۲، ح ۸۲۴؛ طبقات المحدثین: ج ۴، ص ۲۶۴، ح ۱۰۲۰؛ حلیۃ الاولیاء: ج ۷، ص ۱۹۶۔

حدیث: ۴۶۔ تاریخ کبیر: ج ۱، ص ۱۱۵، رقم ۳۳۳۔

سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی علیہ السلام کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی بس نبوت درمیان میں نہیں ہے۔

حديث: ۴۷ اخبرني زكريا بن يحيى قال: أخبرنا أبو مصعب، عن الدراوردي، عن هاشم بن هاشم، عن سعيد بن المسيّب، عن سعد قال:

لمّا خرج رسول الله (ص) الى تبوك خرج عليّ يشيعه فبكى و قال: يا رسول الله (ص)، أتتركني مع الخوالف؟! فقال النبيّ (ص) ((يا عليّ، أما ترضى ان تكون منّي بمنزلة هارون من موسىٰ الا النبوّة)).

سعد بن ابی وقاص سے منقول ہے: جس وقت رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک کے لئے روانہ ہوئے تو حضرت علی علیہ السلام رخصت کرنے کے لئے نکلے اس وقت آپ رونے لگے اور عرض کی یا رسول خداؐ آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے درمیان چھوڑے جا رہے ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا: اے علی علیہ السلام کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے، جو ہارونؑ کو موسیٰ سے تھی بس نبوت درمیان میں نہیں ہے۔

حديث: ۴۸ اخبرني اسحاق بن موسىٰ بن عبدالله بن موسىٰ بن عبدالله بن يزيد الأنصاري قال: حدّثنا داؤد بن كثير الرقّي، عن المنكدر، عن سعيد بن المسيّب، عن سعد: أنّ رسول الله (ص) قال لعليّ: ((أنت منّي بمنزلة هارون من موسىٰ الا أنّه لا نبيّ بعدي)).

سعد سے روایت ہے کہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا تم کو مجھ سے وہ نسبت ہے، جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی فرق یہ ہے۔ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

حدیث: ۴۷۔ حدیث نمبر ۴۶ و ۴۵ کے مآخذ۔

حدیث: ۴۸۔ تاریخ الرقہ: ص ۱۳۳، و ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۳۲۰، ح ۳۵۴۔

حدیث: ۴۹ اخبرني صفوان بن عمرو قال: حدّثنا أحمد بن خالد قال: حدّثنا عبدالعزيز بن[يعقوب بن]أبي سلمة الماجشون،عن محمد بن المنكدر: قال سعيدبن المسيّب : أخبرني ابراهيم بن سعد أنّه سمع أباه سعداً وهو يقول:

قال النبيّ(ص) لعليّ: ((أما ترضىٰ أن تكون منّي بمنزلة هارون من موسىٰ الا انّه لا نبوّة)).

قال سعيد: فلم أرض حتّى أتيت سعداً فقلت: شيئاً حدثني به ابنک عنک؟

قال: وما هو؟ و انتهرني،فقلت: أما على هذا فلا.

فقال: ما هو يا ابن أخي؟

فقلت: هل سمعت النبيّ(ص) يقول لعليّ كذا و كذا؟

قال: نعم (وأشار الى أذنيه) و الا فاستكتا ، لقد سمعته يقول ذالک.

سعید بن میتب کہتے ہیں کہ مجھے ابراہیم بن سعد نے خبر دی اور اس نے اپنے باپ سعد سے سنا ہے کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمھیں مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی فرق یہ ہے کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

حدیث:۴۹_فضائل احمد:ص۱۳۶،ح۲۰۱،ح۲۰۱؛صحیح مسلم:ج۴،ص۱۸۷۰،ح۲۴۰۴؛کتاب السنۃ: ص۵۸۷،ح۱۳۳۵؛مسند بزاز:ج؍ص ح۱۰۶۵؛مناقب کوفی:ج۱،ص۵۱۲،ح۴۳۵وص۵۲۲ و۵۲۳، ح۴۶۶و۴۶۷وص۵۳۴_۵۳۵، ح۴۸۳_۴۸۴؛سنن کبری نسائی: ج۵،ص۴۴، ح۸۱۴۰؛مسند ابی یعلی: ج۲،ص۸۶، ح۷۳۹وص۹۹، ح۷۵۵؛معجم شیوخ ابو یعلی:ص۲۳۰، ح۱۸۸؛الکنی والاسماء دولابی:ج۱،ص۱۹۲؛صحیح ابن حبان:ج۱۵،ص۳۶۹، ح۶۹۲۶؛مناقب ابن مغازلی:ص۲۷، ح۴۰_۴۲وص۳۴، ح۵۱؛أمالی طوسی:ص۲۲۷، ح۳۹۹؛مناقب خوارزمی: ص۱۳۳، ح۱۴۸؛ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق:ج۱،ص۳۲۷، ح۳۵۰وص۳۱۸، ح۳۵۱۔

سعید بن میتب کا بیان ہے کہ مجھے اطمینان نہ ہوا تو میں خود سعد کے پاس گیا اور دریافت کیا کہ تمھارے بیٹے نے مجھ سے کچھ بات (یہ حدیث) تمھاری زبانی نقل کی ہے کیا تم نے نبیؐ سے یہ حدیث سنی ہے؟ تو سعد نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کر کے کہا بیشک میں نے اس حدیث کو نبی کریمؐ سے انھیں کانوں کے ذریعہ سنا ہے اور اگر میں غلط کہہ رہا ہوں تو میرے کان بہرے ہو جائیں۔

حدیث: ۵۰ أخبرنا زكريا بن يحيى قال: حدّثنا [محمد بن عبدالملک بن محمد]ابن أبي الشوارب قال: حدّثنا حمّاد بن زيد،عن عليّ بن زيد، عن سعيد بن المسيّب،عن عامر بن سعد،عن سعد: أنّ النبيّ(ص) قال لعليّ: ((أنت منّي بمنزلة هارون من موسىٰ غير الا انّه لا نبيّ بعدي)). قال سعيد: فأحببت أن أشافه بذالک سعداً فأتيته فقلت: ما حديث حدثني به عنک عامر؟فادخل اصبعيه في أذنيه و قال: سمعت من رسول الله(ص) و الا فاستكتا.

عامر بن سعد نے سعد سے نقل کیا ہے کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علی علیہ السلام تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

سعید بن میتب کہتے ہیں کہ میں نے خود جا کر سعد سے پوچھا کہ عامر یہ کہہ رہا ہے تو سعد نے اپنی دونوں انگلیوں کو کانوں میں ڈال کر کہا، میں نے یہ حدیث رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے اور اگر نہ سنی ہو تو میرے کان بہرے ہو جائیں۔

حدیث:۵۰_مصنف عبد الرزاق: ج۱۱،ص۲۲۶، ح۲۰۳۹۰؛مسند احمد: ج۳،ص۱۱۴، ح۱۵۳۲؛ فضائل احمد:ص۵۱، ح۷۹؛کتاب السنۃ:ص۵۸۶، ح۱۳۳۲و۱۳۳۴؛مناقب کوفی: ج۱،ص۵۲۲، ح۴۶۵وص۵۲۳، ح۴۶۸؛موضح اوھام: ج۲،ص۴۶۴؛ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج۱، ص۳۰۹، ح۳۳۱و۳۳۴۔

حدیث: ۵۱ أخبرني محمد بن وهب قال: حدّثنا مسكين[ابن بكير] قال: حدّثنا شعبة ،عن عليّ بن زيد [بن جدعان] قال:

سمعت سعيد بن المسيّب يحدّث عن سعد: أنّ رسول الله(ص) قال لعليّ: ((أنت منّي بمنزلة هارون من موسىٰ)). فقال أوّل مرّة: رضيت رضيت،فسألته بعد ذالک فقال: بلى بلى.

سعید بن میتب نے سعد سے نقل کیا ہے کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمھیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی تو حضرت علی علیہ السلام نے پہلی ہی بار کہا "میں راضی ہوں میں راضی ہوں" پھر جب میں نے دوبارہ پوچھا تو عرض کی جی ہاں، جی ہاں۔[میں راضی ہوں]

حدیث: ۵۲ أخبرنا محمد بن بشار قال: حدّثنا محمد بن جعفر غندر قال: حدّثنا شعبة، عن سعد بن ابراهيم قال: سمعت ابراهيم بن سعد يحدّث عن أبيه،عن النبيّ(ص) أنه قال لعليّ: ((أما ترضى أن تكون منّي بمنزلة هارون من موسى))؟.

حدیث:۵۱۔مسند طیالسی: ج۱،ص۲۹، ح۲۱۳؛ مسند حمیدی: ج۱،ص۳۸، ح۷۱؛ طبقات ابن سعد: ج۳،ص۲۴؛ مسند احمد: ج۱،ص۹۷، ح۱۵۰۹ وص۸۳، ح۱۴۹۰ وص۱۴۴، ح۱۵۴۷؛ فضائل احمد: ص۵۲، ح۸۰؛ کتاب السنۃ: ص۵۸۸، ح۱۳۳۵؛ معجم کبیر طبرانی: ج۱، ص۱۴۸، ح۳۳۳؛ مناقب کوفی: ج۱،ص۵۰۱، ح۴۲۱، وص۵۱۳، ح۴۳۷ وص۵۳۳، ح۴۷۲؛ مسند ابو یعلی: ج۲، ص۵۷، ح۶۹۸ وص۶۶، ح۷۰۹؛ مسند شاشی: ج۱،ص۱۹۵، ح۱۴۸؛ کامل ابن عدی: ج۵، ص۱۹۹؛ حلیۃ الاولیاء: ج۷،ص۱۹۵؛ موضح اوہام: ج۲،ص۲۳۶؛ تاریخ بغداد: ج۴،ص۲۰۴، ح۱۸۹۰ وج۹،ص۳۶۴، ح۴۹۳۲۔

حدیث:۵۲۔مسند طیالسی: ج۱،ص۲۸، ح۲۰۵؛ مصنف ابن ابی شیبہ: ج۶،ص، ح۱۲؛ مسند احمد: ج۳، ص۹۵، ح۱۵۰۵؛ صحیح بخاری: ج۶،ص۳، ح۶؛ صحیح مسلم: ج۴،ص۱۸۷۱؛ سنن ابن ماجہ: ج۱، ص۴۲، ح۱۱۵؛ مناقب کوفی: ص۵۳۵، ح۴۷۵؛ سنن کبریٰ نسائی: ج۵،ص۴۴، ح۸۱۳۴؛ مسند ابو یعلی: ج۲،ص۷۳، ح۷۱۸؛ مناقب خوارزمی: ص۱۳۹، ح۱۵۷۔

ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے نقل کیا کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔

حدیث:۵۳ أخبرنا عبيد الله بن سعد بن ابراهيم بن سعد [البغدادي]قال: حدّثني عمّي[يعقوب] قال: حدّثنا أبي،عن [محمد] بن اسحاق قال: حدّثني محمد بن طلحة بن يزيد بن رُكانة ،عن ابراهيم بن سعد بن ابي وقاص ،عن أبيه سعد:

انّه سمع النبيّ (ص) يقول لعليّ حين خلّفه في غزوة تبوک على أهله: ((الا ترضى أن تكون منّي بمنزلة هارون من موسىٰ الا أنّه لا نبيّ بعدي)).

سعد سے منقول ہے: کہ جب رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے روانہ ہوئے اور امام علی علیہ السلام کو اپنے گھر والوں پر سرپرست بنا کر چھوڑا تو میں نے رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اے علی کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمھیں مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

حدیث:۵۴ أخبرنا محمد بن المثنى قال: حدّثنا ابو بكر الحنفي [عبدالكبير بن عبدالمجيد]قال: حدّثنا بكير بن مسمار قال: سمعت عامر بن سعد يقول:

قال معاوية لسعد بن أبي وقّاص: ما منعک أن تسبّ عليّ بن ابي طالب؟ قال: لا أسبّه ما ذكرت ثلاثاً قالهنّ رسول الله(ص) لأن تكون لي(قال) واحدة [منهنّ]أحبّ اليّ من حُمر النعم:

حدیث:۵۳۔سیرہ ابن ہشام: ج۳،ص۲۵۰؛ کتاب السنۃ: ص۵۸۶، ح۱۳۳۱ و۱۳۳۲؛ مسند بزاز: ج۳،ص۳۲، ح۱۱۹۳؛ مسند شاشی: ج۱،ص۱۸۶، ح۱۳۳؛ مسند ابی یعلی: ج۲،ص۱۳۴، ح۸۰۹، مسند دورقی: ص۱۳۹، ح۸۰؛ مسند شاشی: ج۱،ص۱۸۶، ح۱۳۳؛ تہذیب الکمال: ج۲۵،ص۴۲۳

لا أسبّه ما ذكرت حين نزل عليه الوحي فأخذ علياً و ابنيه و فاطمة فادخلهم تحت ثوبه ثمّ قال: ((اللهم هؤلاء أهلي وأهل بيتي)).

ولا اسبّه[ما ذكرت] حين خلّفه في غزوة غزاها قال[عليّ]: خلّفتني مع الصبيان والنساء؟ قال: ((أو لا ترضى أن تكون منّي بمنزلة هارون من موسىٰ الا أنّه لا نبوّة [بعدي])).

ولا أسبّه ما ذكرت يوم خيبر حين قال رسول الله(ص) :((لأعطينّ هذه الراية رجلاً يحبّ الله ورسوله،[ويحبّه الله ورسوله]ويفتح الله على يديه)). فتطاولنا فقال: ((أين عليّ)) ؟ فقالوا : هو أرمد.فقال: ((ادعوه)). فدعواه فبصق في عينيه ثمّ أعطاه الراية ففتح الله عليه.

[قال]: والله ما ذكره معاوية بحرف حتّى من المدينة.

عامر بن سعد سے منقول ہے کہ: معاویہ نے سعد بن ابی وقاص سے کہا تم علی ابن ابیطالب علیہما السلام کو برا بھلا کیوں نہیں کہتے اس نے جواب دیا: جب تک رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تین حدیثیں مجھے یاد رہیں گی میں انھیں برا بھلا نہیں کہہ سکتا، اگر ان تینوں میں سے کوئی ایک بھی میرے حق میں ہوتی تو وہ میرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہوتی۔

میں انھیں برا نہیں کہہ سکتا جب تک مجھے یہ یاد رہے گا کہ جب رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام علی، جناب فاطمہ، امام حسن، اور امام حسین (علیہم السلام) کو ایک چادر کے نیچے جمع کیا اور فرمایا: پروردگارا یہی میرے اہلبیت ہیں۔

میں انھیں برا نہیں کہہ سکتا جب تک مجھے یاد رہے گا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک پر جارہے تھے اور حضرت علی علیہ السلام کو مدینہ میں چھوڑا تو آپ نے عرض کی

حدیث:۵۴۔حدیث نمبر ۵۱ کے مآخذ۔

اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے بچوں اور عورتوں کے ساتھ چھوڑے جارہے ہیں اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمھیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔

میں انھیں برا نہیں کہہ سکتا جب تک مجھے یہ یاد رہے گا کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے دن ارشاد فرمایا: میں یہ علم اس مرد کو دوں گا جسے خدا اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیارا ہو اور وہ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیارا ہو اللہ اس کے ہاتھوں پر فتح دے گا ہم سب نے علم لینے کی تمنا کی لیکن حضرت نے پوچھا علی علیہ السلام کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ ان کی آنکھوں میں درد ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاؤ، لوگ علی علیہ السلام کو لے آئے تو آنحضرتؐ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور علم عطا کیا پس اللہ نے انھیں فتح دی؛ خدا کی قسم اس کے بعد معاویہ نے اس سے کچھ نہ کہا یہاں تک کہ وہ مدینہ سے چلا گیا۔

حدیث ۵۵ أخبرنا محمد بن بشار قال: حدثنا محمد[بن جعفر غندر]قال: حدثنا شعبة [بن الحجاج]،عن الحكم [بن عتيبة] ،عن مصعب بن سعد ،عن سعد قال: خلّف النبيّ(ص) عليّ بن ابي طالب في غزوة تبوك فقال: يا رسول الله(ص) تخلّفني في النّساء والصبيان؟! فقال:((أما ترضى أن تكون منّي بمنزلة هارون من موسىٰ غير انّه لا نبيّ بعدي))؟

حدیث:۵۵۔مسند طیالسی: ص۲۹، ح۲۰۹؛ مصنف ابن ابی شیبة: ج۶، ص۳۶۹، ح۳۲۰۶۵؛ مسند احمد: ج۳، ص۱۳۶، ح۱۵۸۳؛ صحیح بخاری: ج۶، ص۳، ح۳؛ صحیح مسلم: ج۴، ص۳۱، ح۲۲۰۴؛ مناقب کوفی: ج۱، ص۵۱۳، ح۴۳۸ و ج۲، ص۵۶۹، ح۱۱۰۳؛ مسند ابو یعلی: ج۱، ص۲۸۵، ح۳۴۴؛ صحیح ابن حبان: ج۱۵، ص۳۷۰، ح۶۹۲۷؛ مشکل الآثار طحاوی: ج۲، ص۲۱۳، ح۱۹۰۳؛ سنن بیہقی: ج۹، ص۴۰؛ تاریخ بغداد: ج۱۱، ص۴۳۲؛ مناقب ابن مغازلی: ص۳۱، ح۴۸ و ص۱۸۳، ح۲۱۹؛ شرح السنۃ بغوی: ج۱۴، ص۱۱۳، ح۳۹۰۷؛ مناقب خوارزمی: ص۱۵۷، ح۱۸۷۔

سعد سے منقول ہے کہ رسول اسلام ﷺ امام علیؑ کو غزوہ تبوک میں نہیں لے گئے تو امام علیؑ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ اے رسول خدا ﷺ آپ مجھے بچوں اور عورتوں کے ساتھ چھوڑے جا رہے ہیں اس وقت آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی بس فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

حدیث:۵۶ أخبرنا الحسن بن اسماعيل بن سليمان [المصيصي المجالدي] قال: أخبرنا المطلب [بن زياد]، عن ليث [بن أبي سليم]، عن الحكم [بن عتيبة]، عن عائشة بنت سعد، عن سعد: أنّ رسول الله (ص) قال لعليّ في غزوة تبوک: ((أنت منّي بمنزلة هارون من موسىٰ الا أنّه لا نبي بعدي)).

عائشہ بنت سعد، سعد سے نقل کرتی ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر امام علیؑ سے فرمایا: (اے علیؑ) تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

حدیث:۵۷ أخبرني زكريّا بن يحيى قال: أخبرنا أبو مصعب [أحمد بن أبي بكر]، عن [عبدالعزيز بن محمد] الدراوردي، عن الجعيد [بن عبدالرحمن]، عن عائشة، عن أبيها: أنّ عليّاً خرج مع النبيّ (ص) حتّى جاء ثنية الوداع يريد غزوة تبوک و عليّ يشتكي وهو يقول: أتخلفني مع الخوالف؟ فقال النبيّ (ص): ((أما ترضى أن تكون منّي بمنزلة هارون من موسى الا النبوّة))؟

حدیث:۵۶۔ کتاب السنۃ: ص۵۸۷، ح۱۳۳۹؛ مسند بزاز: ج۳، ص۳۸، ح۱۲۰۰؛ علل الحدیث رازی: ج۲، ص۳۸۹، ح۲۶۸۰؛ تاریخ بغداد: ج۸، ص۵۳۔

حدیث:۵۷۔ مسند احمد: ج۳، ص۲۶، ح۱۳۶۳؛ فضائل احمد: ح۲۸؛ کتاب السنۃ ابن ابی عاصم: ص۵۸۷، ح۱۳۳۰؛ مناقب کوفی: ج۱، ص۵۳۵، ح۴۷۳؛ مناقب ابن مغازلی: ص۳۶، ح۵۵؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج۱، ص۳۵۲، ح۳۸۶ و۳۸۷ وص۳۵۵، ح۳۹۱ و۳۸۲؛ فرائد السمطین: ج۱، ص۱۳۶۔

عائشہ اپنے باپ سعد سے نقل کرتی ہے: کہ رسول اسلام ﷺ غزوہ تبوک کے لئے نکلنا چاہتے تھے تو امام علیؑ آنحضرت ﷺ کے ساتھ نکلے، رخصت کرتے وقت حضرت علیؑ نے آپؐ سے شکوہ کرتے ہوئے عرض کیا: کہ کیا آپؐ مجھے بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کے ساتھ چھوڑے جا رہے ہیں اس وقت آنحضرتؐ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہارا ربط مرے ساتھ وہی ہے جو ہارونؑ کو موسیٰ سے تھا سوائے نبوت کے (یعنی فقط نبوت درمیان میں نہیں ہے)۔

حدیث:۵۸ أخبرنا الفضل بن سهل قال: حدّثنا أبو أحمد الزبيري قال: حدّثنا عبدالله بن حبيب بن أبي ثابت، عن حمزة بن عبدالله [بن عمر بن الخطّاب]، عن أبيه، عن سعد قال:

خرج رسول الله (ص) في غزوة تبوک و خلّف عليّاً فقال له: أتخلفني؟ فقال له: ((أما ترضى أن تكون منّي بمنزلة هارون من موسىٰ الا أنّه لا نبيّ بعدي)).

سعد سے منقول ہے کہ: رسول اسلام ﷺ امام علیؑ کو چھوڑ کر غزوہ تبوک کے لئے نکلے تو حضرت علیؑ نے عرض کیا: کہ کیا آپ ﷺ مجھے چھوڑ کر جا رہے ہیں اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

حدیث:۵۹ أخبرنا القاسم بن زكريّا بن دينار قال: حدّثنا أبو نعيم قال: حدّثنا فطر، عن عبدالله بن شريک، عن عبدالله بن الرقيم الكناني، عن سعد بن أبي وقّاص: أنّ النبيّ (ص) قال لعليّ: ((أنت منّي بمنزلة هارون من موسىٰ)).

حدیث:۵۸۔ مسند احمد: ج۳، ص۱۵۵، ح۱۶۰۰؛ تاریخ کبیر بخاری: ج۳، ص۱۷۹/۳۸؛ کتاب السنۃ: ص۵۸۶، ح۱۳۳۳؛ مناقب کوفی: ج۱، ص۵۳۸، ح۴۷۵؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج۱، ح۴۰۳ وص۳۰۷_۳۰۸، ح۳۴۷_۳۳۸ وص۳۳۴، ح۳۶۶ وص۳۳۳، ح۳۷۷۔

حدیث:۵۹۔ طبقات ابن سعد: ج۳، ص۲۴؛ کتاب السنۃ: ص۵۹۵، ح۱۳۸۴ وص۵۹۶، ح۱۳۸۵؛ مناقب کوفی: ج۲، ص۳۶۲۲، ح۹۶۱۔

سعد بن ابی وقاص سے نقل ہے کہ: رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام علی علیہ السلام سے فرمایا: تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔

حديث: ٦٠ أخبرنا محمد بن يحيى قال: حدّثنا علي بن قادم قال: حدّثنا اسرائيل، عن عبدالله بن شريك، عن الحارث بن مالك قال: قال سعد بن مالك:

أنّ رسول الله (ص) غزا على ناقته الجدعاء وخلّف عليّاً فجاء عليّ حتّى أخذ بغرز الناقة فقال: يا رسول الله (ص) زعمت قريش انك انما خلّفتني انك استثقلتني وكرهت صحبتي! وبكى عليّ، فنادى رسول الله (ص) في النّاس: ((ما منكم احد الا وله حامة، يابن أبي طالب اما ترضى أن تكون منّي بمنزلة هارون من موسىٰ الا انّه لا نبيّ بعدي)). قال عليّ: رضيت عن الله و عن رسوله (ص).

سعد بن مالک نے کہا: رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ناقہ پر جس کا نام (جدعاء) تھا سوار ہو کر (غزوہ تبوک کے لئے) روانہ ہوئے اور امام علی علیہ السلام کو اپنے ساتھ نہیں لیا پس حضرت علی علیہ السلام آئے اور آپؑ نے مہار ناقہ تھام کر (پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے) عرض کیا قریش کا یہ خیال ہے کہ آپؐ نے مجھے اس لئے چھوڑا ہے کہ میں آپ کے لئے بوجھ ہو گیا ہوں اور میری ہمراہی آپ کو گوارا نہیں ہے یہ کہہ کر آپ رونے لگے اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس کا کوئی خاص دوست نہ ہو" اے ابوطالبؑ کے فرزند کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمھیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی بس فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے (اس پر) امام علی علیہ السلام نے فرمایا: میں خدا اور اس کے رسولؐ سے راضی ہوں۔

حدیث: ۶۰۔ مصنف ابن ابی شیبۃ: ج ۶، ص ۳۶۹، ح ۱۵ (۳۲۰۶۹)؛ مناقب کوفی: ج ۱، ص ۵۳۸، ح ۴۸۹؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۱، ص ۱۴۸، ح ۳۳۳؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۳۵۶، ح ۳۹۳ و ص ۳۵۷، ح ۳۹۴ و ص ۳۵۸، ح ۳۹۶۔ ۳۹۷۔

حديث: ٦١ أخبرنا عمرو بن عليّ [الصيرفي الفلاس] قال: حدّثنا يحيى (يعني ابن سعيد [القطّان]) قال: حدّثنا موسى [بن عبدالله] الجهني قال:

دخلت على فاطمة ابنة عليّ فقال لها رفيقي [أبو مهل]: هل عندك شيء عن والدك مثبت؟ قالت: حدّثني أسماء بنت عميس: أنّ رسول الله (ص) قال لعليّ: ((انت منّي بمنزلة هارون من موسىٰ الا أنّه لا نبيّ بعدي)).

موسیٰ بن عبداللہ جہنی سے روایت ہے، اس نے کہا کہ میں اپنے دوست ابومہل کے ہمراہ فاطمہؑ بنت علی علیہ السلام کی خدمت میں گیا میرے دوست ابومہل نے دریافت کیا کہ کیا آپ کو اپنے باپ کی کوئی فضیلت یاد ہے تو آپ نے فرمایا: مجھ سے اسماء بنت عمیس نے بیان کیا ہے کہ رسول اسلامؐ نے امامؑ سے فرمایا: اے علی علیہ السلام تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

حديث: ٦٢ أخبرنا أحمد بن سليمان قال: حدّثنا جعفر بن عون، عن موسى الجهني قال:

أدركت فاطمة ابنة عليّ وهي ابنة ثمانين سنة فقلت لها: تحفظين عن ابيک شيئاً؟

قالت: لا، ولكنّي اخبرتني أسماء بنت عميس أنّها سمعت رسول الله (ص) يقول: ((يا عليّ، انت منّي بمنزلة هارون من موسىٰ الا انّه ليس بعدي نبيّ)).

حدیث: ۶۱۔ مصنف ابن ابی شیبۃ: ج ۶، ص ۳۶۹، ح ۱۳ (۳۲۰۶۷)؛ مسند احمد: ج ۶، ص ۳۶۹ و ۴۳۸؛ فضائل احمد: ص ۹۵، ح ۱۴۲؛ کتاب السنۃ: ص ۵۸۸، ح ۱۳۳۶؛ مناقب کوفی: ج ۱، ص ۵۴۰، ح ۴۷۹ و ۴۸۰؛ سنن کبری نسائی: ج ۵، ص ۴۴، ح ۸۱۴۳؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۲۴، ص ۱۴۶۔ ۱۴۷، ح ۳۸۴۔ ۳۸۹؛ تاریخ بغداد: ج ۱۲، ص ۳۲۳ و ج ۳، ص ۴۰۶؛ استیعاب: ج ۳، ص ۱۰۹۷۔
حدیث: ۶۲۔ تاریخ الثقات عجلی: ص ۵۲۲، ح ۲۱۰۶؛ مناقب کوفی: ج ۱، ص ۵۰۲، ح ۴۲۲؛ معجم شیوخ: ج ۱، ص ۲۵۲، ح ۱۰۰۸؛ تاریخ بغداد: ج ۱۰، ص ۴۳؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۳۸۶، ح ۴۴۸ و ص ۳۸۷، ح ۴۴۹؛ تہذیب الکمال: ج ۳۵، ص ۲۶۳۔

موسیٰ جہنی کا بیان ہے کہ میں نے فاطمہ بنت علی علیہ السلام سے ملاقات کی اس وقت ان کی عمر (۸۰) برس کی تھی میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو اپنے بابا کی کوئی فضیلت یاد ہے فرمایا: نہیں لیکن اسماء بنت عمیس نے مجھے خبر دی ہے کہ میں نے رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے اے علی علیہ السلام تمھیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

حدیث: ۶۳ اخبرنا احمد بن عثمان بن حکیم الأودي قال: حدّثنا ابو نعيم قال: حدّثنا حسن (وهو ابن صالح) عن موسى الجهني، عن فاطمة بنت عليّ، عن اسماء بنت عميس: انّ رسول الله (ص) قال لعليّ: ((أنت منّي بمنزلة هارون من موسى الا انّه ليس بعدي نبيّ)).

اسماء بنت عمیس سے نقل ہے کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام علی علیہ السلام سے فرمایا: تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی بس فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

حدیث: ۶۴ اخبرنا محمد بن يحيى بن عبدالله النيسابوري و احمد بن عثمان بن حكيم (واللفظ لمحمد) قالا: حدّثنا عمرو بن طلحة قال: حدّثنا اسباط [بن نصر]، عن سماک [بن حرب]، عن عكرمة، عن ابن عبّاس:

انّ عليّاً كان يقول في حياة رسول الله (ص): انّ الله يقول: ﴿أفئن مات او قتل انقلبتم على أعقابكم ومن ينقلب﴾ [آل عمران/ ۱۴۴] والله لا ننقلب على أعقابنا بعد اذ هدانا الله، و الله لئن مات أو قتل لأقاتلنّ على ما قاتل عليه حتّى مات، والله انّي لأخوه ووليّه ووارثه وابن عمّه، ومن أحقّ به منّي؟

حدیث: ۶۳ـ فضائل احمد: ص ۱۳۶، ح ۲۱۳؛ مناقب کوفی: ج ۱، ص ۵۲۹، ح ۴۶۳ و ص ۵۳۰، ح ۴۶۴؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۲۴، ص ۱۳۶، ح ۳۸۴؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۳۸۶، ح ۴۳۷۔

حدیث ۶۴ـ فضائل احمد: ص ۱۲۶، ح ۲۳۲؛ تفسیر فرات کوفی: ص ۹۶، ح ۸۰؛ مناقب کوفی: ج ۱، ص

ابن عباس سے منقول ہے کہ حضرت علی علیہ السلام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں فرمایا کرتے تھے کہ خداوند عالم کا ارشاد ہے کہ ''ہمارا رسولؐ وفات پائے یا قتل کر دیا جائے تو کیا تم لوگ الٹے پاؤں پلٹ جاؤ گے...'' خدا کی قسم ہم ہرگز نہ پلٹیں گے جب کہ خدا ہماری ہدایت کر چکا ہے خدا کی قسم اگر رسول خداؐ فوت ہو گئے یا قتل کئے گئے تو یقیناً میں بھی اس بات پر جنگ کروں گا جس پر آنحضرتؐ پوری زندگی کفار سے جنگ کرتے ہوئے جاں بحق ہوئے بیشک میں ہی ان کا بھائی، ولی، وارث، اور چچا کا بیٹا ہوں اور مجھ سے زیادہ ان کا حقدار کون ہے؟

حديث: ۶۵ اخبرنا الفضل بن سهل قال: حدّثني عفان بن مسلم قال: حدّثنا ابو عوانة، عن عثمان بن المغيرة، عن أبي صادق، عن ربيعة بن ناجد:

انّ رجلاً قال لعليّ: يا أمير المومنين لم ورثت ابن عمّک دون عمّک؟

قال: جمع رسول الله (ص) (أو قال: دعا رسول الله (ص)) بني عبدالمطّلب، فصنع لهم مدّاً من طعام، قال: فأكلوا حتّى شبعوا وبقي الطعام كما هو كانّه لم يمس، ثمّ دعا بغمرٍ فشربوا حتّى رووا و بقي الشراب كانّه لم يمس أو لم يشرب، فقال: ((يا بني عبدالمطّلب، انّي بعثت اليكم بخاصة و الى النّاس بعامة، وقد رأيتم في من هذه الآية ما قد رأيتم، فأيّكم يبايعني على أن يكون أخي وصاحبي ووارثي [ووزيري])؟

فلم يقم اليه احد، فقمت اليه و كنت أصغر القوم [سنّاً] فقال: ((اجلس)). ثمّ قال ثلاث مرّات كلّ ذالک اقوم اليه فيقول:

۴۳، ص ۳۳۹، ح ۲۶۸ و ص ۳۵۸، ح ۲۸۹؛ امالی محاملی: ج ۱، ص ۸۶ (ب)؛ تفسیر ابن ابی حاتم: ج ۲، ص ۷۵؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۱، ص ۱۰۷، ح ۱۷۶؛ مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۲۶؛ معرفۃ الصحابۃ: ج ۱، ص ۲۳؛ امالی طوسی: ص ۵۰۲، ح ۱۰۹۹؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۱۴۷، ح ۱۶۳؛ فرائد السمطین: ج ۱، ص ۲۲۴، باب ۴۴؛ ریاض النضرۃ: ج ۲، ص ۳۰۰۔

((اجلس)) حتّی کان في الثالثة ضرب بیده علی یدي
ثمّ قال: [((أنت أخي و صاحبي ووارثي ووزیري))].
فبذالک ورثت ابن عمّي دون عمّي.

ربیعہ بن ناجد سے منقول ہے: کہ ایک شخص نے امام علی علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ اپنے چچا کے ہوتے ہوئے اپنے چچازاد بھائی کے وارث کیوں کر ہو گئے تو آپ نے فرمایا: کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اولاد عبد المطلب کو جمع کیا اور ان کے لئے ایک مد کھانا تیار کیا لوگوں نے کھانا کھایا یہاں تک کہ سب کے سب سیر ہو گئے اور کھانا ویسا ہی بچا رہا جیسے کسی نے کھایا ہی نہ ہو پھر شربت منگوایا سب نے پیا اور سیراب ہو گئے مگر شربت پورا کا پورا بچا رہا جیسے کسی نے منہ ہی نہ لگایا ہو۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اولاد عبد المطلب میں خدا کی طرف سے دنیا کے تمام لوگوں پر عموماً اور تم پر خصوصاً رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور جو کچھ تم نے مجھ سے ظاہر ہونے والے معجزہ کو دیکھا جو تم نے پہلے نہیں دیکھا تھا پس تم میں سے کون ہے جو اس وعدہ پر میری بیعت کرے کہ وہی میرا بھائی، ساتھی، وارث اور وزیر ہوگا، یہ سن کر مجمع خاموش رہا اور کوئی بھی نہ اٹھا پس میں اٹھ کھڑا ہوا جب کہ میں سب سے زیادہ چھوٹا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بیٹھا دیا اور تین بار اسی طرح فرمایا اور ہر بار میں ہی اٹھتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے بیٹھا دیتے تھے تیسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے کر فرمایا: تم ہی میرے بھائی، ساتھی، وارث اور وزیر ہو یہی وجہ ہے کہ میں اپنے چچا کے ہوتے ہوئے اپنے چچازاد بھائی کا وارث ہوں۔

حدیث:۶۵۔ مسند احمد: ج ص ، ح ۱۳۷۱؛ فضائل احمد: ص ۱۸۲، ح ۳۴۴؛ الکشف والبیان: ج ۷، ص ۱۸۲، ذیل آیہ ۲۱۴ سورہ شعراء؛ تاریخ طبری: ج ۲، ص ۳۲۱؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۹۷، ح ۱۳۳۔

حدیث: ۶۶ أخبرني زکریا بن یحیی قال: حدّثنا عثمان [بن أبي شیبة] قال: حدّثنا عبدالله بن نمیر قال: حدّثنا مالک بن مغول، عن الحارث بن حصیرة، عن أبي سلیمان الجهني قال:
سمعت علیّاً علی المنبر یقول:
((أنا عبدالله و أخو رسوله(ص) لا یقولها [غیري] إلا کذّاب مفتري)).
فقال رجل: أنا عبدالله و أخو رسوله(ص) [مستهزءاً]، فخنق فحمل.

ابو سلیمان جہنی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں ہی بندۂ خدا اور اس کے رسول کا بھائی ہوں اور یہ دعویٰ میرے علاوہ کوئی اور نہیں کرے گا مگر یہ کہ وہ جھوٹا ہوگا۔ اس وقت ایک شخص نے مذاق اڑاتے ہوئے کہا میں (بھی) عبد اللہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں یہ کہتے ہی اس کا گلا گھٹ گیا اور اسے اٹھا کر لے جایا گیا۔

حدیث:۶۶۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۱، ص ۳۶۹؛ مناقب کوفی: ج ۱، ص ۳۰۸، ح ۲۲۰، ص ۳۲۹، ح ۲۵۷ و ص ۳۴۷، ح ۲۷۶؛ کامل ابن عدی: ج ۲، ص ۷

علی علیہ السلام مجھ سے ہیں اور میں علی علیہ السلام سے

حدیث:۶۷ اخبرنا بشر بن هلال، عن جعفر بن سليما، عن يزيد الرشک، عن مطرّف بن عبدالله، عن عمران بن حصين قال:

قال رسول الله (ص): ((انّ عليّاً منّي و أنا منه و [هو] وليّ كلّ مؤمن [بعدي])).

عمران بن حصین کا بیان ہے کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام مجھ سے ہیں اور میں علی علیہ السلام سے ہوں اور وہ میرے بعد تمام مومنین کے ولی ہیں۔ [۱]

حدیث:۶۸ اخبرنا احمد بن سليمان قال: حدّثنا زيد بن حباب قال: حدّثنا شريک [بن عبدالله] قال: حدّثنا أبو اسحاق [السبيعي] قال: حدّثني

حدیث:۶۷۔ مناقب ابن مغازلی: ص ۲۲۹، ح ۲۷۶؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۳۱۱، ح ۳۸۵۔

[۱] ان حدیثوں میں لفظ "ولی" کے معنی، حاکم، سرپرست، رہبر، اور پیشوا کے ہیں۔ دوست اور مددگار کے معنی نہیں ہیں۔ اس لئے کہ علی علیہ السلام ہمیشہ چاہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانے میں چاہے آنحضرت کے بعد مومنین کے مددگار تو رہے ہی ہیں۔

اور ان حدیثوں میں رسول خدا [صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم] کے بعد ولی مومنین کا ذکر آیا ہے لہذا یہاں پر ولی کے معنی عمومی نہیں بلکہ خصوصی ہیں یعنی سرپرست، رہبر اور حاکم ورنہ وفات رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد پر کوئی خصوصیت نہ ہوگی۔

حبشي بن جنادة السلولي قال: سمعت رسول الله (ص) يقول: ((عليٌّ مني وانا منه)).

حبشی بن جنادہ سلولی کا بیان ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: علیؑ مجھ سے ہیں اور میں علی علیہ السلام سے ہوں"۔

حدیث: ۶۹ أخبرنا أحمد بن سليمان قال: حدّثنا عبدالله [بن موسى] قال: حدّثنا اسرائيل [بن يونس]، عن أبي اسحاق، عن البراء قال: قال رسول الله (ص) لعليّ: ((أنت منّي و أنا منک)). ورواه القاسم بن يزيد الجرمي، عن اسرائيل، عن أبي اسحاق، عن هبيرة وهاني، عن عليّ.

براء سے منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام علی سے علیہ السلام فرمایا: (اے علی علیہ السلام) تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

اس حدیث کو قاسم ابن یزید جرمی نے اسرائیل سے اس نے ابو اسحاق سے، اس نے ہبیرہ و ہانی اور انھوں نے امام علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔

حدیث: ۷۰ اخبرنا أحمد بن حرب قال: حدّثنا القاسم [بن يزيد] قال: حدّثنا اسرائيل [بن يونس]، عن أبي اسحاق، عن هبيرة بن يريم وهاني بن هاني، عن عليّ قال: لمّا صدرنا من مكّة اذا ابنة حمزة تنادي: يا عم يا عم، فتناولها عليّ فأخذها فقال لفاطمة: دونک ابنة عمّک. فحملتها، فاختصم فيها عليّ وجعفر وزيد، فقال عليّ: أنا أحق بها وهي ابنة عمّي. وقال جعفر: ابنة عمّي و خالتها تحتي. وقال: زيد: بنت أخي. فقضى بها رسول الله (ص) لخالتها

حدیث: ۶۸۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۲، ص ۳۶۸، ح ۳۲۰۶۲؛ مسند احمد: ج ۴، ص ۱۶۴۔۱۶۵؛ فضائل احمد: ص ۸۹، ح ۱۳۲ و ص ۹۷، ح ۱۳۵؛ سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۵۷؛ کتاب السنۃ: ص ۵۸۴، ح ۱۳۲۰؛ سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۳۵۔۶۳۶، ح ۳۷۱۹؛ المعرفۃ والتاریخ: ج ۲، ص ۶۲۵؛ مناقب کوفی: ج ۱، ص ۳۹۶۔۳۹۸، ح ۳۰۷۔

حدیث ۶۹: سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۳۵، ح ۳۷۱۶۔

وقال: ((الخالة بمنزلة الأمّ)). وقال لعليّ: ((أنت منّي و أنا منک)). وقال لجعفر: ((أشبهت خَلقي و خُلقي)). وقال لزيد: ((يا زيد أنت أخونا و مولانا)).

ہانی ابن ہانی نے امام علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپؑ بیان فرماتے ہیں: جب ہم مکہ سے مدینہ جانے کے لئے آگے بڑھے تو جناب حمزہ کی بیٹی چچا چچا پکارتی ہوئی آئی امام نے انھیں اٹھالیا اور جناب فاطمہؑ سے فرمایا یہ تمھاری چھوٹی چچا زاد بہن ہیں تو جناب فاطمہؑ نے انھیں گود میں لے لیا اب ان کی پرورش کے سلسلہ میں امام علی علیہ السلام جعفر اور زید کے درمیان اختلاف ہوا۔

امام علی علیہ السلام نے فرمایا: میں ان کی پرورش کا زیادہ حق دار ہوں یہ میرے چچا کی بیٹی ہیں۔

جعفر نے کہا یہ میرے چچا کی بیٹی ہیں اور ان کی خالہ میری بیوی ہیں اور زید نے کہا: میرے بھائی کی بیٹی ہیں۔

الغرض رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ ان کی پرورش کا حق ان کی خالہ کو ہے اس لئے کہ خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: تم مجھ سے اور میں تم سے ہوں، اور جعفر سے فرمایا: تم صورت و سیرت میں میرے مشابہ ہو اور زید سے فرمایا: کہ تم ہم سب کے بھائی اور مددگار رہو۔

حدیث: ۷۰۔ طبقات کبری: ج ۴، ص ۳۶؛ مسند ابن راہویہ: ج ۳، ص ۲۶۷؛ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۲، ص ۳۶۸، ح ۵ و ۸ و ص ۳۷۱، ح ۲۶؛ سنن ابن ابی داود: ج ۲، ص ۲۸۴، ح ۲۲۸۰؛ مسند ابویعلی: ج ۱، ص ۴۰۱، ح ۵۲۶ و ص ۴۲۱، ح ۵۵۳؛ مشکل الآثار: باب ۴۸۲، ح ۳۳۵۲۔۳۳۵۵؛ صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۵۲۰، ح ۷۰۴۶؛ سنن کبری بیہقی: ج ۸، ص ۵۔۶؛ تاریخ بغداد: ج ۴، ص ۱۴۰؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۱۳۹، ح ۱۷۳۔

علی علیہ السلام نفس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیث: ۱۷ أخبرنا العبّاس بن محمد قال: حدّثنا الأحوص بن جوّاب قال: حدّثنا يونس بن أبي اسحاق، عن أبي اسحاق، عن زيد بن يثيع، عن أبي ذرّ قال:

قال رسول الله(ص): لينتهينّ بنو وليعة او لأبعثنّ اليهم رجلاً كنفسي، ينفذ فيهم امري، فيقتل المقاتلة، و يسبي الذرّيّة)) .

فما راعني الا و كفّ عمر في حجزتي من خلفي[قال]: من يعني؟ فقلت: ما اياك يعني ولا صاحبك. قال: فمن يعني؟ قلت: خاصف النعل. قال: وعليّ يخصف نعلاً.

جناب ابوذر بیان کرتے ہیں: کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بنو ولیعہ ہوش میں آجائیں ورنہ ان کی طرف ایسے شخص کو بھیجوں گا جو میری جان کی طرح ہے اس کی صفت یہ ہے کہ وہ میرا حکم ان پر نافذ کرے گا اور اگر وہ نہ مانے تو ان کے جنگجو جوانوں کو قتل کردے گا اور ان کی ذریت کو قیدی بنالے گا جناب ابو ذر کہتے ہیں

حدیث: ۱۷۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۷۷، ح ۳۲۱۲۸؛ فضائل احمد: ص ۵۹، ح ۹۰؛ مناقب کوفی: ج ۱، ص ۳۶۱، ح ۲۶۳۔

میں حیرت میں تھا، اتنے میں عمر نے میری کمر تھپتھپا کر پوچھا کہ وہ کون شخص ہے؟ میں نے کہا اس سے مراد نہ تو تم ہو اور نہ ہی تمہارا ساتھی (ابوبکر) تو عمر نے کہا پھر وہ کون ہے؟ تو میں نے کہا: وہ جو جوتے سی رہا ہے، اس وقت امام علی علیہ السلام جوتے سی رہے تھے۔

علی علیہ السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صفی اور امین

حديث: ۷۲ أخبرنا زكريا بن يحيى قال: حدّثنا [محمد بن يحيى] ابن أبي عمر و أبو مروان [محمد بن عثمان بن خالد] قالا: حدّثنا عبدالعزيز [بن محمد الدراوردي]، عن يزيد بن عبدالله بن [أسامة بن] الهاد، عن محمد بن نافع بن عجير، عن عليّ قال: قال رسول الله (ص): ((أما أنت يا عليّ فصفيّي و أميني)).

محمد بن نافع بن عجیر نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ امام علی علیہ السلام بیان فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی علیہ السلام تم میرے منتخب (صفی) اور امانتدار ہو۔

حديث: ۷۳ أخبرنا أحمد بن سليمان قال: حدّثنا يحيى بن آدم قال: حدّثنا اسرائيل [بن يونس]، عن أبي اسحاق، عن حُبشي بن جنادة السّلولي قال:

حدیث ۷۲۔ تاریخ کبیر بخاری: ج ۱، ص ۲۴۹؛ سنن ابن ابی داود: ج ۲، ص ۲۸۴، ح ۲۲۸۷؛ کتاب السنۃ: ص ۵۸۵، ح ۱۳۳۰؛ مناقب کوفی: ج ۱، ص ۳۹۷، ح ۳۱۳؛ مشکل الآثار: ج ۳، ص ۱۲۰، ح ۳۳۵۴ و ص ۱۲۱، ح ۳۳۵۵؛ سنن کبری بیہقی: ج ۸، ص ۶؛ مطالب العالیۃ: ج ۲، ص ۵۵، ح ۱۶۳۵۔
حدیث ۷۳: سنن کبری نسائی: ج ۵، ص ۴۵، ح ۸۱۴۷۔

قال رسول الله (ص): علیّ منّي و أنا منه، ولا يؤدّي عنّي الا أنا أو عليّ)).

حبشی بن جنادہ ناقل ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

علی علیہ السلام مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں میرے حقوق خود میرے یا علی علیہ السلام کے سوا کوئی ادا نہیں کر سکتا۔

مبلغ سورۂ برائت

حدیث:۷۴ أخبرنا محمد بن بشار قال: حدثنا عفان [بن مسلم] وعبدالصمد [بن عبدالوارث] قالا: حدثنا حمّاد بن سلمة، عن سماک بن حرب، عن أنس قال: بعث النبيّ (ص) ببراءة مع أبي بكر ثمّ دعاه فقال: ((لا ينبغي أن يبلغ هذا عنّي الا رجل من أهلي)). ثمّ دعا عليّاً فأعطاه ايّاه.

انس سے منقول ہے کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر کو سورۂ برائت دے کر مکہ کی طرف روانہ کیا پھر واپس بلا لیا اور فرمایا: مناسب یہی ہے کہ اس سورہ کو میری طرف سے وہ شخص لے جائے جو میرے اہلبیتؑ میں سے ہو، اس کے بعد آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو بلایا اور انھیں سورہ دیکر روانہ کیا۔

حدیث:۷۴۔ مصنف ابن ابی شیبۃ: ج۶، ص۳۷۷، ح۳۲۱۲۶؛ مسند احمد: ج۲۰، ص۴۲۳، ح۱۳۲۱۴ وج۴۴۰، ح۱۴۰۱۹؛ فضائل احمد: ص۳۳، ح۶۹ وص۱۳۶، ح۲۱۲؛ سنن ترمذی: ج۵، ص۲۷۵، ح۳۰۹۰؛ مناقب کوفی: ج۱، ص۲۸۲، ح۳۹۳ وص۴۹۹، ح۴۱۷؛ مسند ابویعلی: ج۵، ص۴۱۲، ح۳۰۹۵؛ شواہد التنزیل: ج۱، ص۳۰۶، ح۳۰۹۔۳۱۲ وص۳۰۸، ح۳۱۴۔۳۱۸؛ مناقب خوارزمی: ص۱۶۵، ح۱۹۷؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج۲، ص۳۷۷، ح۸۷۹ و۸۸۰

حدیث:۷۵ أخبرنا العبّاس بن محمد[الدوري] قال: حدّثنا أبو نوح(واسمه عبدالرحمن بن غزوان)قُراد،عن يونس بن أبي اسحاق،عن أبي اسحاق،عن زيد بن يثيع،عن عليّ:

أنّ رسول الله(ص) بعث ببراء ة الى أهل مكّة مع أبي بكر ثمّ أتبعه بعليّ فقال له:

((خذ الكتاب فامض به الى أهل مكّة)):

قال: فلحقته فأخذت الكتاب منه،فانصرف أبو بكر وهو كئيب فقال: يا رسول الله(ص) أنزل فيّ شيء؟ قال: ((لا الا أنّي أمرت أن أبلغه أنا أو رجل من أهل بيتي)).

زید بن یثیع نے حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے سورہ برائت ابوبکر کو دے کر اہل مکہ کی طرف بھیجا پھر ان کے پیچھے علی علیہ السلام کو روانہ کیا اور فرمایا کہ ابوبکر سے وہ نوشتہ (سورہ برائت) لے لو اور اسے اہل مکہ تک پہنچا دو۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں ابوبکر سے جا کر ملا اور ان سے نوشتہ (سورہ برائت) لے لیا ابوبکر نہایت غمگین پلٹے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا میرے لئے کوئی آیت نازل ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں مگر مجھے خدا کی طرف سے یہ حکم ہوا ہے کہ یا میں خود اس سورہ کو پہنچاؤں یا میرے اہل بیتؑ میں سے کوئی شخص۔

حدیث ۷۵: مسند حمیدی: ج۱ص۲۶، ح۴۸؛ اموال ابوعبید: ص۱۷۸، ح۴۵۸؛ مسند احمد: ج۱، ص۱۸۳، ح۵۹۴ و ج۲ص۴۲۷، ح۱۲۹۷؛ فضائل احمد: ص۲۰۳، ح۳۲۵؛ انساب الاشراف: ج۱ص۲۳، ح۱۶۸؛ سنن ترمذی: ج۵ص۲۷۶، ح۳۰۹۲؛ مسند ابویعلی: ج۱ص۱۰۰، ح۳۵۱؛ تفسیر طبری: ج۱۰ص۴۶-۴۷؛ علل دار قطنی: ج۳ص۱۶۴؛ مستدرک حاکم: ج۳ص۱۷۸؛ سنن بیہقی: ج۹ص۲۰۶ و ۲۰۷۔

حدیث:۷۶ أخبرنا زكريّا بن يحيى قال: حدّثنا عبدالله بن عمر [بن محمد مشكدانة]قال: حدّثنا أسباط[بن محمد]،عن فطر،عن عبدالله بن شريك،عن عبدالله بن رُقيم،عن سعد قال:

بعث رسول الله(ص) أبا بكر ببراء ة حتّى اذا كان ببعض الطريق أرسل عليّاً فأخذها منه، ثمّ سار بها،فوجد أبو بكر في نفسه،فقال: قال رسول الله(ص):((انّه لا يؤدّي عنّي الا أنا أو رجل منّي)).

سعد کا بیان ہے کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر کو سورہ برائت لے کر بھیجا ابھی وہ تھوڑی دور گئے ہوں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو بھیجا اور وہ ان سے سورہ برائت لے کر (مکہ) روانہ ہوئے اس وقت ابوبکر نے کمتری کا احساس کیا تو آپ نے فرمایا کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے فرائض کو یا خود میں ادا کر سکتا ہوں یا وہ شخص جو مجھ سے ہو۔

حدیث:۷۷ أخبرنا اسحاق بن ابراهيم قال: قرأت على أبي قرة موسى بن طارق،عن[عبدالملك]بن جريج قال: حدّثني عبدالله بن عثمان بن خُثيم،عن أبي الزبير،عن جابر: أنّ النبيّ(ص) حين رجع من عمرة الجعرانة بعث أبا بكر على الحجّ فأقبلنامعه حتّى اذا كنّا بالعرج ثوّب بالصبح ثمّ استوى ليكبّر فسمع الرغوة خلف ظهره فوقف عن التكبير فقال:هذه رغوة ناقة رسول الله(ص)[الجدعاء]،لقد بدا لرسول الله(ص) في الحجّ،فلعلّه أن يكون رسول الله(ص) فنصلّي معه،فاذا عليّ عليها،فقال له أبو بكر: أميرٌ أم رسول؟ فقال:لا بل رسول أرسلني رسول الله(ص) ببراء ة أقرؤها على النّاس في

حدیث:۷۶۔ کتاب السنۃ: ص۵۹۵-۵۹۶، ح۱۳۸۵و۱۳۸۴؛ مناقب کوفی: ج۱ص۱۷۱، ح۳۷۶ و ج۲ص۳۶۶، ح۹۶۱؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج۱ص۲۳۳، ح۲۷۸؛ الدر المنثور: ج۴ص۱۲۳۔

مواقف الحجّ. فقد منا مكّة فلمّا كان قبل يوم التروية بيوم قام أبو بكر فخطب النّاس فحدّثهم عن مناسكهم، حتّى اذا فرغ قام عليّ فقرأ على النّاس براءة حتّى ختمها، ثمّ خرجنا معه حتّى اذا كان يومُ عرفة قام أبو بكر فخطب النّاس فحدّثهم عن مناسكهم، حتّى اذا فرغ عليّ فقرأ على النّاس سورة البراءة حتّى ختمها، ثمّ كان يوم النحر فأ فضنا، فلمّا رجع أبو بكر خطب النّاس فحدّثهم عن افاضتهم وعن نحرهم و عن مناسكهم، فلمّا فرغ قام عليّ فقرأ على النّاس براءة حتّى ختمها، فلمّا كان يوم النفر الاوّل قام أبو بكر فخطب النّاس فحدّثهم كيف ينفرون و كيف يرمون فعلّمهم مناسكهم، فلمّا فرغ قام عليّ فقرأ على النّاس براءة حتّى ختمها.

جناب جابر سے منقول ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرہ جعرانہ سے پلٹے تو آنحضرتؐ نے ابو بکر کو امیر حاج بنا کر بھیجا ہم لوگ بھی ان کے ساتھ روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم مقام عرج پر پہنچے تھے صبح نمودار ہوئی تھی ابو بکر نماز کی تکبیر کہنے ہی والے تھے کہ انھوں نے اپنی پشت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناقہ کے بولنے کی آواز سنی وہ ٹھہر گئے اور تکبیر نہ کہی بولے یہ آنحضرتؐ کے ناقہ (جدعا) کی آواز ہے شاید حضور خود حج کے لئے تشریف لا رہے ہیں اب ہم لوگ انھیں کی اقتدا میں نماز پڑھیں گے ناگاہ دیکھا کہ ناقہ پر حضرت علی علیہ السلام تشریف لا رہے ہیں یہ دیکھ کر ابو بکر نے دریافت کیا کہ آپ امیر بنا کر بھیجے گئے ہیں یا قاصد ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں بلکہ مجھے آنحضرتؐ نے سورہ برائت دیکر بھیجا ہے تاکہ میں اسے حاجیوں کے اجتماع کے مقامات پر لوگوں کے سامنے پڑھوں۔ ہم لوگ مکہ پہنچے اور یوم ترویہ کے ایک روز پہلے

حدیث: ۷۷۔ سنن دارمی: ج ۲، ص ۶۶؛ سنن کبری نسائی: ج ۲، ص ۳۱۶، ح ۳۹۸۷؛ سنن نسائی: ج ۵، ص ۲۴۷؛ شواہد التنزیل: ج ۱، ص ۳۱۶؛ سنن بیہقی: ج ۵، ص ۱۱۱۔

(ساتویں ذی الحجہ) کو ابو بکر کھڑے ہوئے اور لوگوں سے خطاب کیا اور اعمال و مناسک حج بیان کئے اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے کھڑے ہو کر سورہ برائت کی تلاوت فرمائی۔

ہم لوگ ان کے ساتھ ہی ساتھ تھے یہاں تک کہ روز عرفہ ابو بکر نے خطبہ دیا اور اعمال حج بیان کئے اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے لوگوں کو سورہ برائت پڑھ کر سنایا۔

پھر ہم لوگ یوم النحر (قربانی کے دن) قربانی سے فارغ ہوئے اور ابو بکر واپس پلٹے تو لوگوں کے درمیان خطبہ دیا اور قربانی کی اور اس کے احکام اور اعمال لوگوں سے بیان کئے پھر حضرت علیؑ نے سورہ برائت پڑھ کر سنایا۔ اسی طرح یوم النفر کو ابو بکر نے خطبہ کے بعد رمی (شیطان کو کنکریاں مارنے) کا طریقہ بتایا اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام کھڑے ہوئے اور مجمع کو سورہ برائت پڑھ کر سنایا۔

جس کا میں ولی اس کے علی علیہ السلام ولی

حدیث:۷۸ أخبرنا محمد بن المثنّى قال: حدّثني يحيى بن حمّاد قال: حدّثنا أبو عوانة،عن سليمان[بن مهران الأعمش]قال: حدّثنا حبيب بن أبي ثابت،عن أبي الطفيل،عن زيد بن أرقم قال:

لمّا رجع رسول الله(ص) عن حجّة الوداع و نزل غدير خم أمر بدوحات فقممن ثمّ قال: ((كأنّي قد دعيت فأجبت، انّي قد تركت فيكم الثقلين احدهما أكبر من الآخر: كتاب الله و عترتي أهل بيتي،فانظروا كيف تخلفوني فيهما،فانّهما لن يتفرّقا حتّى يردا عليّ الحوض)). ثمّ قال: ((انّ الله مولاي و أنا وليّ كلّ مؤمن)).

ثمّ أخذ بيد عليّ فقال: ((من كنت وليّه فهذا وليّه، اللهم وال من والاه وعاد من عاداه)).

فقلت لزيد: سمعته من رسول الله(ص)؟ فقال: ما كان في الدوحات أحدٌ الا رآه بعينيه و سمعه بأذنيه.

حدیث۷۸: مسند احمد: ج۴،ص۳۶۶و ۳۶۸، ۳۷۰ـ۳۷۱؛ فضائل احمد: ص۵۴، ح۸۲ وص۷۷، ح۱۱۶ وص۱۱۵، ح۱۷۰؛ صحیح مسلم: ج۴،ص۱۸۷۳، ح۲۴۰۸؛ المعرفۃ و التاریخ فسوی: ج۱، ص۵۳۶؛ کتاب السنۃ: ص۵۹۱ـ۵۹۳، ح۱۳۶۴ـ۱۳۶۵ و ح۱۳۶۹و ۱۳۷۴ و۱۳۷۵؛ انساب الاشراف: ص۲۲، ح۴۸؛ سنن ترمذی: ج۵، ص۶۶۳، ح۳۷۱۳، ۳۷۸۸؛ کشف الاستار: ۳۵

زید بن ارقم ناقل ہیں کہ: رسول اکرم ﷺ جب حجۃ الوداع سے واپس ہوئے اور غدیر خم کے مقام پر پہنچے تو منبر بنانے کا حکم دیا منبر تیار کیا گیا اس کے بعد فرمایا: اللہ کی طرف سے میرا بلاوا آ گیا ہے اور میں نے قبول بھی کر لیا ہے، میں تمھارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جن میں سے ہر ایک دوسرے سے بڑا اور بلند مرتبہ ہے۔ ایک اللہ کی کتاب (قرآن) دوسرے میری عترت اور میرے اہلبیتؑ ہیں پس سوچ لو کہ میرے بعد ان دونوں سے کس طرح پیش آؤ گے بیشک یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر نہ پہنچ جائیں۔

پھر فرمایا: بیشک اللہ میرا ولی اور حاکم ہے اور میں ہر مومن کا ولی و حاکم ہوں اس کے بعد آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جس جس کا میں ولی ہوں اس کے یہ علی علیہ السلام بھی ولی ہیں پروردگارا تو اسے دوست رکھ جو ان کو دوست رکھے اور تو اسے دشمن رکھ جو ان کو دشمن رکھے۔

ج ۳، ص ۱۸۹۔۱۹۰، ح ۲۵۳۸۔۲۵۳۹؛ مناقب کوفی: ص ۱۱۲، ح ۶۱۶ و ص ۱۱۶، ح ۶۱۸ و ص ۱۳۵، ح ۶۳۳ و ص ۱۷۰، ح ۶۶۳ و ص ۳۱۳، ح ۷۹۹ و ص ۳۷۵، ح ۸۵۹ و ص ۳۸۶، ح ۸۷۰ و ص ۴۳۵۔۴۳۶، ح ۹۲۸۔۹۲۹ و ص ۴۴۹۔۴۵۰، ح ۹۳۸۔۹۳۹؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۵، ص ۱۶۶، ح ۴۹۶۹ و ۴۹۷۰۔۴۹۷۱ و ص ۱۶۹۔۱۷۰، ح ۴۹۸۰ و ۴۹۸۳ و ص ۱۷۵، ح ۴۹۹۶ و ص ۱۸۲، ح ۵۰۲۷۔۵۰۲۸۔۵۰۲۸ و ص ۱۸۶، ح ۵۰۴۰ و ص ۱۸۴، ح ۳۰۵۹۔۳۰۵۹ و ص ۱۹۴۔۱۹۵، ح ۵۰۶۵ و ص ۲۰۴، ح ۵۰۹۶؛ معجم اوسط: ج ۳، ص ۵۷۹، ح ۱۹۸۷؛ مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۰۹۔۱۱۰؛ مناقب مغازلی: ص ۱۹۔۲۰، ح ۲۵ و ۲۷ و ص ۲۳، ح ۳۳؛ امالی محیبیہ: ج ۱، ص ۱۳۹، ح ۷؛ مناقب خوارزمی: ص ۱۸۲۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے زید سے دریافت کیا کہ کیا تم نے خود رسول اسلام ﷺ سے یہ سنا ہے؟ زید نے جواب دیا کہ جو جو منبر کے سامنے تھا اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے سنا ہے۔

حدیث: ۷۹ أخبرنا محمد بن العلاء قال: حدثنا أبو معاوية[محمد بن حازم]قال: حدثنا الأعمش،عن سعد بن عبيدة،عن [عبدالله]بن بريدة،عن أبيه قال: بعثنا رسول الله(ص) في سرية واستعمل علينا علياً،فلمّا رجعنا سألنا:((كيف رأيتم صحبة صاحبكم))؟ فأمّا شكوته أنا و أمّا شكاه غيري، فرفعت رأسي(وكنت رجلاً مكباباً)فاذا بوجه رسول الله(ص) قد احمرّ،فقال:((من كنت وليه فعليٌ وليه)).

بریدہ کا بیان ہے کہ: رسول اکرم ﷺ نے ہمیں حضرت علی علیہ السلام کی سرداری میں ایک جنگ پر بھیجا جب ہم واپس آئے تو حضرت ﷺ نے ہم سے سوال کیا کہ ”بتاؤ تم نے اپنے ساتھی (حضرت علی علیہ السلام) کو کیسا پایا؟“

تو میں نے ان کی شکایت کی اور دوسروں نے بھی شکایت کی اور سر جھکائے بیٹھا تھا جب میں نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کا چہرۂ اقدس سرخ ہے اور فرماتے ہیں: ”جس جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ بھی ولی ہیں“

حدیث: ۷۹۔ مصنف عبدالرزاق: ج ۱۱، ص ۲۲۵، ح ۲۰۳۸۸؛ مصنف ابن ابی شیبۃ: ج ۶، ص ۳۶۸، ح ۳۲۰۵۶؛ مسند احمد: ج ۵، ص ۳۵۰ و ۳۵۸۔۳۵۹ و ۳۶۱؛ فضائل احمد: ص ۸۷، ح ۱۲۹ و ص ۲۲۲، ح ۳۰۱؛ کتاب السنۃ: ص ۵۹۰، ح ۱۳۵۳؛ مناقب کوفی: ج ۱، ص ۴۵۱، ح ۳۵۲ و ج ۲، ص ۴۱۲، ح ۹۰۳ و ص ۴۴۳، ح ۹۳۹؛ سنن کبریٰ نسائی: ج ۵، ص ۴۵، ح ۸۱۴۳؛ مسند رویانی: ص ۳۶، ح ۶۲؛ مشکل الآثار: ج ۴، ص ۱۱، ح ۳۳۱۶؛ صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۳۷۴، ح ۶۹۳۰؛ معجم اوسط طبرانی: ج ۵، ص ۴۲۵، ح ۵۷۵۲ و ج ۷، ص ۴۹، ح ۶۰۸۱؛ طبقات المحدثین: ج ۳، ص ۳۸۸؛ مستدرک حاکم: ج ۲، ص ۱۲۹۔۱۳۰؛ سنن بیہقی: ج ۶، ص ۳۴۲؛ اخبار اصبہان: ج ۱، ص ۱۲۱؛ مناقب ابن مغازلی: ص ۲۳، ح ۳۵۔

حدیث: ۸۰ أخبرنا محمد بن المثنی قال: حدّثنا أبو احمد[محمد بن عبدالله بن الزبیر]قال: حدّثنا عبدالملک بن[حمید بن]أبي غنیّة،عن الحکم[بن عتیبة]،عن سعید بن جبیر،عن ابن عبّاس قال: حدّثني بریدة قال: بعثني النبيّ(ص) مع عليّ الی الیمن،فرایت منه جفوة،فلمّا رجعت شکوته الی رسول الله(ص) فرفع رأسه اليّ و قال: ((یا بریدة من کنت مولاه فعلي مولاه)).

بریدہ سے منقول ہے کہ: رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ یمن کی طرف روانہ کیا تو میں نے ان سے بعض باتیں دیکھیں جب میں واپس ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی شکایت کی یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر میری طرف بلند کر کے فرمایا: اے بریدہ جس جس کا میں مولیٰ وحاکم ہوں اس کے علی علیہ السلام بھی مولیٰ ہیں

حدیث: ۸۱ أخبرنا أبو داؤد[سلیما بن یوسف]قال: حدّثنا أبو نعیم قال: حدّثنا عبدالملک طب أبي غنیّة قال: حدّثنا الحکم[بن عتیبة]،عن سعید بن جبیر،عن ابن عبّاس،عن بریدة قال: خرجت مع عليّ الی الیمن،فرأیت منه جفوة،فقدمت علی النبيّ(ص) فذکرت علیاً فتنقّصته،فجعل رسول الله(ص) یتغیّر وجهه وقال: ((یا بریدة!ألستُ أولی بالمؤمنین من أنفسهم))؟قلت: بلی یا رسول الله(ص). قال: ((من کنت مولاه فعليّ مولاه)).

بریدہ کہتے ہیں میں حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ یمن کی طرف روانہ ہوا تو راستہ میں ان سے کچھ عجیب باتیں دیکھیں جب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچا

حدیث: ۸۰۔ کشف الاستار: ج ۳، ص ۱۸۸؛ مناقب کوفی: ج ۲، ص ۳۷۹، ح ۸۵۲۔

حدیث: ۸۱۔ مصنف ابن ابی شیبۃ: ج ۶، ص ۳۷۶، ح ۳۲۱۲۳؛ مسند احمد: ج ۵، ص ۳۴۷؛ فضائل احمد: ص ۷۶، ح ۱۱۳؛ سنن کبری نسائی: ج ۵، ص ۴۵، ح ۸۱۴۵؛ مناقب کوفی: ج ۲، ص ۴۲۵، ح ۹۱۷، ص ۴۳۲، ح ۹۳۷۔ مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۱۰؛ اخبار اصبهان: ج ۲، ص ۲۱۹؛ مناقب ابن مغازلی: ص ۲۴، ح ۳۶؛ مناقب خوارزمی: ص ۱۳۳، ح ۱۵۰۔

تو حضرت علی علیہ السلام کا تذکرہ کیا اور ان کی نقائص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیے یہ سنتے ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ کا رنگ متغیر ہوگیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے بریدہ کیا میں مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حاکم نہیں ہوں، میں نے کہا کیوں نہیں یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیشک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولیٰ ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس جس کا میں مولی ہوں اس کے علی علیہ السلام بھی مولی ہیں۔

حدیث: ۸۲ أخبرني زکریّا بن یحیی قال: حدّثنا نصر بن علي قال: حدّثنا عبدالله بن داؤد،عن عبدالواحد بن أیمن،عن أبیه: أنّ سعداً قال رسول الله(ص): ((من کنت مولاه فعليّ مولاه)).

سعد سے منقول ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کے علی علیہ السلام مولا ہیں۔

حدیث: ۸۳ أخبرنا قتیبة بن سعید قال: أخبرنا[محمد بن ابراهیم بن]أبي عديّ،عن عوف[الأعرابي]،عن میمون أبي عبدالله قال: :[قال]زید بن أرقم: قام رسول الله(ص) فحمد الله

و أثنی علیه ثمّ قال: ((ألستم تعلمون أنّي أولی بکلّ مؤمن من نفسه))؟
قالوا: بلی نشهد لأنت أولی بکلّ مؤمن من نفسه.
قال: ((فانّي من کنت مولاه فهذا مولاه)).[و]أخذ بید عليّ.

حدیث: ۸۲۔ کتاب السنۃ: ص ۵۸۷، ح ۱۳۳۱ و ص ۵۹۱، ح ۱۳۵۹۔

حدیث: ۸۳۔ مسند احمد: ج ۴، ص ۳۷۲، ح ۶۵؛ فضائل احمد: ص ۹۳، ح ۱۳۹؛ کتاب السنۃ: ص ۵۹۱، ح ۱۳۶۲؛ سنن ترمذی: ج ۶، ص ۲۳۳، ح ۳۷۱۳؛ کشف الاستار: ج ۳، ص ۱۸۹، رقم ۲۵۳۷؛ مناقب کوفی: ج ۲، ص ۳۹۸، ح ۸۸۳ و ص ۴۰۲، ح ۸۹۳ و ص ۴۲۳، ح ۹۱۵؛ الکنی والاسماء: ج ۲، ص ۶۱؛ کامل ابن عدی: ج ۶، ص ۲۱۳، رقم ۱۸۹۵؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۵، ص ۲۰۲، ح ۵۰۹۲؛ کنز العمال: ج ۱۳، ص ۱۰۴، ح ۳۶۳۴۲۔

زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول اسلام ﷺ کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا فرمائی پھر سوال فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ میں ہر مومن کے نفس پر ان سے زیادہ حقدار و اولی ہوں سب نے کہا بیشک ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ﷺ مومنین کے نفسوں پر حاکم اور اولی بالتصرف ہیں، تو آنحضرت ﷺ نے علیؑ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا: بلا شبہ جس کا میں مولا و حاکم ہوں اس کے یہ (علیؑ) مولا و حاکم ہیں۔(۱)

حدیث: ۸۴ أخبرنا محمد بن يحيى بن عبدالله النيسابوري و أحمد بن عثمان بن حكيم الأودي قالا: حدّثنا عبيدالله بن موسى قال: أخبرني هاني بن أيوب، عن طلحة الايامي قال: حدّثنا عميرة بن سعد: أنه سمع علياً وهو يُنشد في الرحبة من سمع رسول الله(ص) يقول:

((من كنت مولاه فعليّ مولاه)). فقام بضعة عشر فشهدوا.

(۱) غدیر کے روز پیغمبر اسلام [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] کا قول تین حالت سے خارج نہیں ہے یا تو آپؐ نے فرمایا: "جس جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ مولا ہیں" یا یہ فرمایا کہ "جس جس کا ولی میں ہوں علیؑ اس کے ولی ہیں" یا دونوں باتیں ارشاد فرمائی ہیں اگر آپؐ نے یہ فرمایا ہے" کہ جس جس کا ولی میں ہوں اس کے علیؑ بھی ولی ہیں" تو اس صورت میں حالات و قرائن کو مد نظر رکھتے ہوئے (کہ جہاں پر آنحضرتؐ نے خود غدیر کے دن لوگوں سے اپنے اولی بالتصرف ہونے نیز ان کی جان و مال پر ان سے زیادہ تصرف کا حق رکھنے کا اقرار لیا اس کے بعد فرمایا: "جس کا ولی میں ہوں اس کے علیؑ بھی ولی ہیں" خاص کر بہت سی حدیثوں میں بعد از وفات کی قید بھی موجود ہے) تو اس امر میں کسی و شک و شبہہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ ولی سے مراد پیشوائی اور ولایت و سرپرستی ہے۔ لیکن اگر دونوں لفظ یعنی "ولی و مولیٰ" فرمایا تو مسئلہ کچھ اور زیادہ واضح ہو جاتا ہے اور اگر صرف "لفظ مولیٰ" یعنی (جس جس کا میں مولیٰ ہوں اس کے علیؑ مولیٰ ہیں) فرمایا تو اس صورت میں بھی جو لوگ میدان غدیر میں حاضر تھے انھوں نے بھی لفظ مولیٰ سے ولی ہی سمجھا لہذا نقل معنی کیا ہے یعنی مولیٰ کے معنی ولی ہیں جس سے مراد حاکم، سرپرست، امام اور رہبر ہیں "غور فرمائیں"

حدیث: ۸۴۔ معجم اوسط: ج ۳، ص ۱۳۴، ح ۲۲۷۵؛ معجم صغیر طبرانی: ج ۱، ص ۶۴؛ حلیۃ الاولیاء: ج ۵،

عمیرۃ بن سعد سے منقول ہے کہ اس نے حضرت علیؑ سے سنا ہے جب کہ وہ صحن مسجد میں لوگوں سے قسم دے کر پوچھ رہے تھے۔ کہ کس کس نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ بھی مولا ہیں تو تقریبا دس لوگوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ ہم نے یہ قول آنحضرت ﷺ سے سنا ہے۔

حدیث: ۸۵ أخبرنا محمد بن المثنى قال: حدّثنا محمد [بن جعفر غندر] قال: حدّثنا شعبة، عن أبي اسحاق قال: سمعت سعيد بن وهب قال: لمّا ناشدهم عليّ قام خمسة (أو ستة) من أصحاب النبيّ (ص) فشهدوا أنّ رسول الله (ص) قال: ((من كنت مولاه فعليّ مولاه)).

سعید بن وہب نقل کرتے ہیں کہ جب امام علیؑ نے حدیث من کنت مولاہ کے بارے میں لوگوں سے قسم دے کر دریافت کیا تو پانچ یا چھ اصحاب پیغمبرؐ نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ ہم نے یہ حدیث آنحضرت ﷺ سے سنی ہے کہ جس کا مولا میں ہوں اس کے علیؑ مولا ہیں۔

ص ۳۶؛ مناقب ابن مغازلی: ص ۲۶، ح ۳۸؛ اخبار اصبہان: ج ۱، ص ۱۴۲، رقم ۹۴؛ امالی طوسی: ص ۲۷۴، ح ۵۰۹ و ص ۳۳۴، ح ۶۷۴؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۲۳-۱۴، ح ۵۱۱-۵۱۴؛ تہذیب الکمال: ج ۲۲، ص ۳۹۷-۳۹۸؛ البدایۃ والنھایۃ: ج ۵، ص ۲۱۱۔

حدیث: ۸۵۔ مسند احمد: ج ۵، ص ۳۶۶، ح ۹۳۱ و ص ۳۷۰، ح ۹۷۰؛ فضائل احمد: ص ۹۶، ح ۱۳۳؛ انساب الاشراف: ج ۱، ص ۶۶، ح ۱۷۳؛ کشف الاستار: ج ۳، ص ۱۹۱، ح ۲۵۳۱؛ مسند ابو یعلی: ج ۱، ص ۴۲۸، ح ۵۶۷؛ مشکل الآثار: ج ۲، ص ۲۱۲، ح ۱۹۰۱؛ الکنی والاسماء: ج ۲، ص ۸۸؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۵، ص ۱۷۵، ح ۴۹۹۶-۴۹۷۰ و ص ۱۹۱، ح ۵۰۵۸؛ معجم اوسط طبرانی: ج ۲، ص ۵۷۶، ح ۱۹۸۷؛ زین الفتی: ج ۱، ص ۱۲-۱۳، ح ۱-۲؛ اخبار اصبہان: ج ۲، ص ۲۲۷؛ تاریخ بغداد: ج ۱۴، ص ۲۳۶؛ امالی طوسی: ص ۲۵۵، ح ۴۵۹؛ مناقب خوارزمی: ص ۱۵۶، ح ۱۸۵؛ اسد الغابۃ: ج ۱، ص ۳۶۸ و ج ۳، ص ۳۰۷؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۸-۱۲، ح ۵۰۶-۵۱۰ و ص ۱۸، ح ۵۱۵ و ص ۲۰، ح ۵۲۰ و ص ۲۴، ح ۵۲۳؛ فرائد السمطین: ج ۱، ص ۶۹، ح ۳۶۔

حدیث:۸۶ ـ أخبرنا عليّ بن محمد بن عليّ[قاضي المصيصة] قال: حدّثنا خلف[بن تميم]قال: حدّثنا اسرائيل،عن أبي اسحاق قال: حدّثني سعيد بن وهب أنّه قام ممّا يليه ستّة،وقال زيد بن يثيع:وقام ممّا يلني ستّة،فشهدوا أنّهم سمعوا رسول الله(ص) يقول:((من كنت مولاه فانّ عليّاً مولاه)).

ابواسحاق ناقل ہیں کہ سعد بن وہب اور زید بن یثیع نے مجھ سے بتایا کہ جولوگ میرے پاس سے گواہی دینے کے لئے کھڑے ہوئے ان کی تعداد چھ تھی ان لوگوں نے گواہی دی کہ ہم نے رسول اسلامؐ کوفرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا مولا وحاکم میں ہوں اس کے علیؑ بھی مولا وحاکم ہیں۔

حدیث:۸۷ أخبرنا أبو داؤد[سليمان بن سيف الحراني]قال:حدّثنا عمران بن أبان قال:حدّثنا شريك[بن عبدالله]قال:حدّثنا أبو اسحاق،عن زيد بن يثيع قال:سمعت عليّ بن أبي طالب يقول على منبر الكوفة:انّي منشد الله رجلاً (ولا أنشد الاّ أصحاب محمد(ص))[من] سمع رسول الله(ص) يقول يوم غدير خم:((من كنت مولاه،اللهم وال من والاه وعاد من عاداه)).

فقام ستّة من جانب المنبر و ستّة من الجانب الآخر فشهدوا أنّهم سمعوا رسول الله(ص) يقول ذالک.قال شريک: فقلت لأبي اسحاق:هل سمعت البراء بن عازب يحدّث بهذا عن رسول الله(ص) ؟قال:نعم.

حدیث:۸۶ـ مناقب کوفی: ج۲،ص۴۳۹، ح۹۳۴وص۴۵۲، ح۹۴۵؛ مناقب خوارزمی: ص۱۵۶، ح۱۸۵؛ البدایہ والنہایہ: ج۷،ص۳۶۰.

حدیث۸۷: مصنف ابن ابی شیبۃ: ج۶،ص ،وص۳۷۱، ح۳۲۰۸۲؛ مسند احمد: ج۴،ص۱۸۱، ح۹۵۰؛ فضائل احمد: ص۱۱۱، ح۱۶۴؛ فرائد السمطین: ج۱،ص۶۵، ح۳۱؛ سنن ابن ماجہ: ج۱، ص۴۳، ح۱۱۶؛ کتاب السنۃ: ص۵۹۲ـ۵۹۳، ح۱۳۶۳و۱۳۷۰و۱۳۷۴؛ مناقب کوفی: ج۲، ص۳۵۸ـ۳۷۰، ح۸۴۴ـ۸۴۵وص۴۴۱، ح۹۲۶ـ۹۲۷؛ الکنی والالقاب: ج۱،ص۱۶۰؛ امالی خمیسیہ: ج۱،ص۱۴۵، ح۵۰؛ مناقب خوارزمی: ص۱۵۵، ح۱۸۳؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج۲،ص۴۷، ح۵۴۸وص۵۱ـ۵۲، ح۵۵۲ـ۵۵۳.

زید بن یثیع نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام علیؑ کو مسجد کوفہ کے منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے اصحاب رسولؐ تمھیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں بتاؤ تم میں سے کس کس نے غدیر خم کے میدان میں آنحضرتؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ بھی مولا ہیں خداوندا! جو علیؑ کو دوست رکھے اسے تو دوست رکھ اور جو علیؑ کو دشمن رکھے اسے تو بھی دشمن رکھ یہ سن کر چھ آدمی منبر کے ایک جانب سے اور چھ آدمی دوسری جانب سے کھڑے ہوئے اور گواہی دی کہ ہم نے یہ قول آنحضرتؐ سے سنا ہے اس پر شریک نے کہا کہ میں نے ابواسحاق سے دریافت کیا کہ کیا تم نے آنحضرتؐ کی یہ حدیث براء بن عازب سے بھی سنی ہے تو ابواسحاق نے کہا: ہاں.

علی علیہ السلام میرے بعد ہر مومن کے ولی

حدیث: ۸۸ اخبرنا قتیبة بن سعید قال: حدثني جعفر (یعني ابن سلیمان)، عن یزید [الرشک]، عن مطرّف بن عبدالله، عن عمران بن حصین قال: بعث رسول الله (ص) جیشاً فاستعمل علیهم عليّ بن ابي طالب، فمضى في السریّة فاصاب جاریة فانکروا علیه، و تعاقدوا أربعة من اصحاب رسول الله (ص) اذا لقینا رسول الله (ص) اخبرناه بما صنع، و کان المسلمون اذا رجعوا من السفر بدءوا برسول الله (ص) فسلّموا علیه ثمّ انصرفوا الى رحالهم، فلمّا قدمت السریة سلّموا على النبيّ (ص) فقام احد الأربعة فقال: یا رسول الله (ص) ألم تر الى عليّ بن ابي طالب صنع کذا و کذا؟ فأعرض عنه رسول الله (ص) ثمّ قام (یعني الثاني) فقال مثل ذالک، ثمّ قام الثالث فقال مثل مقالته، ثمّ قام الرابع فقال مثل ما قالوا، فاقبل مثل رسول الله (ص) والغضب [یبصر] في وجهه فقال: ((ما تریدون من عليّ؟! انّ علیاً منّي و انا منه، وهو وليّ کلّ مؤمن من بعدي)).

حدیث: ۸۸۔ امالی عبدالرزاق: ص ۷۸، ح ۱۰۹؛ مسند طیالسی: ص ۱۱۱، ح ۸۲۹؛ مصنف ابن ابی شیبۃ: ج ۶، ص ۳۷۵، ح ۳۲۱۱۲؛ مسند احمد: ج ۴، ص ۴۳۷، ح ؛ فضائل احمد: ص ۱۰۴، ح ۱۵۷ و ص ۱۲۳، ح ۱۸۲؛ سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۳۲، ح ۳۷۱۲؛ کتاب السنۃ: ص ۵۵۰، ح ۱۱۸۷؛ سنن کبری نسائی: ج ۵، ص ۴۵، ح ۸۱۴۶؛ مسند رویانی: ج ۱، ص ۶۴، ح ۱۱۹؛ مناقب کوفی: ج ۱، ص ۳۴۹۔۳۵۰، ح ۳۵۱ و ۳۵۴ و ص ۳۹۰، ح ۳۹۷؛ کامل ابن عدی: ج ۲، ص ۱۳۵؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۱۸، ص ۱۲۸، ح ۲۶۵؛ مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۱۰؛ حلیۃ الاولیاء: ج ۶، ص ۲۹۴؛ مناقب خوارزمی: ص ۱۵۳، ح ۱۸۰۔

عمران بن حصین کا بیان ہے کہ: رسول اسلام ﷺ نے امام علیؑ کی سرداری میں ایک لشکر بھیجا جنگ فتح ہوئی تو اسیروں میں سے ایک کنیز آپؑ نے اپنے لئے انتخاب فرمائی تو لوگوں کو برا لگا صحابہ میں سے چار افراد نے یہ طے کیا کہ جب ہم آنحضرتؐ سے ملیں گے تو اس بات کی شکایت کریں گے (طریقہ کار یہ تھا مسلمان جب بھی سفر سے پلٹتے تھے تو پہلے آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کرتے تھے پھر اپنے اپنے گھروں کو جاتے تھے چنانچہ جب یہ لوگ جنگ سے واپس آئے تو پہلے حضرت ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا پھر ان چاروں میں سے ایک کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اے رسول خدا ﷺ کیا آپ نہیں دیکھ رہے ہیں علیؑ نے کیا کیا ہے، یہ سنتے ہی آنحضرتؐ نے اس کی طرف سے منھ پھیر لیا اس کے بعد دوسرے شخص نے بھی وہی بات کہی، پھر تیسرا شخص کھڑا ہوا اس نے بھی وہی بات دہرائی پھر چوتھے شخص نے کھڑے ہو کر وہی باتیں کہیں جو بقیہ نے کہی تھیں. یہ سنتے ہی آنحضرتؐ ان لوگوں کی طرف اس حالت میں متوجہ ہوئے کہ آنحضرتؐ کے چہرے سے غصہ کے آثار نمایاں تھے اور فرمایا: تم علیؑ سے کیا چاہتے ہو؟ بلاشبہ علیؑ مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے ہوں اور وہ میرے بعد تمام مومنین کے ولی و حاکم ہیں۔

حدیث: ۸۹ اخبرنا واصل بن عبدالأعلى، عن [محمد] بن فضيل، عن الأجلح، عن عبدالله بن بريدة، عن أبيه قال: بعثنا رسول الله (ص) الى اليمن مع خالد بن الوليد، و بعث علياً على جيش آخر وقال: ((ان التقيتما فعليّ على النّاس، وان تفرّقتما فكلّ واحد منكما على حدته)).

فلقينا بني زبيد من أهل اليمن، و ظهر المسلمون على المشركين، فقتلنا المقاتلة و سبينا الذريّة، فاصطفى عليّ جارية لنفسه من السبي، فكتب بذالك خالد بن الوليد الى النبيّ (ص)، و أمرني أن أنال منه، فقال: فدفعت الكتاب اليه

وسلت من عليّ فتغيّر وجهه رسول الله (ص) فقلت: هذا مكان العائذ، بعثني مع رجل و أمرتني بطاعته، فبلّغت ما أرسلت به، فقال رسول الله (ص): ((لا تقعنّ يا بريده في عليّ، فانّ علياً منّي و أنا منه، وهذا وليكم بعدي)).

بریدہ نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے ہمیں خالد بن ولید کے ہمراہ یمن بھیجا اور امام علیؑ کو ایک اور لشکر کا سردار بنا کر بھیجا اور فرمایا: کہ جب دونوں یکجا ہو جائیں تو علیؑ تمام لوگوں کے سردار ہوں گے اور اگر الگ الگ ہوں تو دونوں اپنے اپنے لشکر کے سردار ہیں۔ چنانچہ یمن میں قبیلہ بنی زبید سے مڈبھیڑ ہوئی اور مسلمان مشرکین پر غالب آئے، ان کے جنگجوؤں کو قتل کر کے عورتوں و بچوں کو گرفتار کر لیا تو اسیروں میں سے ایک کنیز علیؑ نے اپنے لئے منتخب فرمائی خالد بن ولید نے ایک شکایت نامہ لکھ کر مجھے دیا کہ میں آنحضرت ﷺ تک پہنچا دوں. میں نے وہ نامہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں دیا اور ان سے علیؑ کی شکایت کی یہ سنتے ہی آنحضرت کا چہرہ غصہ سے متغیر ہو گیا میں نے کہا یہ پناہ کا مقام ہے یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کے غصہ سے پناہ مانگتا ہوں آپ ﷺ نے مجھے ایک ایسے شخص کے ہمراہ بھیجا جس کی اطاعت کا حکم آپ نے فرمایا تھا اس نے مجھے یہ خط دے کر بھیجا تو میں اس کو آپؐ کی خدمت میں لے کر آیا ہوں (ورنہ میں نہ آتا) اس کے بعد آپ نے فرمایا: اے بریدہ علیؑ کے بارے میں چون و چرا (شکایت) مت کرو بلاشبہ علیؑ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور یہ (علیؑ) میرے بعد تم سب کے حاکم اور ولی ہیں.

حدیث ۸۹: مصنف ابن ابی شیبة: ج۶، ص۳۷۵، ح۳۲۱۱۰؛ مسند احمد: ج۵، ص۳۵۶، ح ؛ فضائل احمد: ص۲۱۹، ح۲۹۸؛ مناقب کوفی: ج۱، ص۳۸۹، ح۳۸۸ و ص۴۸۷، ح۳۹۷ و ج۲، ص۳۸۸، ح۸۵۳، ص۳۹۰، ح۸۶۶، ص۳۱۹، ح۹۰۳؛ مناقب ابن مغازلی: ص۲۲۵، ح۲۷۱؛ ترجمة الامام علی من تاریخ دمشق: ج۱، ص۴۰۱، ص۴۰۰، ح۴۶۸، ۳۶۶_۳۶۸ و ص۴۰۳_۴۰۶، ح۴۷۸_۴۷۰

حدیث: ۹۰ أخبرنا العبّاس بن محمد[الدوري]قال: حدّثنا يحيى بن أبي بكير قال: حدّثنا اسرائيل،عن أبي اسحاق،عن أبي عبدالله الجدلي قال: دخلت على أمّ سلمة فقالت: أيسبّ رسول الله(ص) فيكم ؟! فقلت: سبحان الله (او: معاذالله)! قالت: سمعت رسول الله(ص) يقول: ((من سبّ عليّاً فقد سبّني)).

ابوعبداللہ جدلی کا بیان ہے کہ میں ام المومنین ام سلمہ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے فرمایا: کہ کیا تم میں سے کوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برا بھلا کہہ سکتا ہے؟ میں نے جواب دیا سبحان اللہ میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جس نے علی علیہ السلام کو برا بھلا کہا اس نے مجھے برا بھلا کہا''

حديث: ۹۱ أخبرنا عبدالأعلى بن واصل بن عبدالأعلى[الكوفي]قال: حدّثنا جعفر بن عون،عن شقيق بن أبي عبدالله قال: حدّثنا أبو بكر بن خالد بن عرفطة قال:

رأيت سعد بن مالك بالمدينة فقال: ذُكر[لي] أنكم تسبّون عليّاً؟! قلت: قد فعلنا. قلت: لعلّك سبيته؟! قال: معاذالله ، لا تسبّه فان وضع المنشار على مفرقي على أن أسبّ عليّاً ما سببته بعد ما سمعت رسول الله(ص) ما سمعت.

حدیث:۹۰۔ مصنف ابن ابی شیبۃ: ج۲، ص۳۷۴، ح۳۲۱۰۴؛ مسند احمد: ج۲، ص۳۲۳، ح ؛ فضائل احمد: ص۹۰، ح۱۳۳؛ أنساب الاشراف: ص۹۱، ح۲۱۹؛ مسند ابو یعلی: ج۱۲، ص۴۴۴، ح۷۰۱۳؛ معجم کبیر طبرانی: ج۲۳، ص۳۲۲، ح۷۳۷ و ص۳۲۳، ح۷۳۸؛ معجم اوسط طبرانی: ج۶، ص۳۸۹، ح۵۸۲۸؛ معجم صغیر طبرانی: ج۲، ص۲۱؛ مستدرک حاکم: ج۳، ص۱۲۱؛ تاریخ بغداد: ج۷، ص۴۰۱؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج۲، ص.

حدیث:۹۱۔ مصنف ابن ابی شیبۃ: ج۶، ص۳۷۵، ح۳۲۱۱۱؛ مسند ابو یعلی: ج۲، ص۱۱۴، ح۷۷۴؛ مناقب کوفی: ج۲، ص۵۳۸، ح۱۰۵۷؛ عقد الفرید: ج۵، ص۱۱۴؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج۳، ص۱۷۱، ح۱۱۰۳؛ تہذیب الکمال: ج۱۲، ص۵۵۵، ح۲۶۹۸.

ابوبکر بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے سعد ابن مالک سے مدینہ منورہ میں ملاقات کی تو سعد نے مجھ سے کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ تم لوگ حضرت علی علیہ السلام کو برا بھلا کہتے ہو، میں نے کہا بیشک ہم نے ایسا کیا ہے، میں نے کہا شاید تم بھی ان کو برا بھلا کہتے ہو سعد نے کہا معاذ اللہ.

اس کے بعد سعد نے کہا ان کو برا مت کہنا اگر میرے سر پر تلوار رکھ کر مجھ سے کہا جائے کہ علی کو برا کہو تو بھی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان حدیثوں کے سننے کے بعد حضرت علی علیہ السلام کو برا بھلا نہیں کہہ سکتا.

علیؑ سے محبت خدا سے محبت، علیؑ سے دشمنی خدا سے دشمنی

حديث: ۹۲ـ۹۳ اخبرني هارون بن عبدالله [البغدادي الحمّال] قال: حدّثنا مصعب بن المقدام قال: حدّثنا فطر بن خليفة، عن أبي الطفيل. وأخبرنا أبو داؤد [سليمان بن سيف] قال: حدّثنا محمد بن سليمان [بن أبي داؤد الحراني] قال: حدّثنا فطر، عن أبي الطفيل عامر بن واثلة قال: جمع عليّ النّاس في الرحبة فقال: أنشد بالله كلّ امرئ سمع من رسول الله يقول يوم غدير خم ما سمع. فقام أناس فشهدوا أنّ رسول الله (ص) قال يوم غدير خم:

((ألستم تعلمون أنّي أولى بالمؤمنين من أنفسهم)). وهو قائم، ثمّ أخذ بيد عليّ فقال: ((من كنت مولاه فعليّ مولاه، اللهم وال من والاه، وعاد من عاداه)).

قال أبو الطفيل: فخرجت وفي نفسي منه شيء فلقيت زيد بن أرقم فأخبرته فقال: وما تنكر؟ أنا سمعته من رسول الله (ص). واللفظ لأبي داؤد.

حدیث ۹۲، ۹۳ـ مسند احمد: ج۴، ص۳۷۰، ح : فضائل احمد: ص۶۸۲، ح۲۸۹: کتاب السنۃ: ص۵۹۴، ح۱۳۶۷و۱۳۶۸: مسند بزاز: ج ،ص ،ح۲۵۳۳: مناقب کوفی: ص۴۳۵، ح۹۳۳و ۹۳۴: صحیح ابن حبان: ج۱۵، ص۳۷۵، ح۶۹۳۱ و ص۳۷۶ـ۳۷۳، ح۸۴۷ـ۸۳۶: امالی طوسی: ص۲۵۵، ح۴۵۹: اسد الغابہ: ج۵، ص۲۷۵: زین الفتی: ج۱، ص۱۴، ح۳ و ج۲، ص۳۶۷، ح۲۷۵: ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج۲، ص۶، ح۵۰۴: الاصابہ: ج۴، ص۱۵۹

عامر بن واثلہ سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے لوگوں کو صحن مسجد میں جمع کر کے فرمایا: میں ہر اس شخص سے خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس نے غدیر خم کے دن آنحضرتؐ سے کچھ سنا ہے بتائے کہ اس نے کیا سنا ہے؟ تو کچھ لوگوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ ہم نے غدیر کے دن رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کیا تم لوگ نہیں جانتے کہ میں مومنین کے نفسوں پر ان سے زیادہ حاکم ہوں اس وقت آپ کھڑے ہوئے تھے آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کے دست مبارک کو پکڑ کر فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں، اس کے علی علیہ السلام مولا ہیں پروردگارا تو اس کو دوست رکھ جو ان کو دوست رکھے اور تو اس کو دشمن رکھ جو انھیں دشمن رکھے''

ابو طفیل کہتا ہے کہ میں باہر نکلا اگر میرے دل میں کچھ شک تھا میں نے زید بن ارقم سے ملاقات کی اور انھیں یہ خبر دی تو انھوں نے کہا کہ تم کس بات کا انکار کر رہے ہو میں نے (خود) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے۔

حديث: ۹۴ أخبرني زكريا بن يحيى [السجستاني] قال: حدّثني محمد بن عبدالرحيم قال: حدّثنا ابراهيم [بن المنذر] قال: حدّثنا معن [بن عيسى] قال: حدّثني موسى بن يعقوب، عن المهاجر بن مسمار، عن عائشة بنت سعد و عامر بن سعد، عن سعد: انّ رسول الله (ص) خطب النّاس فقال: ((أمّا بعد، أيّها النّاس فانّي وليّكم)). قالوا: صدقت. ثمّ أخذ بيد عليّ فرفعها ثمّ قال: ((هذا وليّي و المؤدّي عنّي، وال الله من والاه، و عاد من عاداه)).

حدیث: ۹۴۔ کتاب السنۃ: ص ۵۵۱، ح ۱۱۸۹؛ مناقب کوفی: ج ۱، ص ۴۴۳، ح ۳۴۷؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۵۳، ح ۵۵۳؛ فرائد السمطین: ج ۱، ص ۷۰، ح ۳۷؛ البدایۃ والنہایۃ: ج ۵، ص ۱۸۷ و ۲۱۲؛ مسند شاشی: ج ۱، ص ۱۶۵، ح ۱۰۶۔

سعد سے روایت ہے کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو بلاشبہ میں تمھارا ولی و حاکم ہوں۔ سب نے کہا آپؐ سچ فرما رہے ہیں، پھر آنحضرتؐ نے حضرت علی علیہ السلام کے دست مبارک کو بلند کر کے فرمایا: یہ میرے ولی اور میرے فرائض کو انجام دینے والے ہیں خداوندا تو اسے دوست رکھ جو ان کو دوست رکھے اور تو اسے دشمن رکھ جو ان کو دشمن رکھے۔

حديث: ۹۵ أخبرنا احمد بن عثمان [البصري] أبو الجوزاء قال: حدّثنا ابن عثمة [وهو محمد بن خالد البصري] قال: حدّثنا موسى بن يعقوب، عن المهاجر بن مسمار، عن عائشة بنت سعد، عن سعد قال: أخذ رسول الله (ص) بيد عليّ فخطب فحمد الله و أثنى عليه ثمّ قال: ((ألستم تعلمون انّي أولى بكم من أنفسكم))؟ قالوا: نعم، صدقت يا رسول الله (ص). ثمّ أخذ بيد عليّ فرفعها فقال: ((من كنت وليّه فهذا وليّه، وانّ الله يوالي من والاه و يعادي من عاداه)).

سعد کہتے ہیں کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر ایک خطبہ ارشاد فرمایا: اور حمد و ثنائے الٰہی کے بعد فرمایا: کیا تمھیں نہیں معلوم کہ میں تمھارے نفسوں پر تم سے زیادہ حاکم ہوں سب نے کہا: جی ہاں آپ سچ فرما رہے ہیں پھر حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ بلند کر کے فرمایا: جس کا ولی و مولا میں ہوں یہ (علیؑ بھی) اس کے مولا ہیں بیشک اللہ اس کو دوست رکھتا ہے جو انھیں دوست رکھے اور اس کو دشمن رکھتا ہے جو ان کو دشمن رکھے۔

حديث: ۹۶ أخبرني زكريا بن يحيى قال: حدّثنا محمد بن يحيى [بن أبي عمر] قال: حدّثنا يعقوب بن جعفر بن أبي كثير، عن مهاجر بن مسمار قال: أخبرتني عائشة بنت سعد، عن سعد قال:

حدیث: ۹۵۔ کتاب السنۃ: ص ۵۵۱، ح ۱۱۸۹؛ والبدایۃ والنہایۃ: ج ۵، ص ۲۱۲

كنّا مع رسول الله(ص) بطريق مكّة[الى المدينة]وهو متوجّه اليها فلمّا بلغ غدير خم وقّف النّاس ثمّ ردّ من مضى ولحقه من تخلّف،فلمّا اجتمع النّاس اليه قال:((أيّها النّاس هل بلّغت))؟ قالوا: نعم.

قال: ((اللهمّ اشهد)) ثلاث مرّات يقولها،ثمّ قال:((أيّها النّاس من وليّكم))؟ قالوا:((الله و رسوله)) ثلاثاً،ثمّ أخذ بيد عليّ فأقامه ثمّ قال:((من كان الله و رسوله وليّه فهذا وليّه،اللهمّ وال من والاه وعاد من عاداه)).

سعد سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ مکہ سے مدینہ کی طرف واپس جارہے تھے جب غدیرخم کے مقام پر پہنچے تو لوگوں کو ٹھہرنے کا حکم دیا جو آگے بڑھ گئے تھے انھیں پیچھے بلوایا اور جو پیچھے رہ گئے تھے انھیں ملحق ہونے کا حکم دیا ۔جب سب کے سب یکجا جمع ہوگئے تو فرمایا: اے لوگو! کیا میں نے اللہ کے احکام کو تم لوگوں تک پہنچادیا، سب نے کہا: جی ہاں۔اس کے بعد آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا خداوندا تو اس بات پر گواہ رہنا پھر فرمایا: اے لوگو! بتاؤ تمھارا ولی وحاکم کون ہے؟ سب نے جواب دیا خدا اور اس کا رسول ہمارا ولی ہے دوبارہ آپؐ نے یہی سوال فرمایا: لوگوں نے یہی جواب دیا پھر تیسری مرتبہ آپؐ نے یہی سوال کیا اور سب نے یہی جواب دیا یہ سن کر آنحضرتؐ نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا: جس کا ولی وحاکم اللہ اور اس کا رسول ہے یہ (علیؑ بھی) اس کے ولی وحاکم ہیں خداوندا جو ان کو دوست رکھے تو بھی اسے دوست رکھ اور جو انھیں دشمن رکھے تو بھی اسے دشمن رکھ.

حدیث ۹۶: حدیث نمبر ۹۴ کے مآخذ.

علی علیہ السلام سے محبت کی ترغیب

حديث:۹۷ اخبرنا اسحاق بن ابراهيم[ابن راهويه]قال: اخبرنا النضر بن شميل قال:حدّثنا عبدالجليل بن عطيّة قال: حدّثنا عبدالله بن بريدة قال: حدّثني أبي قال: لم يكن أحد من النّاس أبغض اليّ من عليّ ابي طالب،حتّى احببت رجلاً من قريش لا احبّه الا على بغضاء عليّ، فبعث [النبيّ(ص)] ذالك الرجل على خيل فصحبته،وما أصحبه الا على بغضاء عليّ،فأصاب سبياً، فكتب الى النبيّ(ص) أن يبعث اليه من يخمّسه، فبعث الينا عليّاً، وفي السبي و صيفة من افضل السبي، فلمّا خمّسه صارت الوصيفة في الخمس،ثمّ خمّس فصارت في اهل بيت النبيّ(ص)،ثمّ خمّس فصارت في آل عليّ،فأتانا و رأسه يقطر،فقلنا: ماهذا؟فقال: ألم تروا الوصيفة صارت في الخمس ثمّ صارت في اهل بيت النبيّ(ص) ثمّ صارت في آل عليّ ؟

فوقعت عليها. فكتب و بعثني مصدّقاً لكتابه الى النبيّ(ص) مصدّقاً لما قال[في]عليّ،فجعلت اقرأ عليه و أقول صدق و اقرأ و أقول صدق،فأمسک بيدي رسول الله(ص) و قال:((أتبغض عليّاً))؟ فقلت: نعم. فقال:((لا تبغضه وان كنت تحبّه فازدد له حبّاً،فو الّذي نفسي بيده لنصيب آل عليّ في الخمس

افضل من وصيفة)). فما كان أحد بعد رسول الله(ص) أحبَّ اليّ من عليّ. قال عبدالله بن بريدة: والله ما في الحديث بيني و بين النبيّ(ص) غير أبي.

عبداللہ بن بریدہ کا بیان ہے کہ میرے باپ نے کہا کہ: میرے نزدیک حضرت علی علیہ السلام سے زیادہ کوئی قابل نفرت نہیں تھا یہاں تک کہ میں قریش کے ایک شخص کو صرف اس لئے چاہتا تھا کہ وہ بھی حضرت علی علیہ السلام کا دشمن تھا ایک مرتبہ رسول خداؐ نے اس شخص کو امیر لشکر بنا کر بھیجا میں بھی چوں کہ حضرت علیؑ سے دشمنی رکھتا تھا لہٰذا اس کے ساتھ ہولیا۔ کچھ کنیزیں اسیر ہوئیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک عریضہ بھیجا تا کہ وہ کسی کو خمس تقسیم کرنے کے لئے بھیجیں حضرتؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو بھیجا ان اسیروں میں ایک خوبصورت جوان کنیز تھی حضرت علی علیہ السلام نے جب خمس نکالا تو وہ کنیز خمس کا حصہ قرار پائی۔

جب دوبارہ خمس کے حصے کیے تو وہ کنیز اہلبیتؑ کے حصہ میں آئی پھر خمس نکالا گیا تو آل علی علیہ السلام کے حصہ میں آئی اس کے بعد جب حضرت علی علیہ السلام ہمارے پاس تشریف لائے تو ان کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا اس پر ہم نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں نے نہیں دیکھا کہ وہ خوبصورت کنیز پہلے اہلبیت کا اس کے بعد آل علی علیہ السلام کا حصہ قرار پائی لہٰذا اسے اپنے تصرف میں لے آیا۔

پس امیر لشکر نے ایک خط رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لکھا اور مجھے اس خط کی تصدیق اور گواہی کے لئے بھیجا جو کچھ اس نے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں لکھا تھا۔ میں نے آنحضرت کی خدمت میں پہنچ کر خط پڑھنا شروع کیا۔ خط پڑھتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا کہ یہ بات صحیح ہے۔

اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا تم علی علیہ السلام سے دشمنی رکھتے ہو؟

میں نے کہا جی ہاں۔

آپؐ نے فرمایا: علی علیہ السلام سے بغض نہ کرو اور اگر محبت کرتے ہو تو اس محبت میں اضافہ کرو قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے آل علی علیہ السلام کا حصہ خمس میں اس خوبصورت لونڈی سے کہیں افضل و بہتر ہے اس حدیث کو سننے کے بعد میرے دل میں آنحضرتؐ کے بعد حضرت علی علیہ السلام ہی کی محبت سب سے زیادہ تھی۔

عبداللہ بن بریدہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم اس حدیث میں میرے اور آنحضرتؐ کے درمیان میرے بابا کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے۔

حدیث: ۹۸ أخبرنا الحسين بن حريث[المروزي]قال: حدثنا الفضل بن موسى، عن الأعمش، عن أبي اسحاق، عن سعيد بن وهب قال:

قال عليّ في الرحبة: أنشد بالله من سمع رسول الله(ص) يوم غدير خم يقول: ((انّ الله وليّي وأنا وليّ المؤمنين و من كنت وليه فهذا وليه، اللهمّ وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره)). قال: فقال سعيد: قام الى جنبي ستة، وقال زيد بن يثيع: قام عندي ستة.

وقال عمرو ذو مرّ: ((أحبّ من احبه وأبغض من أبغضه...)) وساق الحديث، رواه اسرائيل عن أبي اسحاق عن عمرو ذي مرّ: أحبّ...

سعید بن وہب کہتے ہیں حضرت علی علیہ السلام نے صحن مسجد میں لوگوں کو قسم دے کر پوچھا کہ بتاؤ تم میں سے کس شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر کے دن یہ فرماتے

حدیث: ۹۷۔ مسند احمد: ج۵، ص۳۵۰، ح ؛ فضائل احمد: ص۲۲۳، ح۳۰۲؛ مسند رویانی: ص۱۳۲، ح۳۰۹؛ مشکل الآثار طحاوی: ج۴، ص۱۱۰ (باب ۴۷۶)، ح۳۳۱۵۔

ہوئے سنا ہے کہ "بیشک اللہ میرا ولی وحاکم ہے اور میں صاحبان ایمان کا ولی وحاکم ہوں اور جس کا میں ولی وحاکم ہوں اس کے یہ (علیؑ) ولی وحاکم ہیں خداوندا تو اس کو دوست رکھ جو اس کو دوست رکھے، اور تو اس کو دشمن رکھ جو اس کو دشمن رکھے اور اس کی مدد فرما جو اس کی مدد کرے"

سعید نے کہا کہ میرے پہلو سے چھ آدمی اور زید بن یثیع نے کہا میرے نزدیک سے چھ آدمی کھڑے ہوئے (اور انھوں نے گواہی دی)

اور عمرو ذومرؒ نے یوں نقل کیا ہے: خدایا جو اس سے محبت کرے تو بھی اس سے محبت فرما اور جو اس سے نفرت کرے تو بھی اس سے نفرت کر...

حدیث: ۹۹ أخبرنا عليّ بن محمد بن عليّ قال: حدّثنا خلف [بن تميم] قال: حدّثنا اسرائيل قال: حدّثنا أبو اسحاق، عن عمرو ذي مرّ قال:

حدّثنا أبو اسحاق، عن عمرو ذي مرّ قال: شهدت عليّاً بالرحبة ينشد أصحاب محمد(ص): أيّكم سمع رسول الله(ص) يقول يوم غدير خم ما قال؟ فقام أناس فشهدوا أنّهم سمعوا رسول الله(ص) يقول: ((من كنت مولاه فانّ عليّاً مولاه، اللهمّ وال من والاه و عاد من عاداه، و أحبّ من احبّه و أبغض من أبغضه، و انصر من نصره)).

عمرو ذومرؒ نے کہا: کہ میں نے امام علی علیہ السلام کو صحن مسجد میں اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قسم دے کر پوچھتے ہوئے دیکھا آپؑ فرمارہے تھے کہ تم میں سے کون ہے جس نے غدیر خم کے دن آنحضرتؐ کے ارشاد گرامی کو سنا ہے تو کچھ لوگ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا میں مولی وحاکم ہوں بلاشبہ علی علیہ السلام اس کے مولا وحاکم ہیں خداوندا جو اس

کو دوست رکھے تو بھی اسے دوست رکھ اور جو اسے دشمن رکھے تو بھی اس کو دشمن رکھ اور جو اس سے محبت کرے تو بھی اس سے محبت کر اور جو اس سے بغض رکھے تو بھی اس سے بغض رکھ اور جو اس کی مدد کرے تو بھی اس کی مدد فرما۔

حدیث۹۸: ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۲۸، ح ۵۲۹.

حدیث۹۹: مسند احمد: ج ۲، ص ۲۶۲، ح ۹۵۱؛ فضائل احمد: ص ۹۷، ح ۱۳۳؛ مسند بزّاز: ج، ص، ح ۷۸۶؛ مناقب کوفی: ج ۲، ص ۳۶۷، ح ۸۴۳، ص ۳۸۳، ح ۸۴۷، ص ۴۲۹، ح ۹۱۱، ص ۴۴۴، ص ۴۵۲ـ۴۵۱، ح ۹۴۲، ۹۴۳؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۵، ص ۱۹۲، ح ۵۰۵۹؛ امالی طوسی: ص ۲۲۷، ح ۳۹۸؛ فرائد السمطین: ص ۶۸، ص ۴۴؛ البدایۃ والنہایۃ: ج ۷، ص ۳۶۰؛ کنز العمال: ج ۱۳، ص ۱۵۸، ح ۳۶۴۸۷.

مومن اور منافق کی پہچان

حدیث: ۱۰۰ اخبرنا[ابو کریب]محمد بن العلاء[الکوفي]قال: حدثنا ابو معاویة، عن الأعمش، عن عديّ بن ثابت، عن زرّ بن حبیش، عن عليّ قال: ((والّذي فلق الحبّه و برا النسمة[انّه]لعهد النبيّ الأمّي (ص) اليّ[ان] لا یحبّني الا مؤمن ولا یبغضني الا منافق)).

زر بن حبیش سے روایت ہے: حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اس کی قسم جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور ہر ذی روح کو وجود بخشا مجھ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عہد کیا ہے کہ مجھ سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور منافق ہی مجھ سے بغض وعداوت رکھے گا[۱]

حدیث: ۱۰۱ اخبرنا واصل بن عبدالأعلی[الکوفي]قال: حدثنا وکیع، عن الأعمش، عن عدی بن ثابت، عن زرّبن حبیش، عن عليّ قال: ((عهد اليّ النبيّ(ص) أن لا یحبّني الا مؤمن ولا یبغضي الا منافق)).

حدیث: ۱۰۰۔ مصنف ابن ابي شیبہ: ج ۶، ص ۳۶۸، حدیث ۳۲۰۵۵؛ صحیح مسلم: ج ۱، ص ۸۶ (باب ۳۳)، ح ۱۳۱، سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۱۱۴، کتاب السنۃ: ص ۵۸۴ ح ۱۳۲۵، سنن الکبریٰ نسائی: ج ۵، ص ۴۷، ح ۸۱۵۳، صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۳۷۶، ح ۶۹۲۴، مناقب کوفی: ج ۲، ص ۴۷۹، ح ۹۷۸، ترجمۃ الامام علی علیہ السلام من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۱۹۵، ح ۶۸۹ و ۶۹۰۔

[۱] اس حدیث نیز اس کے علاوہ اور بھی بہت سے حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کی محبت ایمان کی پہچان اور آپ علیہ السلام سے دشمنی نفاق کی علامت ہے۔

رز بن حبیش نے نقل کیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ مجھ سے سوائے مومن کے کوئی اور محبت نہیں کرے گا اور سوائے منافق کے کوئی بغض ونفرت نہ کرے گا۔

حدیث: ۱۰۲ أخبرنا یوسف بن عیسی قال: أخبرنا الفضل بن موسی قال: أخبرنا الأعمش، عن عديّ، عن زرّ قال: قال عليّ: ((انّه لعهد النبيّ الأمّي (ص) اليّ انّه لا يحبّک الا مؤمن ولا يبغضک الا منافق)).

رز بن حبیش کا بیان ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ (اے علیؑ) تم سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور منافق ہی دشمنی و بغض رکھے گا۔

حدیث ۱۰۱: مصنف ابن ابي شيبہ: ج ۶، ص ۳۶۸، حدیث ۳۲۰۵۵؛ مسند احمد: ج ۲، ص ۱۳۶، ح ۷۳۱ وص ۳۱۶، ح ۱۰۶۲؛ فضائل احمد: ص ۳۵، ح ۷۱؛ صحیح مسلم: ج ۱، ص ۸۶، ح ۱۳۱؛ سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۴۲، ح ۱۴۴؛ کتاب السنۃ: ص ۵۸۴، ح ۱۳۲۵؛ مناقب کوفی: ج ۲، ص ۲۶۹، ح ۹۶۳؛ سنن کبری نسائی: ج ۶، ص ۵۳۵، ح ۱۱۷۵۳؛ کنز الفوائد: ج ۲، ص ۸۳؛ مناقب ابن مغازلی: ص ۱۹۳، ح ۲۲۸ وص ۱۹۵، ح ۲۳۱۔

حدیث: ۱۰۲۔ مسند حمیدی: ج ۱، ص ۳۱، ح ۵۸؛ مسند احمد: ج ۲، ص ۶۴۲، ح ۷۱؛ فضائل احمد: ص ۵۶، ح ۸۴؛ سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۴۲، ح ۱۱۴؛ سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۴۳، ح ۳۷۳۶؛ سنن کبری نسائی: ج ۶، ص ۵۳۴، ح ۱۱۷۴۹؛ مناقب کوفی: ج ۲، ص ۴۸۲، ح ۹۸۲؛ مسند ابو یعلی: ج ۱، ص ۲۵۱، ح ۲۹۱ وص ۳۴۷، ح ۴۳۵؛ امالی الطوسی: ص ۲۵۸، ح ۴۶۵؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۱۹۰۔۱۹۱، ح ۶۸۲۔۶۸۴ وص ۱۹۵۔۱۹۹، ح ۶۹۱۔۷۰۰؛ مناقب ابن مغازلی: ص ۱۹۰۔۱۹۱، ح ۲۲۵۔۲۲۶ وص ۱۹۳۔۱۹۴، ح ۲۲۹۔۲۳۰؛ مناقب خوارزمی: ص ۳۲۶، ح ۳۳۶

علی علیہ السلام کی مثال

حدیث: ۱۰۳ أخبرنا [أبو جعفر] محمد بن عبدالله بن المبارک [المخرّمي] قال: حدّثنا يحيى بن معين قال: حدّثنا [عمر بن عبدالرحمن] أبو حفص الأبّار، عن الحكيم بن عبدالملک، عن الحارث بن حصيرة، عن أبي صادق، عن ربيعة بن ناجد، عن عليّ قال:

قال رسول الله (ص): ((يا عليّ، فيک مثل من عيسى ابغضته يهود حتّى بهتوا امّه، وأحبّته النصارى حتّى أنزلوه بالمنزل الّذي ليس به)).

ربیعہ بن ناجد سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ تمہاری مثال حضرت عیسیٰؑ جیسی ہے ان سے یہودیوں نے دشمنی کی تو اس حد تک کہ ان کی ماں پر تہمت لگادی اور نصاریٰ نے محبت کی تو اس مرتبہ تک پہنچا دیا جو ان کے لئے سزاوار نہ تھا۔

حدیث ۱۰۳: ۱۔ مصنف عبد الرزاق: ج ۱۱، ص ۳۱۸؛ مسند احمد: ج ۲، ص ۳۶۸۔۳۶۹، ح ۱۳۷۶۔۱۳۷۷؛ فضائل احمد: ص ۹۹، ح ۱۴۷ وص ۱۴۴، ح ۲۰۹ وص ۱۳، ح ۳۴۳۔۳۴۴؛ زهد احمد: ص ۳۰۹، ح ۱۱۹۱۔۱۱۹۲؛ تاریخ کبیر بخاری: ج ۳، ص ۲۸۱، ح ۹۶۶؛ تفسیر فرات کوفی: ص ۴۰۳۔۴۰۶، ح ۵۴۲؛ کتاب السنۃ: ص ۵۴۰، ح ۴۷۰، ح ۱۰۰۴؛ مسند ابو یعلی: ج ۱، ص ۴۰۶، ح ۵۳۴؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۱، ص ۳۲۰، ح ۹۵۱؛ امالی طوسی: ص ۳۴۴، ح ۷۰۹؛ انساب الاشراف: ص ۳۳، ح ۸۲؛ مناقب ابن مغازلی: ص ۷۱، ح ۱۰۳۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علی علیہ السلام کی قربت ومحبت

حدیث:۱۰۴ أخبرنا اسماعيل بن مسعود[البصري]قال: حدثنا خالد[بن الحارث]عن شعبة، عن أبي اسحاق، عن العلاء[بن عرار]قال: سأل رجل ابن عمر عن عثمان، قال: كان من الّذين تولّوا يوم التقى الجمعان فتاب الله عليه، ثمّ اصاب ذنباً فقتلوه، وسأله عن عليّ فقال: لا تسأل عنه الا ترى قرب منزله من رسول الله(ص).

کسی شخص نے ابن عمر سے عثمان کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے کہا: کہ وہ ان لوگوں میں سے تھے جنھوں نے مسلمانوں اور کافروں کے درمیان جنگ (احد) کے روز پیٹھ پھیر لی تھی (فرار کر گئے تھے) اور خدا نے ان کی توبہ قبول فرمائی لیکن جب وہ دوبارہ گناہ کے مرتکب ہوئے تو لوگوں نے انھیں قتل کر ڈالا۔

اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: ان کے بارے میں کچھ مت پوچھو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کے گھر کی قربت کو نہیں دیکھ رہے ہو؟!۔

حدیث:۱۰۴۔ مصنف عبد الرزاق: ج۱۱، ص۲۳۲، ح۲۰۴۰۸، فضائل احمد: ص۹۰، ح۱۳۴، مناقب کوفی: ج۲، ص۴۲، ح۵۱۱، معجم اوسط طبرانی: ج۲، ص۹۷، ح۱۱۸۸، ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج۱، ص۲۸۷، ح۳۲۸، تہذیب الکمال: ج۲۲، ص۵۲۸۔۵۲۹، ح۳۵۸۰، میزان الاعتدال: ج۳، ص۶۴۔۶۵، ح۵۶۱۰، القول المسدد: ص۳۰۔

حدیث:۱۰۵ أخبرني هلال بن العلاء بن هلال قال: حدّثنا حسين [بن عيّاش] قال: حدّثنا زهير [بن معاوية] عن أبي اسحاق، عن العلاء بن عرار قال: سألت عبدالله بن عمر قلت: ألا تحدّثني عن عليّ و عثمان؟ قال: امّا عليّ فهذا بيته من رسول الله(ص) ولا أحدّثك عنه بغيره، و امّا عثمان فانّه اذنب يوم أحد ذنباً عظيماً فعفا الله عنه، وأذنب فيكم [ذنباً] صغيراً فقتلتموه.

علاء ابن عرار کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ ابن عمر سے دریافت کیا کہ کیا تم مجھے حضرت علیؑ اور عثمان کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤ گے؟

تو انھوں نے کہا کہ رہی حضرت علی علیہ السلام کی بات تو یہ ان کا گھر ہے جو آنحضرتؐ کے گھر سے ملا ہوا ہے اور اس کے علاوہ میں ان کے بارے میں تم سے کچھ نہیں بتا سکتا اور عثمان، تو سنو، انھوں نے جنگ احد کے دن بہت بڑا گناہ کیا مگر خدا نے انھیں بخش دیا پھر انھوں نے تمھارے درمیان ایک چھوٹا سا گناہ کیا تو تم لوگوں نے انھیں قتل کر ڈالا.

حدیث:۱۰۶ اخبرنا أحمد بن سليمان [الرهاوي] قال: حدّثنا عبيدالله [بن موسى] قال: حدّثنا اسرائيل، عن أبي اسحاق، عن العلاء بن عرار قال: سألت ابن عمر وهو في مسجد رسول الله(ص) عن عليّ و عثمان؟ فقال: اما عليّ فلا تسألني عنه و انظر الى منزله من رسول الله(ص) ليس في المسجد بيت غير بيته، و امّا عثمان فانّه أذنب ذنباً عظيماً [تولّى] يوم التقى الجمعان فعفا الله عنه و غفر له، فاذنب فيكم دون ذالک فقتلتموه.

علاء بن عرار کہتے ہیں: کہ عبداللہ بن عمر مسجد نبوی میں بیٹھے تھے میں نے ان سے حضرت علیؑ اور عثمان کے بارے میں پوچھا، تو بولے کہ حضرت علی علیہ السلام کے سلسلے میں تو تم مجھ سے کچھ مت پوچھو صرف ان کے گھر کو آنحضرتؐ کے گھر کے قریب

حدیث:۱۰۵،۱۰۶۔ حدیث نمبر ۱۰۴ کے منابع.

دیکھو مسجد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضرت علیؑ کے گھر کے علاوہ کسی اور کا گھر نہیں ہے اور عثمان تو مسلمانوں اور کافروں کے درمیان جنگ (احد) کے روز انھوں نے بہت بڑا گناہ کیا (یعنی انھوں نے جنگ سے پیٹھ پھیر لی اور فرار کر گئے) مگر اللہ نے انھیں معاف کر دیا اور بخش دیا اور اس کے بعد تمھارے درمیان ایک چھوٹا سا گناہ کیا تو تم لوگوں نے ان کو قتل کر ڈالا.

حدیث:۱۰۷ أخبرنا اسماعيل بن يعقوب بن اسماعيل قال: حدّثنا ابن موسى (وهو محمد بن أعين) قال: حدّثنا أبي، عن عطاء [بن السائب] عن سعد بن عبيدة قال: جاء رجل الى ابن عمر فسأله عن عليّ؟ فقال: لاتسأل عن عليّ ولكن انظر الى بيته بيوت النبيّ(ص)، قال: فانّي أبغضه، قال: أبغضك الله.

سعد بن عبیدہ سے روایت ہے کہ ایک شخص ابن عمر کے پاس آیا اور اس نے حضرت علیؑ کے بارے میں پوچھا تو ابن عمر نے جواب دیا کہ مجھ سے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں کچھ مت پوچھو صرف ان کے گھر کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر سے ملا ہوا دیکھ لو اس شخص نے کہا کہ میں تو ان سے بغض رکھتا ہوں تو ابن عمر نے کہا خدا تجھ سے بغض رکھے.

حدیث:۱۰۷۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج۲،ص۳۶۸، ح۳۲۰۵۹، صحیح بخاری: ج۶،ص۳۲، تاریخ کبیر بخاری: ج۵،ص۲۳، انساب الاشراف: ص۸۹، ح۲۱۴، معجم کبیر طبرانی: ج۱۲،ص۳۱۷، ح۱۳۵۳۳، شواہد التنزیل: ج۱،ص۳۰، سنن کبری بیہقی: ج۸،ص۱۹۲.

رسول خداؐ کے وارث

حدیث:۱۰۸ أخبرني هلال بن العلاء بن هلال قال: حدّثنا حسين(هو ابن عيّاش)قال: حدّثنا زهير[بن معاوية]قال: حدّثنا أبو اسحاق قال: سأل عبدا لرحمن[بن خالد]قثم بن العبّاس: من أين ورث عليّ رسول الله(ص)؟قال: انه كان أوّلنا به لحوقاً و أشدّنا به لزوقاً.

ابواسحاق سے مروی ہے کہ عبدالرحمٰن (ابن خالد) نے ابن عباس سے دریافت کیا کہ حضرت علی علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث کس وجہ سے ہوئے ابن عباس نے کہا: بیشک حضرت علیؑ ہی ہم سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملحق ہوئے اور ہم لوگوں میں سب سے زیادہ آنحضرتؐ کے ساتھ ساتھ رہے۔

حدیث:۱۰۹ أخبرنا هلال بن العلاء قال: حدّثنا أبي قال: حدّثنا عبيدالله[بن عمرو الرقي] عن زيد بن أبي أنيسة، عن أبي اسحاق: عن خالد بن قثم انه قيل له: ما لعليّ ورث رسول الله(ص) دون جدّک وهو عمّه؟قال: انّ

حدیث ۱۰۸: العلل والمعرفۃ: ج۱، ص۱۳۷؛ معجم کبیر طبرانی: ج۱۹، ص۴۰؛ مستدرک حاکم: ج۳، ص۱۲۵؛ تاریخ دمشق: ج۳، ص۱۲، ح۱۰۳۴_۱۰۳۵؛ طرائف ابن طاووس: ج۱، ص۲۸۴۔

علیاً کان اوّلنا به لحوقاً و أشدّنا به لصوقاً.

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ خالد بن قُثَم سے کسی نے کہا: تمھارے دادا (عباس) کے ہوتے ہوئے حضرت علی علیہ السلام کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث بن گئے جب کہ تمھارے دادا رسول اللہ کے چچا ہوتے ہیں تو انھوں نے کہا: یقیناً حضرت علی علیہ السلام ہم لوگوں میں سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملحق ہوئے اور ہم میں سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہے۔

حدیث:۱۰۹۔ حدیث نمبر ۱۰۸ کے منابع نیز علی کی وراثت کے بارے میں حدیث نمبر: ۶۴، ۶۵، ملاحظہ ہو۔

حضرت عائشہ کا اعتراض واعتراف

حدیث: ۱۱۰ أخبرني عبدة بن عبدالرحيم [المروزي] قال: أخبرنا عمرو بن محمد قال: أخبرنا يونس بن أبي اسحاق، عن العيزار بن حُرَيث، عن النعمان بن بشير قال:

استاذن ابو بكر على النبيّ (ص) فسمع صوت عائشة عالياً وهي تقول: والله لقد علمتُ انّ علياً احبّ اليک من أبي. فاهوى اليها أبو بكر ليلطمها وقال: يا ابنة فلانة! أراک ترفعين صوتک على النبيّ (ص)؟ افامسكه رسول الله (ص)، و خرج ابو بكر مغضباً،

فقال رسول الله (ص): ((يا عائشة كيف رأيتني أنقذتک من الرجل))؟ ثمّ استاذن ابو بكر بعد ذالک وقد اصطلح رسول الله (ص) و عائشة فقال: ادخلاني في السلم كما أدخلتماني في الحرب؟

فقال رسول الله (ص): ((قد فعلنا)).

نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابو بکر نے رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی اتنے میں انھوں نے ام المومنین عائشہ کے زور زور سے بولنے کی آواز سنی کہ وہ کہہ رہی تھیں کہ مجھے معلوم ہے کہ آپؐ

حضرت علی علیہ السلام کو میرے بابا سے زیادہ چاہتے ہیں یہ سنتے ہی ابوبکر ان کو طمانچہ لگانے کے لئے بڑھے اور کہنے لگے اے فلاں کی بیٹی یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ تم آنحضرتؐ پر اپنی آواز بلند کر رہی ہو، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکرؓ کو روک دیا، وہ غصہ میں باہر چلے گئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہؓ تم نے دیکھا کہ کس طرح میں نے تمھیں اس مرد (تمھارے باپ) سے نجات دی؟

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عائشہؓ میں صلح ہو چکی تو ابوبکرؓ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی آنحضرتؐ نے ابوبکرؓ کو اندر آنے کی اجازت دی۔ ابوبکرؓ نے کہا جس طرح آپ لوگوں نے مجھے لڑائی میں شریک کیا تھا اسی طرح صلح میں بھی شریک کر لیں تو آنحضرتؐ نے فرمایا: ہم تو صلح کر چکے۔[۱]

حدیث: ۱۱۰۔ مسند احمد: ج ۳۰، ص ۳۴۱، ح ۱۸۳۹۴ و ص ۳۷۲، ح ۱۸۴۲۱؛ فضائل صحابہ احمد: ص ۳۶، ح ۳۸؛ سنن ابی داود: ج ۴، ص ۳۰۰، ح ۴۹۹۹؛ سنن کبریٰ نسائی: ج ۵، ص ۳۶۵، ح ۹۱۵۵؛ مسند بزار: ج ۸، ص ۲۲۳، ح ۳۲۷۵، کشف الاستار: ج ۳، ص ۱۹۳؛ مجمع الزوائد: ج ۹، ص ۱۲۷.

[۱] اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک مردوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت علی علیہ السلام ہیں اور اس بات کی گواہ بہت سے روایتیں (حدیثیں) ہیں جن میں سے کچھ اس حدیث سے قبل ذکر ہو چکی ہیں اور کچھ آنے والی ہیں.
لہٰذا صحیح بخاری کی یہ روایت جو عمرو عاص سے منقول ہے کہ "رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک مردوں اور عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب عائشہ اور ان کے پدر ہیں" غلط اور مردود ہے اس لئے کہ عمرو عاص اسلام قبول کرنے سے پہلے مشرکوں کا سردار اور آنحضرت کا بہت بڑا دشمن تھا اور اسلام کے بعد منافقین کا سردار اور حضرت علی علیہ السلام کا سخت دشمن رہا ہے اور اس نے کینہ وحسد کی وجہ سے یہ حدیث جعل کی ہے.

حدیث: ۱۱۱ أخبرني محمد بن آدم [بن سليمان المصيصي] قال: حدثنا [يحيى بن عبدالملك بن حميد] بن أبي غُنيّة، عن أبيه، عن أبي اسحاق الشيباني، عن جُمَيع (وهو ابن عمير) قال:

دخلت مع أمّي على عائشة و أنا غلام فذكرت لها علياً فقالت: ما رأيت رجلاً أحبّ الى رسول الله (ص) منه، ولا امرأة أحبّ الى رسول الله (ص) من امرأته.

جمیع بن عمیر کہتے ہیں: میں نو جوانی میں اپنی ماں کے ہمراہ عائشہؓ کے پاس گیا اور میں نے ان کی خدمت میں حضرت علی علیہ السلام کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا: "میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک مردوں میں حضرت علی علیہ السلام سے اور عورتوں میں ان کی بیوی (حضرت فاطمہ زہراؑ) سے زیادہ کسی کو محبوب نہیں پایا۔

حدیث: ۱۱۲ أخبرنا عمرو بن عليّ [البصري] قال: حدثنا عبدالعزيز بن الخطّاب (ثقة)

قال: حدثنا محمد بن اسماعيل بن رجاء الزبيدي، عن أبي اسحاق الشيباني، عن جميع بن عمير قال:

دخلت مع أمّي على عائشة فسمعتها تسألها من وراء الحجاب عن عليّ؟ فقالت: تسألني عن رجل ما أعلم أحداً كان أحبّ الى رسول الله (ص) منه، ولا أحبّ اليه من امرأته.

جمیع بن عمیر سے روایت ہے کہ اس نے کہا: میں اپنی ماں کے ہمراہ عائشہؓ کے پاس ملاقات کے لئے گیا میں نے پردے کے پیچھے سے اپنی ماں کو حضرت علی علیہ السلام کے

حدیث: ۱۱۱۔ مسند احمد: ج ۴۳، ص ۱۷۰، ح ۲۵۰۴۶؛ سنن ترمذی: ج ۵، ص ۷۰۱، ح ۳۸۷۴؛ مسند ابویعلی: ج ۸، ص ۲۷۰، ح ۴۸۵۷، مناقب کوفی: ج ۲، ص ۱۱، ح ۵۷۷ و ص ۱۳۲، ح ۶۱۷ و ص ۱۹۳، ح ۶۶۲ و ص ۲۷۰، ح ۹۶۴؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۲۲، ص ۴۰۳، ح ۱۰۰۸؛ تاریخ جرجان: ص ۲۱۳، رقم ۳۲۹؛ استیعاب: ج ۴، ص ۱۸۹۷؛ شواهد التنزیل: ج ۲، ص ۴۲، ح ۶۸۳؛ امالی طوسی: ص ۳۲۹، ح ۶۶۰ و ص ۳۳۱، ح ۶۶۳؛ مناقب خوارزمی: ص ۷۰، ح ۶۳؛ فرائد السمطین: ج ۱، ص ۳۶۷، ح ۲۹۶.

بارے میں ان سے دریافت کرتے ہوئے سنا انھوں نے جواب دیا کہ تم مجھ سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھ رہی ہو جن کے سوا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک نہ میں نے کسی مرد کو محبوب دیکھا اور نہ ہی ان کی بیوی (حضرت فاطمہؑ) سے زیادہ آنحضرتؐ کی نظر میں کسی عورت کو محبوب پایا۔

حدیث:۱۱۳ أخبرني زكريّا بن يحيى قال: حدّثنا ابراهيم بن سعيد قال: حدّثنا [أسود بن عامر] شاذان، عن جعفر [بن زياد] الأحمر، عن عبدالله بن عطاء، عن ابن بريدة قال: جاء رجل الى أبي فسأله: أيّ النّاس كان أحبّ الى رسول الله (ص)؟ فقال: كان أحبّ النّاس الى رسول الله (ص) من النساء فاطمة ومن الرجال عليّ.

ابن بریدہ ناقل ہیں کہ ایک شخص میرے بابا کے پاس آیا اور ان سے دریافت کیا کہ لوگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک کون سب سے زیادہ محبوب تھا تو آپ نے جواب دیا: مردوں میں حضرت علی علیہ السلام اور عورتوں میں سب سے زیادہ حضرت فاطمہؑ زہراء سلام اللہ علیہا محبوب تھیں۔

حدیث:۱۱۲۔شرح الاخبار: ج۱،ص۱۴۰،ح۷۰ و۷۲؛ مسترشد طبری: ص۴۴۹،ح۱۳۶؛ مستدرک الحاکم: ج۳،ص۱۵۴۔

حدیث:۱۱۳۔سنن ترمذی: ج۵،ص۶۹۸،ح۳۸۶۸؛ مسند رویانی: ص۳۶،ح۴۱؛ مستدرک حاکم: ج۳،ص۱۵۵؛ استیعاب: ج۴،ص۱۸۷۹؛ ترجمة الامام علی من تاریخ دمشق: ج۲،ص۱۶۲،ح۶۳۹

حضرت علی علیہ السلام کا مرتبہ

حدیث:۱۱۴ أخبرني محمد بن وهب قال: حدّثنا محمد بن سلمة قال: حدّثني أبو عبدالرحيم [خالد بن أبي يزيد] قال: حدّثني زيد (وهو ابن أبي أنيسة) عن الحارث [بن أبي زرعة بن عمرو جرير، عن عبدالله بن نُجيّ: سمع عليّاً يقول: ((كنت أدخل على نبيّ الله (ص) فان كان يصلّي سبّح فدخلت، و ان لم يكن يصلّي أذن لي فدخلت)).

عبداللہ بن نُجی کہتے ہیں کہ میں نے امام علی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جب میں حضورؐ کی خدمت میں جاتا تھا، اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں مشغول ہوتے تو ذکر تسبیح کو بلند آواز سے کہتے تھے اور میں گھر میں داخل ہو جاتا تھا اور اگر نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو اجازت دے دیتے تھے اور میں داخل ہو جاتا تھا۔

حدیث:۱۱۵ أخبرني زكريّا بن يحيى قال: حدّثنا محمد بن عبيد [بن حساب البصري] وأبو كامل [فضيل بن حسين] قالا: حدّثنا عبدالواحد بن زياد قال: حدّثنا عمارة بن القعقاع، عن الحارث [يزيد] العكلي، عن أبي زرعة بن عمرو بن جرير، عن عبدالله بن نُجيّ قال: قال عليّ:

حدیث ۱۱۴: تاریخ کبیر بخاری: ج۶،ص۵۰۱۔

((كانت لي ساعة من السحر أدخل فيها على رسول الله(ص) فان كان في صلاته سبّح فكان ذالک اذنه لي، وان لم يكن في صلاته اذن لي)).

عبداللہ بن نجی سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ''کہ میرے لئے رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضری کے لئے سحر کے وقت ایک ساعت مقرر تھی جب میں پہنچتا تھا اور حضورؐ نماز میں مشغول ہوتے تھے تو سبحان اللہ کہتے تھے اور یہی کلمہ میرے لئے اجازت تھا اور اگر نماز میں نہ ہوتے تو خود ہی بلا لیا کرتے تھے.

حديث:۱۱۶ أخبرني محمد بن قدامة قال: حدّثنا جرير[بن عبدالحميد]عن المغيرة[بن مقسم]عن الحارث[بن يزيد]عن أبي زرعة بن عمرو قال: حدّثنا عبدالله بن نُجَي، عن عليّ قال:

((كانت لي من رسول الله(ص) ساعة من السحر اتيه فيها، اذا أتيته استأذنت فان وجدته يصلّي سبّح فدخلت، وان وجدته فارغاً أذن لي)).

عبداللہ بن نجی سے نقل ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ''میرے لئے رسول اسلامؐ سے سحر میں ملاقات کا ایک وقت مقرر تھا جس میں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا حاضری کے وقت میں پہلے اجازت طلب کرتا تھا اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں مشغول ہوتے تو سبحان اللہ کہتے تھے اور میں گھر میں داخل ہو جاتا تھا ورنہ خود ہی بلا لیا کرتے تھے.

حدیث:۱۱۵۔ مسند احمد: ج ۲، ص ۱۳، ح ۵۷۰؛ مسند داری: ج ۲، ص ۲۸۳، ح ۲۶۶۳؛ صحیح ابن خزیمہ ج ۲، ص ۵۴، ح ۹۰۴؛ مشکل الآثار: ج ۲، ص ۲۱۱، ح ۱۸۹۹؛ سنن بیہقی: ج ۲، ص ۲۴۷۔

حدیث:۱۱۶۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۵، ص ۲۴۴، ح ۲۵۶۶۷؛ صحیح ابن خزیمہ: ج ۲، ص ۵۴، ح ۹۰۳؛ مسند احمد: ج ۲، ص ۴۳، ح ۶۰۸؛ سنن ابن ماجہ: ج ۲، ص ۱۲۲۲۔ ح ۳۷۰۹؛ سنن نسائی ج ۳، ص ۱۲؛ کامل ابن عدی: ج ۴، ص ۲۴۴؛ مشکل الآثار: ج ۲، ص ۲۱۰، ح ۱۸۹۸؛ سنن بیہقی: ج ۲، ص ۲۴۷.

حديث:۱۱۷ أخبرني محمد بن عبيد بن محمد قال: حدّثنا[أبو بكر]ابن عيّاش، عن المغيرة، عن الحارث العكلي، عن ابن نُجَي قال:

قال عليّ: ((كان لي من النبيّ(ص) مدخلان: مدخل بالليل ومدخل بالنهار، فكنت اذا دخلت بالليل تنحنح لي)).

ابن نجی سے نقل ہے کہ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کے لئے میرے دو وقت تھے ایک وقت دن میں اور ایک وقت رات میں۔ جب میں شب میں جاتا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے کھنکار کر بلا لیتے تھے.

حديث:۱۱۸ أخبرنا القاسم بن زكريا بن دينار قال: حدّثنا أبو اسامة[حمّاد بن أسامة]قال: حدّثني شرحبيل(يعني ابن مدرك الجعفي)قال: حدّثني عبدالله بن نُجَي الحضرمي، عن أبيه(وكان صاحب مطهرة عليّ)قال: قال عليّ:

((كانت لي منزلة من رسول الله(ص) لم يكن لأحد من الخلائق، فكنت آتيه كلّ سحر فأقول: السلام عليک يا نبيّ الله(ص)، فان تنحنح انصرفت الى أهلي، والا دخلت عليه)).

حدیث ۱۱۷: مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۵، ص ۲۴۴، ح ۲۵۶۶۷؛ مسند احمد: ج ۲، ص ۴۳، ح ۶۰۸؛ سنن ابن ماجہ: ج ۲، ص ۱۲۲۲، ح ۳۷۰۹؛ سنن نسائی ج ۳، ص ۱۲؛ صحیح ابن خزیمہ: ج ۲، ص ۵۴، ح ۹۰۴؛ کامل ابن عدی: ج ۴، ص ۲۴۴؛ مشکل الآثار: ج ۲، ص ۲۱۰، ح ۱۸۹۸؛ سنن بیہقی: ج ۲، ص ۲۴۷.

حدیث ۱۱۸: مسند احمد: ج ۲، ص ۳۵، ح ۵۹۸ وص ۷۷، ح ۶۴۷، وص ۲۰۷، ح ۸۴۵ وص ۲۲۵، ح ۱۲۹۰؛ سنن نسائی ج ۳، ص ۱۲؛ صحیح ابن خزیمہ: ج ۲، ص ۵۴، ح ۹۰۲؛ سنن بیہقی : ج ۲، ص ۲۴۸؛ ترجمۃ الامام علیؑ من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۳۵۲، ح ۹۸۲؛ فرائد السمطین: ج ۱، ص ۲۰۱، ح ۱۷۰؛ مسند احمد: ج ۲، ص ۴۳، ح ۶۰۸؛ سنن ابن ماجہ : ج ۲، ص ۱۲۲۲، ح ۳۷۰۹؛ سنن نسائی ج ۳، ص ۱۲؛ صحیح ابن خزیمہ: ج ۲، ص ۵۴، ح ۹۰۴؛ کامل ابن عدی: ج ۴، ص ۲۴۴؛ مشکل الآثار: ج ۲، ص ۲۱۰، ح ۱۸۹۸؛ سنن بیہقی: ج ۲، ص ۲۴۷.

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک میری وہ منزلت ہے جو کائنات میں کسی کو نصیب نہیں ہے۔ میں ہر سحر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضری دیتا اور عرض کرتا تھا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر سلام ہو۔ پس اگر حضورؐ کھنکار دیتے تھے تو میں واپس اپنے گھر والوں کے پاس چلا جاتا ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاتا تھا۔

حدیث: ۱۱۹ أخبرنا محمد بن بشّار قال: حدّثني أبو المساور[الفضل بن مساور]قال: حدّثنا عوف[بن أبي جميلة]عن عبدالله بن عمرو بن هند الجملي قال:

قال عليّ: ((كنت اذا سألت رسول الله(ص) أعطاني و اذا سكتّ ابداني)).

عمرو بن ہند جملی سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ: اگر میں رسول اکرمؐ سے کچھ سوال کرتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اس کا جواب مرحمت فرماتے اور اگر خاموش رہتا تو خود گفتگو کا آغاز فرماتے تھے۔

حدیث: ۱۲۰ أخبرنا محمد بن المثنّى قال: حدّثنا أبو معاوية قال: حدّثنا الأعمش، عن عمرو بن مرّة، عن أبي البختري، عن عليّ قال: ((كنت اذا سألت أعطيت و اذا سكتّ ابديت)).

حدیث: ۱۱۹۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج۶، ص۳۶۸، ح۳۲۰۶۱؛ سنن ترمذی: ج۵، ص۶۳۷، ح۳۷۲۲ و ص۶۴۰، ح۳۷۲۹؛ مراسیل ابن ابی حاتم: ص۹۵، ح۱۹۸؛ مستدرک حاکم: ج۳، ص۱۲۵؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج۲، ص۴۵۴، ح۹۸۷؛ تہذیب الکمال: ج۱۵، ص۳۷۲، ح۳۴۵۷؛ کنز العمال: ج۱۳، ص۱۲۰، ح۶۳۸۷؛

حدیث: ۱۲۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج۶، ص۳۶۸، ح۳۲۰۶۰؛ المعرفۃ والتاریخ: ج۲، ص۵۴۰؛ مناقب کوفی: ج۲، ص۴۶، ح۵۳۵؛ حلیۃ الاولیاء: ج۱، ص۶۸ و ج۴، ص۳۸۲؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج۲، ص۴۵۴، ح۹۸۵؛

ابو البختری سے منقول ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ: اگر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ سوال کرتا تو مجھے عطا کیا جاتا تھا اور اگر میں خاموش رہتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ابتدا کرتے (اور معارف کی تعلیم دیتے) تھے۔

حدیث: ۱۲۱ أخبرنا يوسف بن سعيد قال: حدّثنا حجّاج[بن محمد الأعور]عن[عبدالملک]ابن جريج قال: حدّثنا أبو حرب[بن أبي الأسود]، عن أبي الأسود، و[حدّثنا]رجل آخر عن زاذان، قالا: قال عليّ: ((كنت و الله اذا سألت أعطيت و اذا سكتّ ابديت)).

ابو الاسود اور زاذان کے ایک شخص سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم جب میں کچھ سوال کرتا تو مجھے عطا کیا جاتا تھا اور اگر خاموش رہتا تو حضورؐ کی طرف سے خود ہی شروعات ہوتی تھی۔

حدیث: ۱۲۱۔ مسند طیالسی: ص۲۵، ح۱۸۰؛ طبقات ابن سعد: ج۲، ص۳۸۸؛ فضائل احمد: ص۱۵۴، ح۲۲۱؛ انساب الاشراف: ج۱، ص۱۳، ح۲۶؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج۲، ص۴۵۴، ح۹۸۶، ۹۸۸؛

سوار دوش نبیؐ

حدیث:۱۲۲ أخبرنا أحمد بن حرب قال: حدّثنا أسباط [بن محمد] عن نعیم بن حکیم المدائني قال: حدّثنا أبو مریم قال:

قال عليّ: انطلقت مع رسول الله (ص) حتّی أتینا الکعبة فصعد رسول الله (ص) علی منکبي فنهضت به، فلمّا رأی رسول الله (ص) ضعفي قال لي: ((اجلس)). فجلست، منزل نبيّ الله (ص) [وجلس لي]

فقال: ((اصعد علی منکبي)). فنهض بي رسول الله (ص) فانّه لیخیلني أنّي لو شئت لنلت أفق السماء فصعدت علی الکعبة و علیها تمثال من صفر أو نحاس فجعلت أعالجه لأزیله یمیناً و شمالاً و قداماً و من بین یدیه و من خلفه حتّی اذا استمکنت منه

قال نبيّ الله (ص): ((اقذفه)). فقذفت به، فکسرته کما تکسر القواریر، ثمّ نزلت فانطلقت أنا و رسول الله (ص) نستبق حتّی تواربنا بالبیوت خشیة أن یلقانا أحد من النّاس.

ابو مریم سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: میں رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا یہاں تک کہ ہم خانہ کعبہ پہنچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے شانہ پر سوار ہوئے اور میں ان کو لے کر کھڑا ہو گیا لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا

ضعف محسوس فرمایا تو مجھے بٹھا کر اتر گئے اور خود بیٹھ کر مجھ سے فرمایا: تم میرے کاندھے پر سوار ہو میں سوار ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے لے کر کھڑے ہو گئے۔ میں اپنے کو اتنا بلند محسوس کر رہا تھا کہ اگر چاہتا تو آسمان کے افق تک پہنچ جاتا میں خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ گیا اس پر تانبے اور پیتل کے بت تھے میں انھیں اٹھانے لگا تا کہ خانہ کعبہ کو ہر جہت سے پاک و پاکیزہ کر دوں اور جب میں نے سب کو جمع کر لیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کہ انھیں (نیچے) پھینک دو میں نے انھیں پھینک دیا پھر میں نے انھیں اس طرح توڑ دیا جس طرح شیشہ کو چور چور کر دیا جاتا ہے اس کے بعد میں نیچے اتر گیا پھر میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلدی جلدی آکر گھر میں داخل ہو گئے تا کہ لوگوں سے ملاقات نہ ہو اور وہ متوجہ نہ ہوں۔

حدیث ۱۲۲: مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۷، ص ۴۰۳، ح ۳۶۸۹۶، مسند احمد: ج ۲، ص ۷۳، ح ۶۴۴؛ تہذیب الآثار طبری: ص ۲۳۶، ۲۳۷، ح ۳۱-۳۳؛ مسند ابو یعلی: ج ۱، ص ۲۵۱، ح ۲۹۲؛ مناقب کوفی: ج ۲، ص ۶۰۶، ح ۱۱۰۵؛ مستدرک حاکم: ج ۲، ص ۳۶۶؛ تاریخ بغداد: ج ۱۳، ص ۳۰۲، ح ۷۳۸۲؛ موضح اوھام: ج ۲، ص ۴۳۲؛ مناقب ابن مغازلی: ص ۲۰۲، ح ۲۴۰؛ اربعین خزاعی: ص ۶۰، ح ۱۸؛ مناقب خوارزمی: ص ۷۱؛ کفایۃ الطالب: ص ۲۵۷؛ مناقب ابن شہر آشوب: ج ۲، ص ۱۳۵؛ فرائد السمطین: ج ۱، ص ۲۴۹، ح ۱۹۳؛ کشف الاستار: ج ۲، ص ۱۲۸، ح ۲۴۰۱۔

حضرت زہرا (سلام اللہ علیہا) کے شوہر

حدیث: ۱۲۳ أخبرنا الحسين بن حريث قال: أخبرنا الفضل بن موسى، عن الحسين بن واقد، عن عبدالله بن بريدة، عن أبيه قال: خطب أبو بكر وعمر فاطمة فقال رسول الله (ص): ((انها صغيرة)). فخطبها عليّ فزوّجها منه.

بریدہ سے روایت ہے کہ ابوبکر و عمر نے جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے ساتھ شادی کا پیغام دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابھی وہ چھوٹی ہیں اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے پیغام دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے آپ کی شادی کر دی۔

حدیث: ۱۲۴ أخبرنا اسماعيل بن مسعود قال: حدّثنا حاتم بن وردان قال: حدّثنا أيوب السختياني، عن أبي يزيد المدني، عن أسماء بنت عميس قالت: كنت في زفاف فاطمة بنت رسول الله (ص)، فلمّا أصبحنا جاء النبيّ (ص) فضرب الباب ففتحت له أمّ أيمن الباب فقال:

((يا أمّ أيمن، ادعي لي أخي)). قالت: هو أخوک و تنکحه؟! قال: ((نعم يا أمّ أيمن)).

حدیث ۱۲۳: طبقات ابن سعد: ج ۸، ص ۱۹؛ فضائل احمد: ص ۱۱۸، ح ۱۷۳؛ سنن نسائی: ج ۶، ص ۶۲؛ مناقب کوفی: ج ۱، ص ۲۹۰، ح ۲۱۰؛ صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۳۹۳، ح ۶۹۳۳ و ص ۳۹۹، ح ۶۹۴۸؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۴، ص ۳۴، ح ۳۵۷۱؛ فضائل فاطمہ ابن شاہین: ص ۸۷، ح ۳۷؛ مستدرک حاکم: ج ۲، ص ۱۶۷؛ تاریخ بغداد: ج ۱۳، ص ۳۶۳، ح ۷۲۹۱؛ مناقب خوارزمی: ص ۳۳۵، ح ۳۵۶-۳۶۲؛ فرائد السمطین: ج ۱، ص ۸۸، ح ۷۰؛

وسمعن النساء صوت النبيّ(ص) فتنحين، قالت: واختبأت أنا في ناحية، قالت: فجاء عليّ فدعا له رسول الله(ص) و نضح عليه من الماء، ثمّ قال: ((ادعوا لي فاطمة)). فجاءت خرقة من الحياء فقال لها: ((قد أنكحتك أحبّ أهل بيتي)). ودعا لها و نضح عليها من الماء، فخرج رسول الله(ص) فرأى سواداً فقال: ((من هذا))؟ قلت: أسماء. قال: ((ابنة عميس))؟

قلت: نعم. قال: ((كنت في زفاف فاطمة بنت رسول الله(ص) تكرمينه))؟

قلت: نعم. قالت: فدعا لي.

اسماء بنت عمیس سے منقول ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں عقد کی پہلی شب جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں تھی صبح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور دق الباب کیا ام ایمن نے دروازہ کھولا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام ایمن سے فرمایا: کہ میرے بھائی (علی علیہ السلام) کو بلاؤ ام ایمن نے عرض کی کیا دامادی کے بعد بھی وہ آپ کے بھائی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں اے ام ایمن۔ عورتوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سنی تو چھپ کر پردے میں چلی گئیں اور میں بھی ایک گوشہ میں بیٹھ گئی جب حضرت علی علیہ السلام آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپؑ کے لئے دعا فرما کر ان کے اوپر پانی چھڑکا پھر فرمایا: فاطمہؑ کو بلاؤ شہزادی شرم وحیا میں ڈوبی ہوئی تشریف لائیں تو آنحضرتؐ نے فرمایا: اے بیٹی میں نے تمہارا نکاح اس شخص سے کیا ہے جو میرے اہلبیت میں میرا سب سے زیادہ محبوب ہے پھر آنحضرتؐ نے شہزادی کے لئے دعا فرمائی اور ان پر بھی پانی چھڑک کر باہر نکلے تو ایک سایہ نظر آیا فرمایا یہ کون ہے میں نے کہا میں ہوں اسماء، آنحضرتؐ نے فرمایا: اسماء بنت عمیس؟ عرض کی جی ہاں آپ نے فرمایا: کیا تم رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی فاطمہؑ کے زفاف میں ان کی خدمت اور تعظیم وتکریم کے لئے آئی تھی میں بولی جی ہاں۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے دعا فرمائی۔

حدیث: ۱۲۵ أخبرنا زكريا بن يحيى قال: حدّثنا محمد بن صُدران قال: حدّثنا سهيل بن خلاد العبدي قال: حدّثنا محمد بن سواء، عن سعيد بن أبي عروبة، عن أيّوب السختياني، عن عكرمة، عن ابن عبّاس قال: لمّا زوّج رسول الله(ص) فاطمة من عليّ كان فيما أهدى معها سريراً مشروطاً ووسادة من آدم حشوها ليف، وقربة.

قال: وجاؤوا ببطحاء الرمل فبسطوه في البيت، وقال لعليّ: ((اذا أتيت بها فلا تقربها حتّى آتيك)). فجاء رسول الله(ص) فدقّ الباب فخرجت اليه أمّ أيمن فقال لها: ((أثمّ أخي))؟

فقالت: وكيف يكون أخوك وقد زوّجته ابنتك؟ قال: ((فانّه أخي)).

قال: ثمّ أقبل [على الباب ورأى سواداً فقال: ((من هذا))؟ قالت: أسماء بنت عميس، فأقبل] عليها فقال لها: ((جئت تكرمين ابنة رسول الله(ص)))؟ قالت نعم. فدعا لها وقال لها خيراً، ثمّ دخل رسول الله(ص).

قال: وكان اليهود يؤخذون الرجل عن امرأته اذا دخل بها، قال: فدعا رسول الله(ص) بتور من ماء فتفل فيه وعوّذ فيه، ثمّ دعا عليّاً فرشّ من ذالك الماء على وجهه و صدره و ذراعه، ثمّ دعا فاطمة فأقبلت تعثر في ثوبها حياءً من رسول الله(ص) ففعل بها مثل ذالك، ثمّ قال لها: ((انّي والله ما ألوت أن أزوّجك خير أهلي)). ثمّ قام فخرج.

ابن عباس فرماتے ہیں: کہ جب رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام علی علیہ السلام اور شہزادی فاطمہ کا عقد کر دیا تو آنحضرتؐ نے جہیز میں ایک چٹائی، ایک چمڑے کا تکیہ جس میں

حدیث ۱۲۴: مصنف عبد الرزاق: ج ۵، ص ۴۸۵، ح ۹۷۸۱؛ طبقات ابن سعد: ج ۸، ص ۲۳۔ ۲۵؛ فضائل احمد: ص ۵۶۸؛ الذریۃ الطاہرۃ: ص ۹۶، ح ۸۸؛ مناقب کوفی: ج ۲، ص ۲۱۳، ح ۶۸۲ و ص ۶۸۳، ح ۲۱۶ و ص ۶۸۳، ح ۲۱۸؛ مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۵۷، و ۱۵۹؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۲۶۶ ح ۳۱۱، المطالب العالیہ: ج ۴، ص ۶۰، ح ۳۹۵۹ و ص ۶۱، ح ۳۹۶۱.

کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور ایک مشک عطاء فرمائی۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ لوگوں نے گھر کے اندر ریت لاکر بچھادی تھی (تاکہ پستی اور بلندی صحیح ہوجائے) پھر آنحضرتؐ نے امام علی علیہ السلام سے فرمایا: کہ جب تک میں نہ آجاؤں تم فاطمہؑ کے پاس مت جانا، جب حضرت تشریف لائے اور دق الباب کیا تو ام ایمن دروازہ کھولنے کے لئے گئیں فرمایا: میرے بھائی (علی علیہ السلام) کہاں ہیں؟ ام ایمن نے عرض کی اب وہ آپ کے بھائی کیسے ہیں جب کہ آپ نے ان سے اپنی بیٹی کی شادی کردی فرمایا: بیشک وہ میرے بھائی بھی ہیں پھر آگے بڑھے تو ایک سایہ دیکھ کر پوچھا یہ کون ہے؟ ام ایمن نے کہا یہ اسماء بنت عمیس ہیں آنحضرتؐ اسماء کی طرف مڑے اور پوچھا کیا تم رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی فاطمہؑ کی تعظیم وتکریم کے لئے آئی ہو کہا جی ہاں تو آپؐ نے ان کے لئے دعائے خیر کی اور گھر میں داخل ہوگئے۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ یہودی مرد کو عورت کے پاس جانے سے روکتے تھے لیکن آنحضرتؐ نے پہلے پانی طلب فرمایا اور اپنا لعاب دہن اس میں ڈالا اور سورہ "قل اعوذ برب الناس" اور "قل اعوذ برب الفلق" پڑھ کر دم کیا۔

پھر امام علی علیہ السلام کو بلایا اور ان کے چہرہ، سینہ اور دونوں بازوؤں پر پانی چھڑکا پھر جناب فاطمہؑ کو بلوایا آپ شرم وحیاء سے اپنے لباس میں لرزتی ہوئی رسول اللہ کی خدمت میں پہنچیں حضورؐ نے ان کے اوپر بھی اسی طرح پانی چھڑکا پھر جناب فاطمہ سے مخاطب ہوکر فرمایا: خدا کی قسم میں نے تمہاری شادی کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور میرے اہلبیتؑ میں جو سب سے اچھا تھا اس کے ساتھ تمہاری شادی کی ہے؟ پھر اٹھ کر باہر چلے گئے۔

حدیث: ۱۲۵۔ حدیث نمبر ۱۲۴ کے منابع۔

حضرت علی علیہ السلام کی تین خصوصیتیں

حدیث: ۱۲۶ أخبرني عمران بن بكار بن راشد قال: حدثنا أحمد بن خالد قال: حدثنا محمد [بن اسحاق]، عن عبدالله بن أبي نجيح، عن أبيه: أنّ معاوية ذكر عليّ بن أبي طالب فقال سعد بن أبي وقّاص: والله لأن تكون لي احدى خلاله الثلاث أحبّ اليّ من أن يكون لي ما طلعت عليه الشمس:

لأن يكون قال لي ما قال له حين ردّه من تبوك: ((أما ترضى أن تكون منّي بمنزلة هارون من موسى الا أنه لا نبيّ بعدي)) أحبّ اليّ أن يكون لي ما طلعت عليه الشمس.

ولأن يكون قال لي ما قال في يوم خيبر: ((لأعطينّ الراية رجلاً يحبّ الله و رسوله ويحبّه الله و رسوله يفتح الله على يديه ليس بفرّار)) أحبّ اليّ من أن يكون لي ما طلعت عليه الشمس.

ولأن أكون كنت صهره على ابنته لي منها من الولد ما له أحبّ اليّ من أن يكون لي ما طلعت عليه الشمس.

ابونجیح نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ معاویہ نے امام علی علیہ السلام کا کچھ ذکر کیا تو سعد بن ابو وقاص نے کہا، خدا کی قسم اگر ان کی تین فضیلتوں میں سے صرف ایک

میرے لئے ہوتی تو وہ مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوتی جن پر آفتاب اپنی روشنی ڈالتا ہے۔

اے کاش غزوہ تبوک سے امام علی علیہ السلام کو واپس کرتے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ ان کے بارے میں کہا تھا وہ میرے لئے کہتے: کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو موسیٰ کو ہارون سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا تو یہ (فضیلت) میرے لئے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوتی جن پر آفتاب اپنی روشنی ڈالتا ہے۔

اے کاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے دن جو امام علی علیہ السلام کے لئے کہا تھا وہ میرے لئے کہتے: کہ میں علم اس شخص کو دوں گا جو اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اسے دوست رکھتے ہیں خداوند عالم اس کے دونوں ہاتھوں پر فتح و کامیابی عطا کرے گا اور وہ فرار کرنے والا نہ ہوگا۔

اے کاش میں ان کا داماد ہوتا اور ان کی صاحبزادی سے جو بچے امام علی علیہ السلام کے لئے تھے میرے لئے ہوتے تو یہ بات میرے لئے دنیا کی ان تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہوتی جن پر آفتاب اپنی روشنی ڈالتا ہے۔

حدیث:۱۲۶۔ فضائل احمد: ص ۱۳۸، ح ۲۱۵؛ کتاب السنۃ: ص ۵۸۷، ح ۱۳۴۳ و ص ۵۹۴، ح ۱۳۸۶؛ مناقب کوفی ج ۲، ص ۵۴۸، ح ۱۰۵۸؛ البدایۃ والنھایۃ: ج ۷، ص ۳۵۳؛

جنت کی عورتوں کی سردار

حدیث:۱۲۷ أخبرنا محمد بن بشار قال: حدثنا عبدالوهاب [بن عبدالمجيد] قال: حدثنا محمد بن عمرو [الليثي]، عن أبي سلمة، عن عائشة قالت: مرض رسول الله (ص) فجاءت فاطمة فأكبت على رسول الله (ص) فسارّها فبكت، ثمّ أكبت عليه فسارّها فضحكت، فلمّا توفي النبيّ (ص) سألتها فقالت: لمّا أكببت عليه أخبرني أنّه ميّت من وجعه ذالک فبكيت، ثمّ أكببت عليه فأخبرني أنّي أسرع أهل بيتي [به] لحوقاً وأنّي سيّدة نساء أهل الجنّة الا مريم بنت عمران، فرفعت رأسي فضحكت.

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جناب فاطمہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض الموت کے وقت تشریف لائیں اور آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینے پر اپنا منہ رکھ دیا تو آنحضرتؐ نے کچھ آہستہ سے فرمایا: یہ سنتے ہی آپؑ گریہ وزاری کرنے لگیں اس کے بعد جب دوبارہ آپؑ نے حضورؐ کے سینے پر منہ رکھا تو آنحضرتؐ نے ان سے کچھ راز کی بات کہی جسے سنتے ہی وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد شہزادی سے اس کا سبب پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: کہ جب میں پہلی مرتبہ بابا کے سینہ سے لگی تو بابا نے مجھے اس درد و مرض کے ذریعہ اپنی وفات کی خبر دی اس پر میں رونے لگی پھر

جب میں دوبارہ سینہ سے لگی تو آپؐ نے مجھے خبر دی کہ میں اہل بیتؑ میں سب سے پہلے بابا سے جاملوں گی اور یہ کہ میں جناب مریمؑ بنت عمران کے علاوہ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہوں یہ سنتے ہی میں نے اپنا سر اٹھالیا اور ہنسنے لگی۔

حدیث:۱۲۸ أخبرني هلال بن بشر قال: حدّثنا محمد بن خالد قال: حدّثنا موسی بن يعقوب قال: حدّثني هاشم بن هاشم، عن عبدالله بن وهب [بن زمعة] أنّ أم سلمة اخبرته: ان رسول الله دعا فاطمة فناجاها فبكت ثم حدثها فضحكت قالت ام سلمة: فلمّا توفّي رسول الله(ص) سألتها عن بكائها و ضحكها؟ فقالت: أخبرني رسول الله(ص) انه يموت فبكيت ثمّ أخبرني رسول الله(ص) أنّي سيّدة نساء أهل الجنّة بعد مريم عمران فضحكت.

ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے جناب فاطمہؑ کو بلا کر ان کے کان میں کچھ کہا تو شہزادی رونے لگیں پھر دوبارہ کچھ کہا تو ہنسنے لگیں ام سلمہ کہتی ہیں

حدیث:۱۲۷۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج۶، ص۳۹۱، ح۶۰؛ سنن ترمذی: ج۵، ص۷۰۰، ح۳۸۷۲؛ آحاد و مثانی: ج۵، ص۳۵۷۔۳۵۸، ح۲۹۳۲، ۲۹۳۳۔۲۹۳۵ و ص۳۶۸۔۳۶۹، ح۲۹۶۹۔۲۹۷۰؛ اوائل ابن عاصم: ص۳۲، ح۷۷ و ص۵۴ ح۱۵۱؛ سنن کبریٰ نسائی: ج۵، ص۹۵، ح۸۳۶۶ و ص۹۶، ح۸۳۶۹؛ مسند ابویعلی: ج۱۲، ص۱۲۳، ح۶۷۵۵؛ الذریۃ الطاہرۃ: ص۱۴۰۔۱۴۱، ح۱۷۵۔۱۷۷ و ص۱۳۶، ح۱۸۵؛ صحیح ابن حبان: ج۱۵، ص۴۰۲، ح۶۹۵۲؛ معجم کبیر طبرانی: ج۲۲، ص۴۱۷۔۴۲۰، ح۱۰۳۰، ۱۰۳۱ و ۱۰۳۳ و ۱۰۳۶؛ خصال صدوق: ص۵۵۵ (باب اربعین) ح۳۰؛ مشکل الآثار: ج۱، ص۳۵، ح۹۸؛ فضائل فاطمہ ابن شاہین: ص۵۳۔۵۶، ح۳۔۶؛ حلیۃ الاولیاء: ج۲، ص۴۰؛ امالی طوسی: ص۴۰۰، ح۸۹۲؛ دلائل بیہقی: ج۷، ص۱۶۶؛ مناقب ابن مغازلی: ص۳۶۲، ح۴۰۸۔

حدیث ۱۲۸: سنن ترمذی: ج۵، ص۷۰۱، ح۳۸۷۳؛ آحاد و مثانی: ج۵، ص۳۶۵، ح۲۹۶۴؛ مسند ابویعلی: ج۱۲، ص۱۱۰، ح۶۷۴۳ و ص۳۱۲، ح۶۸۸۶؛ الذریۃ الطاہرۃ: ص۱۴۳، ح۱۸۲؛ معجم کبیر طبرانی: ج۲۲، ص۴۲۲، ح۱۰۳۹؛ فضائل فاطمہ ابن شاہین: ص۵۸، ح۸۔

میں نے شہزادی سے اس رونے اور ہنسنے کا سبب دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا: پہلے آنحضرت ﷺ نے اپنی وفات کی خبر دی تو میں رونے لگی پھر مجھے یہ خبر دی کہ تم مریمؑ بنت عمران کے علاوہ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہو تو میں ہنسنے لگی۔

حدیث:۱۲۹ أخبرنا اسحاق بن ابراهيم [ابن راهويه] قال: أخبرنا جرير [بن عبدالحميد]، عن يزيد [بن ابی زیاد]، عن عبدالرحمن بن أبي نعم، عن ابي سعيد قال: قال رسول الله(ص):

((الحسن والحسين سيّدا شباب أهل الجنّة، و فاطمة سيّدة نساء أهل الجنّة الا ما كان من مريم ابنة عمران)).

ابوسعید سے منقول ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے فرمایا: حسن و حسین علیہما السلام جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور فاطمہؑ، مریمؑ بنت عمران کے سوا جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں۔

حدیث:۱۳۰ اخبرنا محمد بن منصور [الطوسي] قال: حدّثنا الزبيري محمد بن عبدالله [بن الزبير أبو أحمد] قال: حدّثنا أبو جعفر (واسمه محمد بن مروان) قال: حدّثني أبو حازم [سلمة بن دينار]، عن أبي هريرة قال: ابطأ رسول الله(ص) عنّا يوماً صدر النّهار، فلمّا كان العشيّ قال له قائلنا: يا رسول الله(ص) قد شقّ علينا لم نرك اليوم. قال: ((انّ ملكاً من السماء لم يكن رآني فاستأذن الله في زيارتي فأخبرني (أو: بشّرني) أنّ فاطمة ابنتي سيّدة نساء امّتي وانّ حسناً و حسيناً سيّدا شباب أهل الجنّة)).

حدیث:۱۲۹۔ مسند احمد: ج۱۸، ص۱۶۱، ح۱۱۶۱۸ و ص۲۷۹، ح۱۱۷۵۶؛ فضائل احمد: ص۷۵۷، ح۱۳۳۱ و ص۱۷۷، ح۱۳۶۰؛ سنن ترمذی: ج۵، ص۶۵۶، ح۳۷۶۸؛ مسند ابو یعلی: ج۲، ص۳۹۵، ح۱۱۶۹؛ مناقب کوفی: ج۲، ص۱۹۳، ح۶۶۵ و ص۲۲۳، ح۶۸۷؛ مستدرک حاکم: ج۳، ص۱۵۴؛ استیعاب: ج۴، ص۱۸۹۴؛ امالی طوسی: ص۳۳۸، ح۳۳۶؛

ابو ہریرہ ناقل ہیں کہ رسول اسلام ﷺ ایک روز ہم لوگوں کے پاس نہ آئے تو عشاء کے وقت ہم میں سے کسی نے کہا اے رسول خدا ﷺ آج ہم لوگوں پر آپ کی زیارت نہ کرنا شاق گزرا تو آپؐ نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے میری زیارت نہیں کی تھی اللہ نے آج اسے اجازت دی اور وہ میری زیارت کے لئے آیا تھا اس نے مجھے یہ خوش خبری دی ہے کہ میری بیٹی فاطمہؑ میری امت کی عورتوں کی سردار ہے اور حسنؑ وحسینؑ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

حدیث: ۱۳۱ أخبرنا احمد بن سلیمان قال: حدّثنا أبو نعیم الفضل بن دکین قال: حدّثنا زکریّا [بن أبي زائدة]، عن فراس [بن یحیی، عن الشعبي، عن مسروق عن عائشة قالت أقبلت فاطمة [تمشي] کأنّ مشیتها مشیة رسول الله (ص) فقال: ((مرحباً بابنتي)). ثمّ أجلسها عن یمینه أو عن شماله، ثمّ أسرّ إلیها حدیثا فبکت، فقلت لها: استخصّک رسول الله (ص) بحدیثه و تبکین؟ ثمّ إنّه أسرّ إلیها حدیثاً فضحکت، فقلت لها: ما رأیت کالیوم فرحاً أقرب من حزن، و سألتها عمّا قال؟ فقالت: ما کنت لأفشي سرّ رسول الله (ص)، حتّی إذا قبض سألتها فقالت: إنّه أسرّ إليّ فقال:

((إنّ جبرئیل کان یعارضني بالقرآن کلّ سنة مرّة، و إنّه عارضني به العام مرّتین، ولا أراني إلا قد حضر أجلي و إنّک أوّل أهل بیتي لحاقاً بي و نعم السلف أنا لک)).

حدیث ۱۳۰: مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۸۱، ح ۳۲۱۶۷ و ص ۳۹۱، ح ۳۲۲۶۱؛ مسند احمد: ج ۲، ص ۳۹۱، ح ۲۳۳۲۹؛ تاریخ کبیر بخاری: ج ۱، ص ۲۳۲، ح ۷۲۸؛ سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۶۰، ص ۳۵۳، ح ۳۸۷۱؛ آحاد ومثانی: ج ۵، ص ۳۱۳، ح ۲۹۶۰؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۳، ص ۳۶-۳۸، ح ۲۶۰۹-۳۶۰۴ و ج ۲۲، ص ۴۰۲-۴۰۳، ح ۱۰۰۵-۱۰۰۶؛ مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۵۱؛ تاریخ بغداد: ج ۲، ص ۳۷۲، ح ۳۳۹۷؛ امالی طوسی: ص ۸۳، ح ۱۲۷؛ تہذیب الکمال: ج ۲۶، ص ۳۹۱، ح ۵۵۹۶۔

قالت: فبکیت لذالک، ثمّ قال: ((أما ترضین أن تکوني سیّدة نساء هذه الأمّة أو: نساء المؤمنین)). قالت: فضحکت.

ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک روز جناب فاطمہؑ حضور کی خدمت میں آئیں تو اس طرح چل رہی تھیں جیسے آنحضرت ﷺ چلتے ہیں حضورؐ نے فرمایا: خوش آمدید اے میری بیٹی اس کے بعد آپ نے انھیں دائیں یا بائیں جانب بیٹھا کر کچھ آہستہ سے کہا یہ سنتے ہی شہزادی رونے لگیں میں نے شہزادی سے عرض کیا کہ آنحضرت ﷺ نے تو آپ سے کچھ راز کی بات کہی ہے اور آپ رو رہی ہیں پھر آنحضرت ﷺ نے ان سے کچھ اور راز کی بات کہی اس پر شہزادی ہنسنے لگیں تو میں نے شہزادی سے عرض کی کہ میں نے آج سے پہلے خوشی کو غم سے اس قدر قریب نہیں دیکھا پھر میں نے ان سے دریافت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے آپ سے کیا کہا حضرت فاطمہؑ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کا راز فاش نہیں کروں گی۔

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کی وفات کے بعد حضرت فاطمہؑ سے پھر پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے یہ راز کہا

حدیث ۱۳۱: طبقات کبری ابن سعد: ج ۲، ص ۲۴۷ و ج ۸، ص ۲۶؛ مسند ابن راہویہ: ج ۴، ص ۲۳۵؛ مسند احمد: ج ۴۴، ص ۹، ح ۲۶۴۱۳؛ صحیح بخاری: ج ۴، ص ۲۴۷-۲۴۸، ح ۳۶۲۵؛ صحیح مسلم: ج ۴، ص ۱۹۰۵، ح ۲۴۵۰؛ سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۵۱۸؛ آحاد ومثانی: ج ۵، ص ۳۵۷، ح ۲۹۴۳؛ اوائل ابن ابی عاصم: ص ۳۲، ح ۷۶؛ سنن کبری نسائی: ج ۵، ص ۹۶؛ مسند ابو یعلی: ج ۱۲، ص ۱۱۱، ح ۶۷۴۴-۶۷۴۵ و ص ۳۱۳، ح ۶۸۸۷؛ الذریۃ الطاہرۃ: ص ۱۴۳، ح ۱۸۰؛ مشکل الآثار: ج ۱، ص ۳۵، ح ۹۷؛ مناقب کوفی: ج ۱، ص ۳۹۲، ح ۳۱۴ و ج ۲، ص ۲۰۸، ح ۶۷۹؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۲۲، ص ۴۱۸، ح ۱۰۳۲؛ امالی صدوق: ص ۶۹۲، ح ۹۴۸؛ دلائل بیہقی: ج ۶، ص ۳۶۴؛ امالی طوسی: ص ۳۳۲، ح ۶۶۹؛ حلیۃ الاولیاء: ج ۲، ص ۴۰۔

تھا کہ مجھے جبرئیل امین ہر سال ایک مرتبہ قرآن سناتے تھے اور اس سال دو مرتبہ سنایا ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ میری موت قریب ہے اور اے بیٹی تم میرے اہلبیت میں سب سے پہلے مجھ سے ملنے والی ہو اور میں تمھارے لئے بہترین سلف ہوں اس لئے میں رونے لگی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم اس امت کی عورتوں یا مومنین کی عورتوں کی سردار ہو یہ سنتے ہی میں ہنسنے لگی۔

حدیث: ۱۳۲ أخبرنا محمد بن معمر [البحراني] قال: حدّثنا أبو داؤد [الطيالسي] قال: حدّثنا أبو عوانة، عن فراس، عن الشعبي، عن مسروق قال: أخبرتني عائشة قالت: كنّا عند رسول الله (ص) جميعاً ما تغادر منّا [امرأة] واحدة فجاءت فاطمة تمشي، ولا والله إن تخطئ مشيتها [من] مشية رسول الله (ص) حتّى انتهت إليه فقال: ((مرحباً بابنتي)). فأقعدها عن يمينه أو يساره، ثمّ سارّها بشيء فبكت بكاءً شديداً، ثمّ سارّها بشيء فضحكت، فلمّا قام رسول الله (ص) قلت لها:

خصّك رسول الله (ص) من بيننا بالسرار و أنت تبكين!؟

اخبريني ما قال لک؟ قالت: ما كنت لأفشي على رسول الله (ص) سرّه، فلمّا توفّي قلت لها: أسألک بالّذي [لي] عليک من الحق ما الّذي سارّک به رسول الله (ص)؟ قالت: أمّا الآن فنعم، سارّني أمّا مرّته الأولى فقال:

((إنّ جبرئيل كان يعارضني بالقرآن في كلّ عام مرّة، و إنّه عارضني به العام مرّتين، ولا أرى الأجل إلا قد اقترب فاتّقي الله واصبري)). [فبكيت] ثمّ قال: ((يا فاطمة أما ترضين أنک سيّدة نساء هذه الأمّة أو: نساء العالمين)). فضحكت.

مسروق سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ نے مجھ سے بیان کیا کہ ہم سب (بیبیاں) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تھے کہ جناب فاطمہؑ تشریف لائیں خدا کی قسم ان کے چلنے کا انداز ہو بہو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انداز جیسا تھا، یہاں تک کہ آپ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیٹی خوش آمدید اور اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھایا پھر ان سے راز کی بات کہی تو شہزادی زور زور سے رونے لگیں آنحضرتؐ نے پھر کچھ آہستہ سے کہا تو آپ ہنسنے لگیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کر چلے گئے تو میں نے شہزادی سے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو ہمارے درمیان سے راز کی باتوں کے لئے آپ کا انتخاب کیا اور آپ رونے لگیں؟ مجھے بتائیے کہ حضورؐ نے آپ سے کیا فرمایا تو انھوں نے فرمایا: کہ میں ایسی نہیں ہوں کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راز کو فاش کردوں۔

عائشہ کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد میں نے فاطمہؑ کو ان کے باپ کا واسطہ دے کر دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے کیا راز فرمایا تھا تو شہزادی نے فرمایا: اس وقت میں بتا سکتی ہوں پہلی مرتبہ مجھے یہ راز بتایا کہ جبرئیل امین ہر سال ایک مرتبہ مجھے قرآن سنایا کرتے تھے مگر اس سال دو مرتبہ سنایا ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ میری وفات قریب ہے پس تم اللہ سے ڈرنا اور صبر کرنا یہ سنتے ہی میں رونے لگی۔

اور دوسری مرتبہ فرمایا: اے فاطمہؑ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ اس امت کی عورتوں (یا عالمین کی عورتوں) کی سردار ہو یہ سن کر میں ہنسنے لگی۔

حدیث ۱۳۲: مسند طیالسی: ص ۱۹۶، ح ۱۳۷۳؛ فضائل احمد: ص ۷۶۳، ح ۱۳۴۵؛ صحیح بخاری: ج ۸، ص ۷۹ (کتاب الاستئذان، باب ۴۳) ح ۱؛ صحیح مسلم: ج ۴، ص ۱۹۰۴ (باب ۱۵)، ح ۲۴۵۰؛ آحاد ومثانی: ج ۵، ص ۳۵۸، ح ۲۹۴۴ و ص ۳۶۷، ح ۲۹۶۷؛ الذریۃ الطاہرۃ: ص ۱۳۲، ح ۱۷۹۔ مشکل الآثار: ج ۱، ص ۳۵، ح ۹۵-۹۶؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۲۲، ص ۴۱۵، ح ۱۰۲۳ و ص ۴۱۹، ح ۱۰۳۳؛ فضائل فاطمہ ابن شاہین: ص ۵۶، ح ۶ و ص ۵۹، ح ۸؛ دلائل بیہقی: ج ۷، ص ۱۶۴ و ۱۶۷؛ حلیۃ الاولیاء: ج ۲، ص ۳۹۔

بضعۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیث:۱۳۳ أخبرنا قتيبة بن سعيد قال: حدثنا الليث [بن سعد] عن [عبدالله بن عبيدالله] بن أبي مليكة، عن المسور بن مخرمة قال: سمعت رسول الله (ص) وهو علي المنبر يقول: ((إنّ بني هشام بن المغيرة اسأذنوني في أن ينكحوا ابنتهم عليّ بن أبي طالب، فلا آذن ثمّ لا آذن، إلا أن يريد ابن أبي طالب ان يطلّق ابنتي وينكح ابنتهم، فإنّما هي بضعة منّي يريبني ما رابها و يؤذيني ما آذاها)).

مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر سے فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: بنی ہشام بن مغیرہ مجھ سے یہ اجازت طلب کر رہے ہیں کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح حضرت علی علیہ السلام سے کر دیں میں ہرگز ہرگز اس کی اجازت نہیں دوں گا مگر یہ کہ علی علیہ السلام میری بیٹی کو طلاق دے کر ان کی بیٹی سے نکاح کریں فاطمہ میرے جسم کا جزو ہے جس نے فاطمہ کا سکون چھینا اس نے میرا سکون چھینا اور

حدیث ۱۳۳: صحیح بخاری: ج۷، ص۴۷، (کتاب النکاح) باب ۱۰۹؛ صحیح مسلم: ج۴، ص۱۹۰۲، ح۲۴۴۹؛ سنن ابی داود: ج۲، ص۲۲۶، ح۲۰۷۱؛ سنن ترمذی: ج۵، ص۶۹۸، ح۳۸۶۷؛ شرح السنۃ بغوی: ج۱۴، ص۱۵۹، ح۳۹۵۸۔

جس نے اسے اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔[۱]

---

[۱] بنی امیہ جن کے دلوں میں خاندان عصمت وطہارت کے بارے میں بغض وحسد بھرا ہوا تھا اور وہ لوگ آنحضرت ﷺ کی قطعی حدیث کہ جو فضیلت فاطمہ زہرا [سلام اللہ علیہا] اور علی علیہ السلام کے بارے میں تھی "فاطمہ [سلام اللہ علیہا] میرا ٹکڑا ہے جس نے اسے اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا جس نے مجھے ناراض کیا اس نے خدا کو ناراض کیا" سے انکار نہیں کر سکتے تھے

لہذا انھوں نے آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد حضرت فاطمہ زہرا [سلام اللہ علیہا] پر ہونے والے دوسرے مظالم کو چھپانے کے لئے اس حدیث کو اس انداز سے ترتیب وجعل کیا کہ حضرت علی علیہ السلام نے بنی ہشام کی بیٹی سے شادی کا ارادہ کر کے فاطمہ [سلام اللہ علیہا] کو اذیت دی (نعوذ باللہ)۔

حدیث کے اس ٹکڑے کے جعلی ہونے کی بہت سے دلیلیں موجود ہیں

۱)۔ مسور بن مخرمہ جو ان دونوں حدیثوں کا راوی ہے اس کی پیدائش آنحضرت ﷺ کی ہجرت کے بعد کی ہے لہذا جب یہ حدیث گزری گئی تو اس کی عمر یقیناً چھ یا ساتھ برس کی تھی جب کہ وہ خود اس حدیث کے سننے کے وقت اپنے کو بالغ بتا رہا ہے۔ (ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۱۳۷)

۲)۔ فتح مکہ سے پہلے ابوجہل کی کوئی بیٹی مدینہ میں موجود نہ تھی۔

۳)۔ مسور کو بنی امیہ خاص کر معاویہ سے دلی لگاؤ تھا جیسا کہ عروۃ بن زبیر کا بیان ہے کہ وہ معاویہ کا نام سنتے ہی اس پر درود بھیجتا تھا۔

۴)۔ اگر بہ فرض محال شادی کی درخواست کا یہ حادثہ پیش بھی آیا ہو تو بھی شریعت میں حرام نہیں ہے چہ جائے کہ آنحضرت غصہ ہو جائیں اور اس مباح کام کو برا اور حرام قرار دیں جب کہ آپ وحی الٰہی کے تابع ہیں، بالفرض اگر آپ کو یہ کام ناگوار بھی گزرا ہو پھر بھی آپ ﷺ کا غصہ میں آجانا اور لوگوں کے سامنے منبر پر جا کر اس طرح بیان کرنا آپ کی شان ومنزلت نیز اخلاق کے منافی ہے لہذا اس طرح کی جعلی حدیثیں نہ صرف حضرت علی علیہ السلام کے خلاف ہیں بلکہ پہلے مرحلہ میں خود آنحضرت کے خلاف ہیں۔

۵)۔ حدیث نمبر ۱۳۵ میں کوئی واقعہ ارادہ نکاح کا بیان نہیں کیا گیا ہے۔

۶)۔ اس حدیث کے ساتھ حدیث نمبر: ۸۰، ۹۰، ۹۷، کا مطالعہ کرنا چاہئے کیوں کہ اگر وہ حدیثیں صحیح ہیں تو یہ دونوں حدیثیں نمبر ۱۳۳، ۱۳۴ صحیح نہ ہوں گی۔

حدیث: ۱۳۴ أخبرنا أحمد بن سليمان قال: حدّثنا يحيى بن آدم قال: حدّثنا بشر بن السري قال: حدّثنا ليث بن سعد قال: سمعت ابن أبي مليكة يقول: سمعت المسور بن مخرمة يقول: سمعت رسول الله (ص) بمكّة يخطب ثمّ قال: ((إنّ بني هشام استأذنوني في أن ينكحوا ابنتهم عليّاً و إنّي لا آذن، إلا أن يريد ابن أبي طالب أن يفارق ابنتي و أن ينكح ابنتهم)). ثمّ قال: ((إنّ فاطمة مضغة (أو: بضعة) منّي يؤذيني ما آذاها و يريبني ما رابها، و ما كان له أن يجمع بين بنت عدوّ الله و بين ابنة رسول الله (ص)).

مسور بن مخرمہ سے منقول ہے کہ میں نے رسول اسلام ﷺ کو مکہ میں خطبہ کے بعد یہ کہتے ہوئے سنا کہ بنی ہشام بن مغیرہ مجھ سے اجازت چاہتے ہیں کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی حضرت علی علیہ السلام سے کر دیں میں تو یہ اجازت دے ہی نہیں سکتا مگر یہ کہ علی علیہ السلام خود میری بیٹی کو چھوڑ کر ان کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہیں اور اس کے بعد فرمایا فاطمہؑ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس چیز سے فاطمہؑ کو اذیت ہو اس چیز سے مجھے اذیت ہوتی ہے۔ اور علی علیہ السلام کو اس بات کا حق نہیں ہے کہ اللہ کے دشمن کی بیٹی اور رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کو ایک ساتھ رکھیں۔

☜ ان تمام باتوں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ متعدد حدیثوں میں جو حدیث قدر متیقن ہے وہ یہ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: "فاطمہ [سلام اللہ علیہا] میرا ٹکڑا ہے جس نے اسے اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی، اور فاطمہ [سلام اللہ علیہا] کی ناراضگی خدا کی ناراضگی ہے"

حدیث ۱۳۴: مسند احمد: ج ۳۱، ص ۲۴۰، ح ۱۸۹۲۶، فضائل احمد: ص ۷۵۶، ح ۱۳۲۸؛ صحیح مسلم: ج ۴، ص ۱۹۰۲؛ سنن ابی داود: ج ۲، ص ۲۲۵، ح ۲۰۷۱؛ سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۶۴۳، ح ۱۹۹۸؛ آحاد ومثانی: ج ۵، ص ۳۶۱، ح ۲۹۵۵؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۲۲، ص ۴۰۴، ح ۳۵۷۱۔

حدیث: ۱۳۵ الحارث بن مسكين قراءة عليه و أنا سمع، عن سفيان [بن عيينة]، عن عمرو [بن دينار]، عن ابن أبي مليكة، عن المسور بن مخرمة: أنّ النبيّ (ص) قال: ((إنّ فاطمة مضغة منّي، من أغضبها أغضبني)).

مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ بیشک فاطمہؑ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

حدیث: ۱۳۶ أخبرنا محمد بن خالد خلي قال: حدّثنا بشر بن شعيب [بن أبي حمزة الحمصي] عن أبيه، عن الزهري قال: أخبرني عليّ بن حسين أنّ المسور بن مخرمة أخبره أنّ رسول الله (ص) قال: ((إنّ فاطمة مضغة منّي)).

مسور بن مخرمہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک فاطمہؑ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔

حدیث: ۱۳۷ أخبرني عبيد الله بن سعد بن ابراهيم بن سعد قال: حدّثني عمّي [يعقوب] قال: حدّثنا أبي، عن الوليد بن كثير، عن محمد بن عمرو بن حلحلة أنه حدّثه: أنّ ابن شهاب [الزهري] حدّثه: أنّ عليّ بن حسين حدّثه: أنّ

حدیث ۱۳۵: صحیح بخاری: ج۵، ص۲۶ (باب مناقب قرابۃ رسول اللہ "ص" ومنقبۃ فاطمہ "س")؛ صحیح مسلم: ج۴، ص۱۹۰۳، ح۲۴۴۹؛ سنن ابی داود: ج۲، ص۲۲۶، ح۲۰۷۰؛ سنن ترمذی: ج۵، ص۱۹۸، ح۳۸۶۷؛ آحاد ومثانی: ۵ ج، ص۳۶۱، ح۲۹۵۴؛ سنن کبری نسائی: ج۵، ص۹۷، ح۸۳۷۱؛ معجم کبیر طبرانی: ج۲۲، ص۴۰۳، ح۱۰۱۱-۱۰۱۲؛ فضائل فاطمہ ابن شاہین: ص۲۴، ح۲۱-۲۲؛

حدیث ۱۳۶: مسند احمد: ج۳۱، ص۲۲۷، ح۱۸۹۱۱-۱۸۹۱۲؛ فضائل احمد: ص۷۵۶، ح۱۳۲۹؛ صحیح بخاری: ج۵، ص۲۸ (باب ذکر اصحاب النبی "ص")؛ صحیح مسلم: ج۴، ص۱۹۰۳، ح۲۴۴۹؛ سنن ابن ماجہ: ج۱، ص۶۴۴، ح۱۹۹۹؛ معجم کبیر طبرانی: ج۲۰، ص۱۹؛ مسند شامیین: ج۴، ص۱۶۴؛ فضائل فاطمہ ابن شاہین: ص۲۶، ح۲۳؛ سنن کبری بیہقی: ج۷، ص۳۰۸۔

المسور بن مخرمة قال: سمعت رسول الله (ص) يخطب على منبره هذا و أنا يومئذ محتلم فقال: ((إنّ فاطمة مضغة منّي)).

مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ جن دنوں میں بالغ ہو چکا تھا، میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر خطبہ کے بعد یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بیشک فاطمہؑ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔

حدیث ۱۳۷: صحیفۃ الامام الرضاؑ: ص۴۵، ح۲۲؛ مصنف ابن ابی شیبہ: ج۶، ص۳۹۱، ح۳۲۲۶۳؛ مسند احمد: ج۳۱، ص۲۲۸، ح۸۹۱۳؛ فضائل احمد: ص۷۵۶، ح۱۳۲۷ و ص۷۵۷، ح۱۳۳۰ و ص۸۵۷، ح۱۳۳۴؛ صحیح بخاری: ج۴، ص۱۰۱؛ صحیح مسلم: ج۴، ص۱۹۰۳-۱۹۰۴؛ ح۲۴۴۹؛ سنن ابی داود: ج۲، ص۲۲۵-۲۲۶، ح۲۰۶۹-۲۰۷۰؛ آحاد ومثانی: ج۵، ص۳۶۳، ح۲۹۵۶-۲۹۵۹؛ سنن ترمذی: ج۵، ص۶۹۹، ح۳۸۶۹؛ سنن کبری نسائی: ج۵، ص۹۷، ح۸۳۷۳؛ مناقب کوفی: ج۲، ص۲۰۰، ح۶۷۳ و ص۲۱۰، ح۶۸۰؛ صحیح ابن حبان: ج۵، ص۴۰۸، ح۶۹۵۸؛ مسند شامیین: ج۳، ص۱۲، ح۱۷۰۷؛ امالی صدوق: ص۴۶۷، ح۶۲۲؛ معانی الاخبار: ص۳۰۲ و ۱۰۷؛ عیون اخبار الرضا: ج۲، ص۴۶، ح۱۷۶؛ مستدرک حاکم: ج۳، ص۱۵۸-۱۵۹؛ امالی مفید: ص۲۵۹ (المجلس الحادی والثلاثون) ح۳؛ امالی طوسی: ص۳۴۷، ح۹۵۴۔

علی علیہ السلام کے بیٹے، رسول خداؐ کے فرزند

حدیث:۱۳۸ أخبرنا أحمد بن بكار الحراني قال: حدّثنا محمد بن سلمة، عن [محمد] بن اسحاق، عن يزيد بن عبدالله بن قسيط، عن محمد بن اسامة بن زيد، عن أبيه قال: قال رسول الله (ص) ((أمّا أنت يا عليّ فختني و أبو ولدي و أنت منّي و أنا منك)).

اسامہ بن زید کا بیان ہے کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی علیہ السلام تم میرے داماد اور میرے دونوں بیٹوں کے باپ ہو، تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

حدیث:۱۳۹ أخبرني القاسم بن زكريا بن دينار قال: حدّثنا خالد بن مخلد قال: حدّثني موسى (وهو ابن يعقوب الزمعي) عن عبدالله بن أبي بكر بن زيد بن المهاجر قال: أخبرني مسلم بن أبي سهل النبّال قال: أخبرني حسن بن اسامة بن زيد بن حارثة قال: أخبرني اسامة بن زيد قال: طرقت رسول الله (ص) ليلة لبعض الحاجة، فخرج وهو مشتمل على شئ لا أدري ما هو، فلمّا فرغت

حدیث ۱۳۸: مسند احمد: ج ۳۶، ص ۱۱۱، ح ۲۱۷۷۷؛ مسند ابو یعلی: ج ۱، ص ۳۰۲، ح ۵۲۸؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۱، ص ۱۲۰؛ تاریخ بغداد: ج ۹، ص ۶۲، رقم ۳۶۳۵؛ مناقب ابن مغازلی: ص ۲۲۳، ح ۳۹۶؛ مناقب خوارزمی: ص ۶۵، ح ۳۶۔

من حاجتي قلت: ما هذا لّذي أنت مشتمل عليه؟ فكشفه فإذا الحسن والحسين على وركيه، فقال: ((هذان إبناي وابنا ابنتي، اللهمّ إنک تعلم أنّي أحبّهما فأحبّهما، اللهمّ إنک تعلم أنّي أحبّهما فأحبّهما)).

اسامہ بن زید کا بیان ہے کہ میں ایک شب اپنی کسی ضرورت کی خاطر رسول اسلام ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضرت ﷺ کچھ لپیٹے ہوئے نکلے مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کیا ہے جب میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا تو عرض کی کہ حضورؐ یہ کیا ہے جسے آپ لپیٹے ہوئے ہیں تو حضورؐ نے کپڑا ہٹا دیا میں نے دیکھا کہ امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام آپ کی گود میں تشریف فرما ہیں اس کے بعد آنحضرتؐ نے فرمایا یہ دونوں میرے اور میری بیٹی کے فرزند ہیں خدایا تو جانتا ہے کہ میں ان دونوں سے کیوں محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان سے محبت فرما آپؐ نے اس جملہ کو بار بار فرمایا۔

حدیث ۱۳۹: ترجمۃ الامام حسینؑ من طبقات ابن سعد: ص ۴۳، ح ۲۰۴؛ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۸۱، ح ۳۲۱۷۳ و ص ۳۸۲، ح ۳۲۱۸۲ ۔ ۳۲۱۸۳؛ مسند احمد: ج ۳۰، ص ۵۳۲، ح ۱۸۵۷۷؛ فضائل احمد: ص ۴۳۸، ح ۱۳۵۳ و ص ۷۸۱، ح ۱۳۸۸؛ صحیح بخاری مع فتح الباری: ج ۷، (کتاب فضائل الصحابہ) ص ۹۴، ح ۳۷۴۹؛ تاریخ کبیر بخاری: ج ۴، ص ۲۸۶، ح ۲۳۹۴؛ صحیح مسلم: ج ۴، ص ۱۸۸۳، ح ۲۴۲۲؛ سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۵۶، ح ۳۷۶۹؛ سنن کبری نسائی: ج ۵، ص ۵۰، ح ۸۱۷۱؛ صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۴۱۶ ۔ ۴۱۷، ح ۶۹۶۲ ۔ ۶۹۶۳ و ص ۴۲۲، ح ۶۹۶۷؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۳، ص ۳۱، ح ۲۵۸۴؛ کامل ابن عدی: ج ۲، ص ۷۴۸؛ حلیۃ الاولیاء: ج ۸، ص ۳۰۵؛ مناقب ابن مغازلی: ص ۳۷۴، ح ۴۲۱۔

جوانان جنت کے سردار

حديث: ۱۴۰ أخبرنا عمرو بن منصور قال: حدّثنا أبو نعيم قال: حدّثنا يزيد بن مردانبه، عن عبدالرحمن بن أبي نُعم، عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول الله (ص): ((الحسن والحسين سيّدا شباب أهل الجنّة)).

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے فرمایا حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام جوانان جنت کے سردار ہیں۔

حديث: ۱۴۱ أخبرني محمد بن إسماعيل بن إبراهيم قال: حدّثنا أبو نعيم، عن سفيان [الثوري]، عن يزيد بن أبي زياد، عن ابن أبي نُعم، عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول الله (ص): ((الحسن والحسين سيّدا شباب أهل الجنّة)).

حدیث ۱۴۰: مسند احمد: ج ۱۷، ص ۳۱، ح ۱۰۹۹۹؛ فضائل احمد: ص ۷۷۹، ح ۱۳۸۴؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۳، ص ۳۸، ح ۲۶۱۱؛ تاریخ اصبہان: ج ۲، ص ۳۲۱، ح ۱۸۴۷؛ تاریخ بغداد: ج ۱۱، ص ۹۰ رقم ۵۷۷۸۔

حدیث ۱۴۱: مسند احمد: ج ۱۸، ص ۱۳۸، ح ۱۱۵۹۴ و ص ۱۶۱، ح ۱۱۶۱۸؛ فضائل احمد: ص ۷۷۱، ح ۱۳۶۰ و ص ۷۷۳، ح ۱۳۶۸؛ سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۵۶، ح ۳۷۶۸؛ مناقب کوفی: ج ۲، ص ۲۳۵، ح ۱۸۴؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۳، ص ۳۹، ح ۲۶۱۵ ۔ ۲۶۱۲؛ حلیۃ الاولیاء: ج ۵، ص ۷۱؛ تاریخ بغداد: ج ۹، ص ۲۳۱ رقم ۴۸۰۲۔

ابونعم نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام جوانان جنت کے سردار ہیں۔

حدیث: ۱۴۲ أخبرنا أحمدبن حرب قال: حدّثنا [محمد] بن فضيل، عن يزيد [بن أبي زياد]، عن عبدالرحمن بن أبي نُعم، عن أبي سعيد الخدري، عن النبيّ (ص) قال: ((إنّ حسناً وحسيناً سيّدا شباب أهل الجنّة)) مااستثنى من ذالك.

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک حسنؑ و حسینؑ جوانان جنت کے سردار ہیں، اور اس سے کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا ہے (یہ اشارہ اس لئے ہے کہ بعد کی حدیث میں جناب عیسیٰؑ اور جناب یحییٰؑ کو مستثنیٰ کیا گیا ہے)۔

حدیث: ۱۴۳ أخبرنا يعقوب بن إبراهيم ومحمدبن آدم، عن مروان [بن معاوية]، عن الحكم بن عبدالرحمن (وهو ابن أبي نُعم) عن أبيه، عن أبي سعيد قال: قال رسول الله (ص): ((الحسن والحسين سيّدا شباب أهل الجنّة [إلا ابني الخالة عيسى بن مريم ويحيى بن زكريا])).

ابوسعید کہتے ہیں کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام جوانان جنت کے سردار ہیں، میرے دو خالہ زاد بھائیوں جناب عیسیٰ اور یحییٰؑ کے علاوہ کہ یہ دونوں ان سے مستثنیٰ ہیں۔[۱]

حدیث۱۴۲: سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۵۶، ح ۳۷۶۸؛ مناقب کوفی: ج ۲، ص ۲۳۸، ح ۷۰۳۔

حدیث۱۴۳: المعرفۃ والتاریخ: ج ۲، ص ۶۴۴؛ سنن کبری نسائی: ج ۵، ص ۵۰، ح ۸۱۶۹؛ صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۱۲، ح ۶۹۵۹؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۳، ص ۳۸، ح ۲۶۱۰؛ مشکل الآثار: ج ۲، ص ۳۹۳، ح ۱۹۶۷؛ مستدرک حاکم: ج ۲، ص ۱۲۶؛ حلیۃ الاولیاء: ج ۵، ص ۷۱؛ تاریخ بغداد: ج ۴، ص ۲۰۸، رقم ۱۸۹۶۔

[۱] علمائے حدیث کے نزدیک اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس لئے کہ اس سلسلہ کی بہت سی متواتر حدیثیں موجود ہیں جن میں فقط "حسن و حسین [علیہما السلام] جوانان جنت کے سردار ہیں" ملتا ہے صرف یہی ایک حدیث ہے جس میں عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا کو ان سے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو پھول

حدیث: ۱۴۴ أخبرنا محمدبن عبدالأعلى قال: حدّثنا خالد [بن الحارث] قال: حدّثنا أشعث [بن عبدالملک]، عن الحسن [البصري]، عن بعض أصحاب رسول الله (ص) (قال: يعني أنس بن مالک) قال: دخلنا (وربما قال: دخلت) على رسول الله (ص) والحسن والحسين ينقلبان على بطنه قال: و يقول: ((ريحانتيّ من هذه الأمّة)).

انس بن مالک کہتے ہیں کہ ہم رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے امام حسنؑ و امام حسین علیہما السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شکم مبارک پر کھیل رہے تھے اور آنحضرتؐ فرمارہے تھے یہ دونوں اس امت میں میرے دو خوشبودار پھول ہیں۔

حدیث: ۱۴۵ أخبرني إبراهيم بن يعقوب قال: حدّثنا وهب بن جرير [بن حازم] أنّ أباه حدّثه قال: سمعت محمدبن عبدالله بن أبي يعقوب، عن [عبدالرحمن] بن أبي نُعم قال:

حدیث۱۴۴: کتاب سلیم: ص ۹۷؛ صحیفۃ الامام الرضا: ص ۴۵، ح ۲۳؛ تفسیر فرات کوفی: ص ۲۹۸، ح ۴۰۳؛ کشف الاستار: ج ۳، ص ۲۲۵؛ معجم الطبرانی: ۳، ج، ص ۱۸۵، ح ۳۹۹۰؛ عیون اخبار الرضا: ج ۲، ص ۲۷، ح ۸؛ امالی صدوق: ص ۵۷۴، ح ۱۹؛ کامل الزیارات: ص ۶۳، ح ۷، ۱۱ و ص ۹۸، ح ۱۸۲

كنت عند ابن عمر فأتاه رجل فسأله عن دم البعوض يكون في ثوبه، أيصلّي به؟ فقال ابن عمر:
ممّن أنت؟ قال: من أهل العراق. قال: من يعذرني من هذا!!!!
يسألني عن دم البعوض!! وقد قتلوا ابن رسول الله (ص)؟!
سمعت رسول الله (ص) يقول: ((هما ريحانتي من الدنيا)).

عبدالرحمٰن بن ابونعم سے روایت ہے کہ میں عبداللہ ابن عمر کی خدمت میں تھا کہ اتنے میں ایک شخص نے آکر ان سے دریافت کیا کہ اگر کسی کے لباس پر مچھر کا خون ہوتو کیا وہ نماز پڑھ سکتا ہے؟

انھوں نے پوچھا کہ تو کہاں کا رہنے والا ہے اس نے کہا میں عراق کا رہنے والا ہوں انھوں نے فرمایا کون ہے جو اس شخص سے مجھے چھٹکارا دلائے؟ یہ مجھ سے مچھر کے خون کے بارے میں پوچھ رہا ہے جب کہ ان لوگوں نے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بیٹے کو قتل کر ڈالا؟! میں نے خود رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ دونوں یعنی حسنؑ و حسینؑ باغ دنیا میں میرے دو خوشبودار پھول ہیں۔

حدیث ۱۳۵: دوسرے منابع میں: مسند طیالسی: ص ۲۶۰، ح ۱۹۲۷؛ مصنف بن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۸۲، ح ۳۲۱۸۰؛ مسند احمد ج ۹، ص ۴۰۲، ح ۵۵۶۸؛ فضائل احمد: ص ۸۱، ح ۱۳۹۰؛ صحیح بخاری: ج ۵، ص ۳۳، ح ۳۷۵۳؛ ادب مفرد: ص ۳۸، باب ۴۵، ح ۸۵؛ سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۵۷، ح ۳۷۷۰؛ مسند ابی یعلی ج ۱۰، ص ۱۰۶، ح ۵۷۳۹؛ صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۴۲۵، ح ۶۹۶۹؛ امالی صدوق: ص ۲۰۷، ح ۲۲۸؛ امالی خمیسیہ: ج ۱، ص ۱۷۶، ح ۸۔

سب سے زیادہ عزیز اور محبوب

حدیث: ۱۳۶ أخبرني زكريا بن يحيى قال: حدثنا [محمد بن يحيى] ابن أبي عمر قال: حدثنا سفيان [بن عيينة]، عن [عبدالله] بن أبي نجيح، عن رجل قال: سمعت علياً على المنبر بالكوفة يقول: خطبت إلى رسول الله (ص) فاطمة فزوّجني، فقلت: يا رسول الله (ص) أنا أحبّ إليك أم هي؟ فقال: ((هي أحبّ إليّ منك، و أنت أعزّ عليّ منها)).

عبداللہ ابن ابو نجیح نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ میں نے منبر کوفہ پر حضرت علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے جناب فاطمہؑ کے ساتھ اپنی شادی کی درخواست کی تو انھوں نے میری شادی فاطمہؑ سے کردی پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سوال کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نزدیک میں زیادہ محبوب ہوں یا فاطمہؑ تو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہؑ میرے نزدیک تم سے زیادہ محبوب ہے اور تم میرے نزدیک فاطمہ سے زیادہ عزیز ہو۔

حدیث ۱۳۶: سیرۃ ابن اسحاق: ص ۲۴۶؛ مسند حمیدی: ج ۱، ص ۲۲، ح ۳۸؛ طبقات ابن سعد: ج ۸، ص ۲۰؛ مسند احمد: ج ۲، ص ۴۱، ح ۶۰۳؛ فضائل احمد: ص ۱۳۴، ح ۱۹۸؛ سنن سعید بن منصور: ج ۱، ص ۱۶۷، ح ۶۰۰؛ آحاد و مثانی: ج ۵، ص ۳۶۰، ح ۲۱۵۱؛ مناقب کوفی: ج ۲، ص ۱۸۵، ح ۶۵۹ و ص ۲۱۳، ح ۶۸۱؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۱۱، ص ۵۵، ح ۱۱۰۶۳؛ فضائل فاطمہ ابن شاہین: ص ۸۳۔۸۴، ح ۳۱۔۳۲۔

حضرت علیؑ کے لئے دعا

حدیث:۱۴۷ اخبرنا عبدالأعلی بن واصل بن عبدالأعلی قال: حدثنا علیّ بن ثابت قال: حدثنا منصور بن أبي الأسود، عن یزید بن أبي زیاد، عن سلیمان بن عبدالله بن الحارث [بن نوفل]، عن جدہ، عن علیّ قال: مرضت فعادني رسول الله (ص) فدخل عليّ و أنا مضطجع، فاتکأ إلی جنبي ثم سجاني بثوبه، فلمّا رأني قد هدئت قام إلی المسجد یصلّي، فلمّا قضی صلاته جاء فرفع الثوب عنّي و قال: ((قم یا علیّ، فقد برئت)).

فقمت کأنّما لم أشتک شیئاً قبل ذالک فقال: ((ما سألت ربيّ شیئاً في صلاتي إلا أعطاني، وما سألت لنفسي شیئاً إلا و قد سألت لک)).

جدہ سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: کہ میں ایک مرتبہ مریض ہوا رسول اکرمؐ میری عیادت کے لئے تشریف لائے میں درد سے پریشان تھا وہ میرے پہلو سے تکیہ لگا کر بیٹھ گئے اور اپنا کپڑا مجھے اڑھا دیا پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ مجھے کچھ آرام مل گیا ہے تو اٹھے اور نماز پڑھنے مسجد تشریف لے گئے جب نماز ادا کر چکے تو دوبارہ آئے اور آ کر میرے اوپر سے کپڑا ہٹا دیا اور فرمایا: اے علی علیہ السلام اٹھو تم اچھے ہو گئے یہ سنتے ہی میں اس طرح کھڑا ہوا جیسے اس سے پہلے بیمار ہی نہ تھا اس کے

بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے نماز میں جو کچھ خدا سے مانگا اس نے مجھے عطا کر دیا اور میں نے جو کچھ اپنے لئے مانگا وہ تمھارے لئے بھی مانگا۔

حدیث: ۱۴۸ أخبرنا القاسم بن زکریا بن دینار قال: حدثنا عليّ [بن قادم] قال: حدثنا جعفر [بن زیاد الأحمر، عن یزید بن أبي زیاد، عن عبدالله بن الحارث، عن عليّ قال: وجعت وجعاً شدیداً فأتیت النبيّ (ص) فأقامني في مکانه، وقام یصلّي و ألقی عليّ طرف ثوبه، ثمّ قال:

((قم یا عليّ قد برئت، لا بأس علیک، وما دعوت لنفسي بشي إلا دعوت لک مثله، وما دعوت بشي إلا قد استجیب لي (أو قال: أعطیت) إلا أنّه قیل لي: لانبيّ بعدک)).

عبداللہ بن حارث سے منقول ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا میں شدید درد میں مبتلا ہوا تو رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنی جگہ پر کھڑا کر کے چادر کا ایک گوشہ میرے اوپر ڈال دیا اور نماز میں مشغول ہو گئے پھر فرمایا اے علی علیہ السلام اٹھو کہ تمھیں شفا مل گئی اور اب تمھیں کچھ نہیں ہے میں نے خدا سے اپنے لئے جو کچھ مانگا وہ تمھارے لئے بھی مانگا اور جو مانگا وہ پورا ہوا (یا عطا ہوا) بس مجھ سے یہ کہا گیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا (مطلب یہ کہ اگر میرے بعد نبوت ہوتی تو وہ بھی تمھارے لئے خدا سے مانگتا)

حدیث ۱۴۷: مناقب خوارزمی ص ۱۳۲، ح ۱۶۳؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق، ج ۲ ص ۲۷۷، ح ۸۰۷۔

حدیث ۱۴۸: کتاب السنہ: ص ۵۸۴، ح ۱۳۱۳؛ معجم اوسط طبرانی، ج ۸ ص ۴۳۵ ح ۷۹۱۳؛ مناقب کوفی ج ۱ ص ۵۱۷ ح ۴۲۵؛ مناقب ابن مغازلی: ص ۱۳۵، ح ۱۷۸؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق ص ۲۷۴-۲۷۵، ح ۸۰۳-۸۰۶ و ص ۲۷۸-۲۷۹، ح ۸۰۸-۸۱۰۔ کنز العمال: ج ۱۳، ص ۱۵۱، ح ۳۶۴۷۳۔

حدیث: ۱۴۹ أخبرنا أحمد بن حرب قال: حدثنا قاسم (وهو ابن یزید) قال: حدثنا سفیان [الثوري]، عن أبي إسحاق [السبیعي]، عن ناجیة بن کعب الأسدي، عن عليّ:

أنّه جاء رسول الله (ص) [و] قال: إنّ عمّک الشیخ الضالّ قد مات، فمن یواریه؟ قال:

((اذهب فوار اباک، ولا تحدث حدثاً حتّی تأتیني)). ففعلت ثمّ أتیته فأمرني أن اغتسل فاغتسلت ودعا لي بدعوات ما یسرّني ما علی الأرض بشي منهنّ)).

ناجیہ بن کعب اسدی حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں: ''کہ آپؑ نے آنحضرتؐ سے جا کر عرض کی کہ آپؐ کے گم گشتہ بوڑھے چچا (ابوطالبؑ) وفات کر گئے ہیں ان کی تجہیز وتکفین کون کرے گا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم جا کر اپنے باپ کو دفن کرو، اس کے علاوہ کوئی اور کام نہ کرنا یہاں تک کہ میرے پاس آجاؤ، میں اپنے پدر بزرگوار کو دفن کر کے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے مجھے غسل مس میت کا حکم دیا تو میں نے غسل کیا اس کے بعد مجھے وہ دعائیں دیں کہ جن کے مقابلہ میں دنیا کی کوئی چیز مجھے خوش نہیں کر سکتی'' (۱)

حدیث ۱۴۹: مسند طیالسی: ص ۱۹، ح ۱۲۰؛ مصنف عبد الرزاق ج ۶/ ص ۳۹/ ح ۹۹۳۶، طبقات ابن سعد: ج ۱/ ص ۱۲۳؛ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۳ ص ۱۷۱، ح ۱۱۵۵۵ و ج ۶ ص ۳۷۱، ح ۳۲۰۸۰؛ مسند احمد: ج ۲/ ص ۱۸۶، ح ۸۰۷/ و ص ۳۳۲، ح ۱۰۹۳ و ص ۳۲۳، ح ۱۰۷۴؛ سنن ابی داؤد: ج ۳/ ص ۲۱۴/ ح ۳۲۱۴؛ مسند ابو یعلی: ج ۱ ص ۳۳۵، ح ۴۲۳-۴۲۴؛ علل دار قطنی: ج ۴ ص ۱۴۳ و ۱۵۹۔

[۱] مذکورہ حدیث چند لحاظ سے درایت و عقل کے خلاف ہے
عقل کے اعتبار سے:
۱) ابو طالب کو کافر ماننا خود آنحضرتؐ اور مسلمانوں کی توہین ہے کیوں کہ آنحضرت کی پرورش آپ نے فرمائی ہے اور اگر بانی اسلام کا مربی کافر و مشرک ہو تو کفار کو اسلام کے خلاف فوقیت حاصل ☜

حدیث: ١٥٠ أخبرنا محمدبن المثنّى، عن أبي داؤد [الطيالسي] قال: حدّثنا شعبة قال: أخبرني فضيل [بن ميسرة] أبو معاذ، عن الشعبي، عن عليّ قال: لمّا رجعت إلى النبيّ (ص) قال لي كلمة ما أحبّ انّ لي بها الدنيا.

ہوجائے گی۔ (غور کریں)

٢)۔ خاندان رسالت، امیر المومنینؑ اور آنحضرتؐ کی تہذیب کے خلاف ہے کہ وہ اپنے پدر یا چچا، خاص کر وہ چچا جس نے انھیں پالا، کفار سے بچایا، غار میں اپنی اولاد کو آپ کی جگہ پر سلایا ہو، اس کے احسان کو فراموش کر کے اس کا عوض غلط لفظوں سے دیں اور وہ بھی مرنے کے بعد؟ جب کہ آنحضرتؐ کبھی کفار سے بھی اس طرح مخاطب نہ ہوئے۔

٣)۔ جب جناب موسیٰؑ کی حفاظت کرنے والا مومن آل فرعون ہو سکتا ہے تو کیا فخر موسیٰ حضرت محمد ﷺ کی حفاظت و پرورش کرنے والا مومن قریش نہیں ہو سکتا؟

٤) جب کفر و ایمان کا اس قدر خیال تھا تو آنحضرتؐ نے کل ایمان، اہل ایمان کے ولی، جن کی محبت ایمان کی نشانی اور دشمنی نفاق کی علامت تھی یعنی (حضرت علیؑ) کو ان کے کفن و دفن کے لئے کیوں بھیجا؟

٥)۔ مشرکین قریش کے بڑے بڑے لوگوں کا ابوطالبؑ کے جنازہ کو دفن نہ کرنا جب کہ آپؑ قریش کے بزرگ تھے اور کفار اس طاقتور بھی تھے اور ہر مذہب و ملت میں اس کام (کفن و دفن) کو اہمیت دی جاتی ہے، اس بات کی روشن دلیل ہے کہ ان کے عقیدہ میں فرق تھا اور آپؑ کا عقیدہ مشرکین قریش کے خلاف تھا ورنہ وہ لوگ حضرت علیؑ کو منع کر کے خود ہی جناب ابوطالبؑ کو دفن کرتے۔

درایت کے اعتبار سے:

١)۔ یہ حدیث فقط ناجیہ بن کعب سے مروی ہے اور مسند احمد کے محقق نے اس کی سند کو ناجیہ بن کعب کے سبب ضعیف قرار دیا ہے۔ (خصائص نسائی، ص/٢٠٦)

٢)۔ یہ حدیث دوسری ایسی متواتر حدیثوں کے خلاف ہے جو ابوطالبؑ کے ایمان پر دلالت کرتی ہیں۔

٣)۔ یہ قول (ابوطالبؑ کا کافر ہونا) بنی مروان اور بنی عباس کے زمانہ میں عام ہوا ہے تا کہ علویوں کو کمزور بنایا جا سکے حتی یہ بات معاویہ کے زمانہ میں بھی نہیں تھی۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ معاویہ ہر جہت سے امام علیؑ کی شخصیت مجروح کرتا تھا اور مجروح کرنے کی کوشش کرتا تھا مگر کبھی بھی حضرت علیؑ کے سلسلہ میں آپؑ کے پدر بزرگوار (جناب ابوطالبؑ) کی طرف کفر کی نسبت نہیں دی اگرچہ

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: جب میں (اپنے بابا کو دفن کر کے) واپس حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو آنحضرت ﷺ نے مجھے ایسی بات بتائی جس کے مقابلہ میں پوری دنیا میرے لئے ہیچ ہے۔

حديث: ١٥١ أخبرنا محمدبن يحيى بن أيّوب بن إبراهيم قال: حدّثنا هاشم بن مخلد [بن إبراهيم] قال: حدّثنا عمّي أيّوب بن إبراهيم (قال محمدبن يحيى: وهو جدّي) عن إبراهيم [بن ميمون] الصائغ، عن أبي اسحاق الهمداني، عن عبدالرحمن بن أبي ليلى:

انّ عليّاً خرج علينا في حرّ شديد و عليه ثياب الشتاء، وخرج علينا في الشتاء وعليه ثياب الصيف، ثمّ دعا بماء فشرب، ثمّ مسح العرق عن جبهته. فلمّا رجع إلى ابيه قال: يا أبة أرأيت ما صنع أمير المؤمنين؟ خرج إلينا في الشتاء وعليه ثياب الصيف، وخرج علينا في الصيف وعليه ثياب الشتاء!

فقال: أبو ليلى: هل فطنت؟ وأخذ بيد ابنه عبدالرحمن فأتى عليّاً [فقال له الذي صنع]، فقال له عليّ

حدیث ثابت ہوتی تو معاویہ ضرور اس کا سہارا لیتا اور اس کے ذریعہ آپؑ کی شخصیت کو زیادہ سے زیادہ مجروح کرنے کی کوشش کرتا۔

٤)۔ اسامہ بن زید نے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچ کر جناب ابوطالبؑ کے انتقال کی خبر دی تو آنحضرتؐ نے فرمایا: جاؤ اور جا کر انھیں غسل و کفن دو اور جب تک میرے پاس نہ آلینا کوئی اور کام انجام مت دینا (حضرت علیؑ) فرماتے ہیں: میں انھیں غسل و کفن دے کر حضورؐ کی خدمت میں پہنچا تو آپؐ نے فرمایا: جا کر غسل مس میت کرو۔ (سنن کبریٰ، ج/١، ص/٣٠٥)

اس حدیث میں لفظ "مشرک" "یا" "ضال" نہیں ہے یہ لفظ صرف ناجیہ بن کعب کی روایتوں میں ہے۔

٥)۔ اگر یہ روایت صحیح بھی مان لی جائے تو جو قرآن کریم میں "ووجدک ضالا فھدیٰ" کے معنی ہیں وہی معنی یہاں پر ہوں گے اور اگر کوئی مسلمان ایک لمحہ کے لئے حضورؐ کو گمراہ مان لے تو وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا (غور فرمائیں)۔

حدیث ١٥٠: مسند طیالسی، ص/١٩، ح/١٢١۔

إنّ النبيّ(ص) كان بعث إليّ وأنا أرمد شديد الرمد، فبزق في عيني ثم قال: ((افتح عينيک)). ففتحتهما فما اشتكيتهما حتّى الساعة، ودعا لي فقال: ((اللهمّ أذهب عنه الحرّ والبرد)). فما وجدت حرّاً ولا برداً حتّى يومي هذا.

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ: حضرت علیؑ شدید گرمی میں سردی کا لباس پہن کر نکلے اور شدید سردی میں گرمی کا ہلکا لباس پہن کر ہمارے پاس آئے پھر پانی منگوا کر نوش فرمایا اور اپنی پیشانی سے پسینہ صاف کیا یہ دیکھ کر عبدالرحمٰن حیرت میں پڑ گئے اور جب اپنے باپ کے پاس واپس گئے تو کہا: اے بابا آپ نے امیر المومنینؑ کی حالت دیکھی؟ وہ سردی میں ہمارے پاس گرمی کے موسم کا لباس پہن کر آئے اور گرمی میں سردی کے موسم کا لباس پہن کر آئے ابولیلیٰؒ نے کہا:

کیا تم اس کا راز سمجھ گئے؟ پھر وہ عبدالرحمٰن کا ہاتھ پکڑ کر امام علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جو کچھ ہوا تھا بتایا، یہ سن کر امام علیؑ نے فرمایا: "خیبر کے روز میں درد چشم میں مبتلا تھا آنحضرتؐ نے مجھے بلا بھیجا اور میری آنکھ میں لعاب دہن لگایا اور فرمایا: اپنی آنکھیں کھولو! میں نے آنکھیں کھولیں تو گویا ایک گھڑی کے لئے بھی مجھے کوئی شکایت نہیں رہ گئی تھی۔ پھر حضور ﷺ نے میرے لئے دعا فرمائی کہ "خداوندا اس (علیؑ) سے سردی اور گرمی کو دور فرما" اس دعا کے بعد سے آج تک نہ مجھے گرمی کا احساس ہوا اور نہ سردی کا احساس ہوا۔

حدیث ۱۵۱: معجم اوسط طبرانی: ج ۳/ص ۱۵۰/ ح ۲۳۰۷۔

رسولؐ سے نجویٰ

حدیث: ۱۵۲ اخبرنا محمد بن عبدالله بن عمار الموصلي قال: حدّثنا قاسم[بن يزيد]الجرمي، عن سفيان[الثوري]، عن عثمان(وهو ابن المغيرة)عن سالم[بن أبي الجعد]، عن عليّ بن علقمة، عن عليّ قال:

لمّا أنزلت﴿يا أيها الّذين آمنوا إذا ناجيتم الرّسول فقدّموا بين يدي نجواكم صدقةً﴾

قال رسول الله(ص) لعليّ: ((مرهم أن يتصدّقوا)). قال: بكم يا رسول الله(ص)؟ قال: ((بدينار)). قال: لا يطيقون. قال: ((فنصف دينار)). قال: لا يطيقون. قال: ((فبكم))؟ قال: بشعيرة. فقال له رسول الله(ص): ((إنّک لزهيد)).

فأنزل الله تعالى: ﴿أأشفقتم أن تقدّموا بين يدي نجواكم﴾: إلى آخر الآية، وكان عليّ يقول: بي خُفّف عن هذه الأمّة.

علی ابن علقمہ سے منقول ہے کہ امام علیؑ نے فرمایا: کہ جب آیہ نجویٰ "اے ایمان والو! جب تم لوگ رسول اسلام ﷺ سے کوئی راز کی بات کرنا چاہو تو اس سے پہلے صدقہ دو" (سورہ مجادلہ آیہ/۱۲) نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے امام علیؑ سے فرمایا: کہ لوگوں کو صدقہ کا حکم دو آپ نے دریافت کیا: اے رسول خدا ﷺ کتنا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: ایک دینار، حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی: ان میں اتنی طاقت نہیں ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آدھا دینار، آپؑ نے کہا: ان کے پاس اتنی بھی توانائی نہیں ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ تم ہی بتاؤ وہ کس قدر دے سکتے ہیں؟ حضرت علیؑ نے فرمایا: صرف ایک جو یہ سنتے ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک تم زاہد اور دنیا سے بے رغبت ہو اس کے بعد آیت کا بقیہ حصہ نازل ہوا کہ (اگر تم سرگوشی سے پہلے صدقہ دینے سے ڈرتے ہو) تا آخر آیت، حضرت علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اس امت سے یہ صدقہ میری وجہ سے معاف ہوا۔

حدیث ۱۵۲: مسند ابن حمید: ص/۵۹، ح/۹۰؛ مصنف ابن ابی شیبہ ج/۶ ص/۳۷۶، ح/۳۲۱۱۶؛ سنن ترمذی: ج/۵ ص/۴۰۶، ح/۳۳۰۰؛ مسند ابو یعلی ج/۱ ص/۳۲۲، ح/۴۰۰؛ مناقب کوفی: ج/۲ ص/۱۲۳، ح/۶۸؛ ضعفاء عقیلی: ج/۳، ص/۲۴۳، ح/۱۲۴۰؛ صحیح ابن حبان: ج/۱۵، ص/۳۹۰-۳۹۱، ح/۶۹۴۲-۶۹۶۱۔

شقی ترین انسان

حدیث: ۱۵۳ أخبرني محمدبن وهب بن عبدالله‌بن سماک بن أبي كريمة الحراني قال: حدّثنا محمدبن سلمة قال: حدّثنا [محمد] بن اسحاق، عن يزيد بن محمدبن خثيم، عن محمدبن كعب القرظي، عن محمدبن خثيم، عن عمّاربن ياسر قال:

كنت أنا وعليّ بن أبي طالب رفيقين في غزوة العشيرة، فلمّا نزلها رسول الله(ص) و أقام بها، رأينا أناساً من بني مدلج يعملون في عين لهم أو في نخل، فقال لي عليّ: يا أبا اليقظان هل لک [في] أن نأتي هؤلاء [القوم] فننظر كيف يعملون؟ قال: قلت: إن شئت. فجئناهم فنظرنا إلى عملهم ساعة ثمّ غشينا النوم فانطلقت أنا وعليّ حتّى اضطجعنا في ظلّ صور من النخل وفي دقعاء من التراب فنمنا، فوالله ما أنبهنا إلا رسول الله(ص) يحرّكنا برجله وقد تتربنا من تلک الدقعاء التي نمنا فيها، فيومئذ قال رسول الله(ص) لعليّ: ((ما لک يا أبا تراب)) لما يرى ممّا عليه من التراب، ثمّ قال: ((ألا أحدّثكما بأشقى النّاس [رجلين])) ؟

قلنا بلى يا رسول الله(ص). قال: ((أحيمر ثمود الّذي عقر الناقة، والّذي يضربک يا عليّ على هذه)) ووضع يده على قرنه ((حتّى يبلّ منها هذه)) وأخذ بلحيته.

جناب عمار یاسر فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت علی علیہ السلام غزوہ عشیرہ میں ساتھ ساتھ تھے جب رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں ٹھہرے اور قیام فرمایا تو ہم نے دیکھا کہ بنی مدلج کے کچھ

لوگ اپنے چشمہ کے پاس یا باغ میں کام کر رہے ہیں یہ دیکھ کر حضرت علی علیہ السلام نے مجھے فرمایا: اے ابو یقظان کیا میرے ساتھ ان کا کام دیکھنے چلنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: اگر آپ چاہتے ہیں (تو میں تیار ہوں) اس کے بعد ہم لوگ ان کے پاس گئے اور کچھ دیر تک ان کا کام دیکھتے رہے پھر ہمیں نیند آنے لگی اور وہاں سے چل دیئے یہاں تک کہ ایک خشک زمین پر پہنچے جہاں کچھ کھجور کے درخت تھے ہم ان کے سایہ میں سو گئے۔

پس خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اپنے پاؤں کی حرکت سے بیدار فرمایا۔ اس زمین پر سونے کے سبب ہم لوگ خاک آلود ہو گئے تھے یہی وہ دن تھا جب حضورؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو اس حالت میں دیکھ کر فرمایا: اے ابو تراب تمھیں کیا ہوا پھر فرمایا: کیا تم دونوں چاہتے ہو کہ میں تمھیں دو شقی ترین (بدبخت ترین) افراد کے بارہ میں بتاؤں، ہم نے عرض کی ہاں اے اللہ کے رسولؐ فرمایا: ایک تو احیمر ثمود (سرخ رنگ کا آدمی) ہے جس نے ناقہ صالح کو پے کیا دوسرا وہ شخص ہے جو تمھارے اس جگہ (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا) ضربت لگائے گا پھر آنحضرتؐ نے حضرت علی علیہ السلام کی ریش مبارک پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: اس ضربت کی وجہ سے تمھاری یہ داڑھی خون آلود ہو جائے گی۔

حدیث ۱۵۳: مصنف عبد الرزاق: ج ۱۰ ص ۱۵۴؛ طبقات ابن سعد: ج ۲ ص ۱۰ و ج ۳ ص ۳۵، مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۷، ص ۳۴۳ ح ۳۷۰۸۷؛ مسند احمد: ج ۳۰ ص ۲۵۶، ح ۱۸۳۲۱؛ فضائل احمد: ص ۲۱۷-۲۱۸، ح ۲۹۵-۲۹۶ و ص ۳۱۰، ح ۶۹۵؛ تاریخ کبیر بخاری: ج ۱ ص ۷۱ و ج ۸ ص ۳۴۰؛ آحاد و مثانی: ج ۱ ص ۱۳۶-۱۴۷ و ص ۱۷۳-۱۷۵؛ مسند بزار: ج ۴، ص ۲۴۷، ح ۱۴۱۷ و ص ۲۵۴، ح ۱۴۲۴؛ مسند ابو یعلی: ج ۱ ص ۳۸۲، ح ۴۳۱ و ج ۸، ص ۵۵، ح ۳۵۷۶؛ تاریخ طبری: ج ۲ ص ۴۰۸-۴۰۹؛ معانی الآثار طحاوی: ج ۱ ص ۳۵۱؛ شواہد التنزیل: ج ۲ ص ۴۴۳؛ اسد الغابہ: ج ۳ ص ۳۴-۳۵؛ مناقب ابن مغازلی: ص ۸، ح ۵ و ص ۲۰۵، ح ۲۴۱-۲۴۲؛ مناقب خوارزمی: ص ۲۷۴

رسول اسلامؐ کے سب سے قریب

حدیث: ۱۵۴ أخبرنا عليّ بن حجر [المروزي] قال: أخبرنا جرير [بن عبدالحميد]، عن مغيرة [بن مقسم]، عن أمّ موسى [سرية عليّ (رض)] قالت: قالت أمّ سلمة: إنّ أحدث النّاس عهداً برسول الله (ص) عليّ.

ام المومنین ام سلمہ فرماتی ہیں بلا شبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات کے وقت سب سے آخر میں جس سے باتیں کیں وہ حضرت علی علیہ السلام تھے۔

حديث: ۱۵۵ أخبرنا محمد بن قدامة قال: حدّثنا جرير [بن عبدالحميد]، عن مغيرة [بن مقسم]، عن أمّ موسى قالت: قالت أمّ سلمة: والّذي تحلف به أمّ سلمة إن كان أقرب النّاس عهداً برسول الله (ص) عليّ. قالت:

لمّا كان غداة قبض رسول الله (ص) فأرسل إليه رسول الله (ص)، وكان أرى في حاجة أظنّه بعثه فجعل يقول:

((جاء عليّ)) ثلاث مرّات.

قالت: فجاء قبل طلوع الشمس، فلمّا أن جاء عرفنا أنّ له إليه حاجة، فخرجنا من البيت، وكنّا عند رسول الله (ص) يومئذٍ في بيت عائشة فكنت في آخر من خرج من البيت ثمّ جلست أدناهن من الباب فأكبّ عليه عليّ فكان آخر النّاس به عهداً، جعل يسارّه ويناجيه.

ام المومنین ام سلمہ فرماتی ہیں کہ جس چیز کی میں قسم کھا سکتی ہوں وہ یہ کہ اگر دنیا میں رسول اسلام ﷺ سے عہد میں کوئی نزدیک تر ہے تو وہ حضرت علی علیہ السلام ہیں۔

اور فرماتی ہیں کہ جس کے دوسرے دن آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی اس روز آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو بلا بھیجا وہ کسی کام میں مصروف تھے اور میرے خیال سے خود حضورؐ نے ہی انھیں کام سے بھیجا تھا آپ نے تین مرتبہ دریافت کیا علی علیہ السلام آئے؟ حضرت علی علیہ السلام طلوع آفتاب سے پہلے پہلے آگئے جب حضرت علی علیہ السلام تشریف لائے تو ہم سمجھ گئے کہ حضور ﷺ کو ان سے کچھ ضروری کام ہے اس روز ہم عائشہ کے گھر آنحضرت ﷺ کی عیادت کے لئے آئے تھے ہم سب گھر سے باہر نکل گئے۔ سب سے آخر میں میں باہر نکلی اور دروازہ سے بالکل قریب بیٹھ گئی (میں نے دیکھا) کہ امام علی علیہ السلام حضور ﷺ کے سینے سے لگ گئے اور یہی وہ آخری شخص تھے جن سے آنحضرتؐ نے راز کی باتیں بیان فرمائیں اور سرگوشیاں کیں۔

حدیث ۱۵۴ و ۱۵۵: طبقات ابن سعد: ج ۲، ص ۲۶۲۔۲۶۳، مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۶۸، ح ۳۲۰۵۷؛ مسند احمد: ج ۴۴، ص ۱۹۰، ح ۲۶۵۶۵؛ فضائل احمد: ص ۲۱۵، ح ۲۹۳؛ مسند ابویعلی: ج ۱۲، ص ۳۶۴، ح ۶۹۳۴؛ مناقب کوفی: ج ۱، ص ۴۵۶ ح ۳۵۸ و ج ۲، ص ۸۷، ح ۵۷۳؛ مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۳۸؛ اخبار اصبہان: ج ۱، ص ۲۵۰؛ مقتل الحسین خوارزمی: ج ۱، ص ۳۸؛ شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید: ج ۱۰، ص ۱۷۹۔

تأویل قرآن پر جنگ

حدیث: ۱۵۶ أخبرنا اسحاق بن إبراهيم [ابن راهويه] ومحمد بن قدامة واللفظ له، عن جرير [بن عبد الحميد] عن اعمش عن اسماعيل بن رجاء (بن ربيعة الزبيدى) عن ابيه، عن أبي سعيد الخدري قال:

كنّا جلوساً ننتظر رسول الله (ص) فخرج إلينا قد انقطع شسع نعله، فرمى بها إلى عليّ فقال:

((إنّ منكم من يقاتل على تأويل القرآن كما قاتلت على تنزيله)).

فقال أبو بكر: أنا؟ قال: ((لا)).

قال: عمر: أنا؟

قال: ((لا، ولكن صاحب النعل)).

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول خدا ﷺ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں حضور ﷺ آپہنچے اور آپ کی نعلین کے بند ٹوٹے ہوئے تھے آپ نے اسے حضرت علیؑ کی طرف بڑھا دیا اور ہم لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا:

تم لوگوں میں ایک شخص ایسا ہے جو تاویل قرآن پر اسی طرح جنگ کرے گا جس طرح میں نے نزول قرآن پر جنگ کی ہے۔

یہ سن کر ابوبکر نے کہا کیا وہ میں ہوں؟

فرمایا نہیں پھر عمر نے پوچھا کیا میں ہوں؟

فرمایا نہیں بلکہ وہ ہے جو جوتے ٹانک رہا ہے۔

حدیث۱۵۶: مسند احمد: ج۱۷،ص۳۶۰، ح۱۱۲۵۸وص۳۹۰، ح۱۱۲۸۹وج۱۸،ص۲۹۶، ح۱۱۷۷۳؛ فضائل احمد: ص۱۳۰، ح۱۹۳؛ مسند ابو یعلی: ج۲،ص۳۳۱، ح۱۰۸۶؛ صحیح ابن حیان: ج۱۵، ص۳۸۵، ح۶۹۳۷؛ کامل ابن عدی: ج۳،ص۳۴۷؛ مناقب کوفی ج۲،ص۵۵۲_۵۵۴، ح۱۰۶۴_۱۰۶۵؛ مستدرک حاکم: ج۳،ص۱۲۲؛ حلیۃ الاولیاء: ج۱،ص۶۷؛ امالی طوسی: ص۲۵۴، ح۴۵۸؛ دلائل النبوۃ بیہقی: ج۶،ص۳۳۵_۳۳۶؛ مناقب خوارزمی: ص۲۶۰، ح۲۴۳؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج۳،ص۱۶۴، ح۱۱۷۹، ۱۱۸۰وص۱۶۷_۱۶۹، ح۱۱۸۴_۱۱۸۷وص ۱۷۰، ح۱۱۸۹_۱۱۹۰؛ شرح السنۃ بغوی: ج۱۰،ص۲۳۳، ح۳۵۵۷.

حدیث غدیر

حدیث:۱۵۷ أخبرنا یوسف بن عیسی قال: حدثنا الفضل بن موسی قال: حدثنا الأعمش، عن أبي اسحاق، عن سعیدبن وهب قال: قال عليّ في الرحبة: أنشد بالله من سمع رسول الله(ص) یوم غدیر خم یقول: ((الله وليّي وأنا ولی المؤمنین، ومن کنت ولیه فهذا ولیه، اللهمّ وال من والاه وعاد من عاداه، وانصر من نصره[واخذل من خذله])). فقال سعید: قام إلی جنبي ستّة، وقال حارثة بن مضرب: قام عندي ستّة، وقال زیدبن یثیع: قام عندي ستّة، وقال عمرو ذو مرّ((أحبّ من أحبّه و أبغض من أبغضه)).

سعید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے صحن مسجد میں خدا کی قسم دے کر فرمایا: بتاؤ تم میں سے کس نے رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم کے روز یہ فرماتے سنا ہے کہ ''میرا ولی خدا ہے اور میں مومنین کا ولی ہوں اور جس کا ولی و حاکم میں ہوں اس کے یہ (علی علیہ السلام) بھی ولی ہیں خداوندا جو اس سے محبت کرے تو بھی اس سے محبت فرما اور جو اس سے دشمنی کرے تو بھی اس سے دشمنی کر اور جو اس کی نصرت کرے تو بھی اس کی نصرت فرما اور جو اسے ذلیل کرے تو بھی اسے ذلیل فرما۔

سعید کہتے ہیں کہ میرے پہلو سے چھ لوگ اٹھے حارثہ بن مضرب کا کہنا ہے کہ میرے پاس سے چھ لوگ کھڑے ہوئے اور زید بن یثیع نے کہا کہ میرے پاس سے بھی چھ افراد (اس گواہی کے لئے) کھڑے ہوئے۔

عمرو ذومرّ کہتا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے یہ بھی فرمایا: خداوندا جو اسے دوست رکھے تو بھی اسے دوست رکھ اور جو اس سے بغض رکھے تو بھی اس سے بغض رکھ۔

حدیث ۱۵۷: حدیث نمبر ۸۵، ۹۸ کے منابع

باغی وستمگر گروہ

حدیث:۱۵۸ أخبرنا عبدالله بن محمد بن عبد الرحمن [الزهري] قال: حدّثنا غندر [محمد بن جعفر] قال: حدّثنا شعبة قال: سمعت خالد [الحذاء] يحدّث عن سعيدبن أبي الحسن، عن أمّه، عن أمّ سلمة: أنّ رسول الله (ص) قال لعمّار: ((تقتلك الفئة الباغية)).

ام المومنین ام سلمہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے جناب عمار سے فرمایا: تمھیں باغی گروہ قتل کرے گا۔

حدیث:۱۵۹ أخبرني عمرو بن عليّ قال: حدّثني أبو داود [الطيالسي] قال: حدّثنا شعبة قال: حدّثنا أيّوب [السختياني] و خالد [الحذاء] عن الحسن، عن أمّه، عن أمّ سلمة: أنّ رسول الله (ص) قال لعمّار: ((تقتلك الفئة الباغية)).

ایک اور روایت کے مطابق ام المومنین ام سلمہ فرماتی ہیں کہ رسول خداؐ نے جناب عمار سے فرمایا کہ تمھیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

حدیث ۱۵۸: مسند احمد: ج ۴۴، ص ۲۵۵، ح ۲۶۶۵۰؛ صحیح مسلم: ج ۴، ص ۲۲۳۶، ح ۲۹۱۶؛ حلیۃ الاولیاء: ج ۷، ص ۱۹۷؛ سنن کبری بیہقی: ج ۸، ص ۱۸۹؛ مناقب خوارزمی: ص ۱۹۰-۱۹۱، ح ۲۲۷-۲۲۸۔
حدیث ۱۵۹: طبقات ابن سعد: ج ۳، ص ۲۵۲؛ مسند احمد: ج ۴۴، ص ۱۸۹، ح ۲۶۵۶۳؛ حلیۃ الاولیاء: ج ۷، ص ۱۹۷؛ تاریخ بغداد: ج ۱۱، ص ۲۸۹؛ دلائل النبوۃ بیہقی: ج ۶، ص ۵۴۹

حدیث: ۱۶۰ أخبرنا حميدبن مسعدة،عن يزيد(وهوابن زريع)قال: حدثنا [عبدالله]بن عون،عن الحسن،عن أمّه،عن أمّ سلمةقالت:لما كان يوم الخندق وهو يعاطيهم اللبن وقد اغبرّ شعر صدره قالت:فوالله ما نسيته وهو يقول:((اللهمّ إنّما الخير خير الآخرة،فاغفر للأنصار والمهاجرة)). قالت: وجاء عمّارفقال:((ابن سميّة تقتلك الفئة الباغية)).

ام المومنین ام سلمہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم خندق کا وہ دن کہ جب رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو کچی اینٹیں اٹھا اٹھا کر دے رہے تھے اور آپ کے سینے کے بال گرد آلود ہو گئے تھے میں بھول نہیں سکتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے کہ خداوندا (نیکی تو آخرت کی ہی نیکی ہے پس تو ان انصار و مہاجرین کو بخش دے).

ام المومنین ام سلمہ مزید فرماتی ہیں کہ اتنے میں جناب عمار آ گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمار سے مخاطب ہو کر فرمایا: "اے سمیہ کے فرزند تمھیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا".

حدیث: ۱۶۱ حدّثنا محمدبن عبدالأعلى قال: حدّثنا خالد[بن الحارث] قال: حدّثنا [عبدالله] بن عون،عن الحسن[البصري]قال: قالت أمّ الحسن: قالت أمّ المؤمنين أمّ سلمة: ما نسيت يوم الخندق وهو يعاطيهم اللبن وقد اغبرّ شعره وهو يقول: ((اللهمّ إنّ الخير خير الآخرة،فاغفر للأنصار والمهاجرة)). وجاء عمّار فقال:((يابن سميّة تقتلك الفئة الباغية)).

حسن البصری کی ماں، ام المومنین ام سلمہ سے نقل کرتی ہے کہ خدا کی قسم خندق کا وہ دن کہ جب رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو کچی اینٹیں اٹھا اٹھا کر دے رہے تھے اور

حدیث ۱۶۰: مسند ابن راھویہ: ج ۴، ص ۱۱۱، ح ۱۸۷۷ و ص ۱۳۵، ح ۱۹۱۸؛ مصنف عبدالرزاق: ج ۱۱، ص ۲۲۹، ح ۲۰۴۲۶؛ طبقات ابن سعد: ج ۳، ص ۲۵۱-۲۵۲؛ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۷، ص ۵۴۸، ح ۳۷۸۴۰؛ مسند احمد: ج ۴۴، ص ۲۷۹، ح ۲۶۶۸۰ و ص ۸۳، ح ۲۶۴۸۲؛ صحیح مسلم: ج ۴، ص ۲۲۳۶، ح ۲۹۱۶؛ مسند ابو یعلی: ج ۱۲، ص ۳۲۴، ح ۶۹۹۰ و ص ۳۵۵، ح ۷۰۲۵.

آپ کے سینے کے بال گرد آلود ہو گئے تھے میں بھول نہیں سکتی کہ آپ فرما رہے تھے کہ خداوندا (نیکی تو آخرت کی ہی نیکی ہے پس تو ان انصار و مہاجرین کو بخش دے).

ام المومنین ام سلمہ مزید فرماتی ہیں کہ اتنے میں جناب عمار آ گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمار سے مخاطب ہو کر فرمایا:

"اے سمیہ کے فرزند تمھیں ایک باغی و ستمگر گروہ قتل کرے گا".

حدیث: ۱۶۲ أخبرنا أحمدبن عبدالله بن الحكم ومحمدبن الوليد قالا: حدّثنا محمدبن جعفر[غندر]قال: حدّثنا شعبة،عن خالد[بن مهران الحذاء]،عن عكرمة،عن أبي سعيد الخدري: أنّ رسول الله(ص)قال لعمّار:((تقتلك الفئة الباغية)).

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ: رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب عمار سے فرمایا: "اے سمیہ کے فرزند تمھیں باغیوں کا ایک گروہ قتل کرے گا".

حدیث: ۱۶۳ أخبرنا اسحاق بن إبراهيم[ابن راهوية]قال: حدّثنا النضربن شميل،عن شعبة،عن أبي مسلمة[سعيدبن يزيد]،عن أبي نضرة[العبدي]،عن أبي سعيد الخدري قال: حدّثني من هو خير منّي ابو قتادة: أنّ رسول الله(ص) قال لعمّار:((بؤسألك يابن سميّة(ومسح الغبار عن راسه)تقتلك الفئة الباغية)).

حدیث ۱۶۱: حدیث نمبر ۱۶۰ کے منابع.

حدیث ۱۶۲: مسند طیالسی: ص ۲۲۳، ح ۱۵۹۸ و ص ۲۸۸، ح ۲۱۶۸ و ص ۲۹۳، ح ۲۲۰۳؛ طبقات ابن سعد: ج ۲، ص ۲۵۲ و ج ۳ و ص ۲۵۳؛ مسند احمد: ج ۱۷، ص ۲۵۷، ح ۱۱۲۶۶ و ج ۱۸، ص ۳۶۷، ح ۱۱۸۶۱؛ انساب الاشراف: ج ۱، ص ۱۶۸، ح ۳۹۸؛ مستدرک حاکم: ج ۲، ص ۱۳۹؛ حلیۃ الاولیاء: ج ۷، ص ۱۹۷.

ابوقتادہ سے روایت ہے کہ رسول اسلامؐ جناب عمار کے سر سے غبار ہٹا رہے تھے اور فرما رہے تھے: ''اے سمیہ کے فرزند کس قدر زحمت میں پڑ گئے تمھیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا''۔

حديث:۱۶۴ أخبرنا أحمد بن سليمان قال: حدّثنا يزيد[بن هارون]قال: أخبرنا العوّام[بن حوشب]،عن الاسود بن مسعود،عن حنظلة بن خويلد قال: كنت عند معاوية فأتاه رجلان يختصمان في رأس عمّار يقول كلّ واحد منهما أنا قتلته،فقال عبدالله بن عمرو: ليطب به أحدكما نفساً لصاحبه فإنّي سمعت رسول الله(ص) يقول:((تقتله الفئة الباغية)).

حنظلہ بن خویلد ناقل ہیں کہ میں معاویہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں دو آدمی عمار یاسر کے سر کے بارے میں لڑتے ہوئے معاویہ کے پاس آئے ان میں سے ہر ایک کہہ رہا تھا کہ میں نے انھیں قتل کیا ہے یہ سن کر عبداللہ بن عمرو نے کہا تم میں سے جو چاہے دوسرے کے مقابلے میں اس قتل سے خوش ہو میں نے تو رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا ہے اے سمیہ کے فرزند تمھیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

حديث:۱۶۵ أخبرنا محمد بن المثنّى قال: حدّثنا محمد[بن جعفر غندر]قال: حدّثنا شعبة،عن العوّام بن حوشب،عن رجل من بني شيبان،عن

حدیث۱۶۳: طبقات ابن سعد: ج ۲،ص۲۵۲؛ مسند احمد: ج ۷،ص۲۹۷،ح ۲۲۶۰۹؛ صحیح مسلم: ج ۴، ص ۲۲۳۵؛ حلیۃ الاولیاء ج ۷،ص ۱۹۸؛ تاریخ بغداد: ج ۲،ص۲۸۲ و ج ۷ص ۳۴۴؛ سنن کبری بیہقی: ج ۸،ص ۱۸۹؛ دلائل النبوۃ بیہقی: ج ۲،ص ۵۳۸_۵۳۹۔

حدیث۱۶۴: طبقات ابن سعد: ج ۳،ص۲۵۳؛ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۷،ص ۵۴۷،ح ۳۷۸۴۳؛ مسند احمد: ج ۱۱،ص ۹۶،ح ۶۵۳۸ و ص ۵۲۳ ح ۶۹۲۹؛ تاریخ کبیر بخاری: ج ۳،ص ۳۹،ح ۱۵۷؛ انساب الاشراف: ج ۲،ص ۲۲۰،ح ۳۹۳؛ تہذیب الکمال: ج ۷،ص ۳۳۷،رقم ۱۵۵۹۔

حنظلة بن سويد قال: جيء برأس عمّار فقال عبدالله بن عمرو: سمعت رسول الله(ص) يقول:((تقتله الفئة الباغية)).

حنظلہ بن سوید کہتے ہیں جب جناب عمار کے سر کو لایا گیا تو عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ ''عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا''۔

حديث:۱۶۶ أخبرنا محمد بن قدامة قال: حدّثنا جرير[بن عبدالحميد]،عن الأعمش،عن عبدالرحمن[بن زياد مولى بني هاشم]،عن عبدالله بن عمرو قال: سمعت رسول الله(ص) يقول:

((تقتل عمّاراً الفئة الباغية)).

عبداللہ بن عمرو سے نقل ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا''۔

حديث:۱۶۷ أخبرنا عبدالله بن محمد[بن يحيى الطرسوسي]قال: حدّثنا أبو معاوية[محمد بن خازم]قال: حدّثنا الأعمش،عن عبدالرحمن بن زياد،عن عبدالله بن الحارث قال عبدالله بن عمرو نحوه

عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرو نے بھی اس طرح فرمایا ہے۔

حديث:۱۶۸ أخبرنا عمرو بن منصور قال: حدّثنا أبو نعيم،عن سفيان[الثوري]عن الأعمش،عن عبدالرحمن بن أبي زياد،عن عبدالله بن الحارث قال: إنّي لأساير عبدالله بن عمرو وعمرو بن العاص ومعاوية فقال

حدیث۱۶۵: تاریخ کبیر طبری: ج ۳،ص ۳۹،ح ۱۵۷؛ مناقب کوفی: ج ۲،ص ۳۵۴،ح ۸۳۱؛ حلیۃ الاولیاء: ج ۷،ص ۱۹۸۔

حدیث۱۶۶: یہ حدیث اس سند سے کسی اور منابع میں نہیں ملی۔

حدیث۱۶۷: طبقات ابن سعد: ج ۳،ص ۲۵۳؛ مسند احمد: ج ۱۱،ص ۳۲،ح ۶۴۹۹؛ انساب الاشراف: ج ۲،ص ۲۲۵،ح ۳۹۵۔

عبداللہ بن عمرو: سمعت رسول اللہ(ص) یقول: ((تقتل الفئة الباغية عمّاراً)). فقال عمرو لمعاوية: أتسمع ما يقول هذا؟ فحذفه، قال: نحن قتلناه؟ إنّما قتله من جاء به، لا تزال داحضاً في بولك.

عبداللہ بن حارث سے نقل ہے کہ میں عبداللہ بن عمرو، عمرو بن عاص اور معاویہ کے ہمراہ راہ طے کر رہا تھا اتنے میں عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ میں نے رسول خداﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "عمار کو ایک باغی و ستمگر گروہ قتل کرے گا"۔ یہ سن کر عمرو عاص نے معاویہ سے کہا سن رہے ہو یہ شخص کیا کہہ رہا ہے؟ تو معاویہ نے عمرو عاص کو جھڑک کر کہا کیا ہم نے عمار کو قتل کیا ہے؟ عمار کو تو اس نے قتل کیا ہے جو انھیں (جنگ صفین میں) لے کر آیا ہے تم اپنی گندی عادت سے باز نہیں آؤ گے۔

حدیث ۱۶۸: مصنف عبد الرزاق: ج ۱۱ص ۲۴۰، ح ۲۰۴۲۷؛ طبقات ابن سعد: ج ۱ص ۲۳۱، ۲۳۸، ۲۵۱ و ۲۵۳ و ج ۳ ص ۲۹۵؛ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۷، ص ۵۵۱، ح ۳۷۸۶۴-۳۷۸۶۵؛ مسند احمد: ج ۱۱ص ۴۵، ح ۶۵۰۰ و ص ۵۲۲، ح ۶۹۲۶؛ تاریخ کبیر بخاری: ج ۵ ص ۲۸۳؛ سنن ترمذی: ج ۵ ص ۶۶۹، ح ۳۸۰۰؛ انساب الاشراف: ج ۲ ص ۳۲۲، ح ۳۹۵؛ مسند ابویعلی: ج ۱۱، ص ۳۰۲، ح ۶۵۲۴ و ج ۱۳، ص ۳۳۲، ح ۷۳۵۱ و ص ۳۵۲، ح ۷۳۶۴؛ معجم شیوخ ابویعلی: ص ۲۳۶، ح ۱۸۱ و ص ۳۱۱، ح ۲۸۳؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۱، ص ۳۲۰، ح ۹۵۴ و ج ۴، ص ۱۶۸، ح ۴۰۳۰؛ کامل ابن عدی: ج ۷ ص ۴۷، رقم ۱۹۷۹؛ مناقب کوفی: ج ۱، ص ۵۱۵، ح ۴۵۵ و ج ۲، ص ۳۵۰-۳۵۱، ح ۸۲۸-۸۳۰ و ص ۳۶۲، ح ۸۴۰؛ مستدرک حاکم: ج ۲ ص ۱۴۸ و ۱۵۵ و ج ۳ ص ۳۸۵-۳۸۶ و ۳۹۱؛ تاریخ بغداد: ج ۵ ص ۳۱۵، و ج ۷، ص ۴۱۴ و ج ۸، ص ۲۷۵؛ دلائل النبوۃ بیہقی: ج ۲، ص ۵۵۰-۵۵۲؛ استیعاب: ج ۲ ص ۴۸۱، کشف الاستار: ج ۳، ص ۲۵۳، ح ۲۶۸۹۔

حق والا گروہ

حدیث: ۱۶۹ اخبرنا محمد بن المثنّى قال: حدّثنا عبد الأعلى [بن عبد الأعلى] قال: حدّثنا داوُد [بن أبي هند]، عن أبي نضرة [العبدي]، عن أبي سعيد الخدري: أنّ رسول اللہ(ص) قال: ((تمرق مارقة من النّاس يلي قتلهم أولى الطائفتين بالحقّ)).

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خداﷺ نے فرمایا: ایک ایسا گمراہ اور دین سے خارج گروہ پیدا ہوگا جسے وہ شخص قتل کرے گا جو دو گروہوں میں حق پر ہے (واضح رہے کہ یہ لوگ خوارج ہیں جو مارقین کے نام سے پہچانے جاتے ہیں اور انھیں حضرت علیؑ نے قتل کیا ہے کہ جو حق پر تھے)۔

حدیث: ۱۷۰ اخبرنا قتيبة بن سعيد قال: حدّثنا أبو عوانة [الوضّاح بن عبد اللہ] عن قتادة [بن دعامة]، عن أبي نضرة، عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول اللہ(ص): ((ستكون أمّتي فرقتين فتخرج من بينهما مارقة يلي قتلها أولاهما بالحقّ)).

حدیث ۱۶۹: صحیح مسلم: ج ۲/ص ۷۴۶/۴۶، ح ۱۵۲/۱۵، باب ۴۷؛ تذکرۃ الحفاظ: ج ۱/ص ۱۳۷/۱، رقم ۱۳۰۔
حدیث ۱۷۰: مسند احمد: ج ۱۸/ص ۱۳/، ح ۱۱۳۲۶/ و ص ۱۵۵، ح ۱۱۶۱۱-۱۱۶۱۲؛ مسند ابویعلی: ج ۲، ص ۳۰۷، ح ۱۰۳۶۔

ابوسعید خدری سے ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ہماری امت میں دو گروہ وجود میں آئیں گے ان دونوں میں سے ایک (خوارج) مارقین کا گروہ ہوگا، جو شخص انھیں قتل کرے گا وہی حق پر ہوگا۔

حدیث: ۱۷۱ أخبرنا عمرو بن عليّ قال: حدّثنا يحيى [بن سعيد القطّان] قال: حدّثنا عوف [الأعرابي] قال: حدّثنا أبو نضرة، عن ابي سعيد قال: قال رسول الله (ص): ((تفترق أمّتي فرقتين يمرق بينهما مارقة تقتلهم أولى الطائفتين بالحقّ)).

ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ میری امت دو گروہوں میں بٹ جائے گی جن میں سے ایک مارقین (خوارج) کا ہوگا اور ان کو وہی قتل کرے گا جو دونوں گروہوں میں سے حق پر ہوگا۔

حدیث: ۱۷۲ أخبرنا سليمان بن عبدالله بن عمرو الغيلاني قال: حدّثنا بهز [بن أسد العمّي]، عن القاسم (وهو ابن الفضل) قال: حدّثنا أبو نضرة، عن أبي سعيد: أنّ رسول الله (ص) قال: ((تمرق مارقة عند فرقة من النّاس تقتلها أولى الطائفتين بالحقّ)).

ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ جب لوگوں میں اختلاف بڑھ جائے گا تو مارقین (خوارج) نام کا ایک گروہ وجود میں آئے گا جسے وہ گروہ قتل کرے گا جو دونوں گروہ میں سے حق پر ہوگا۔

حدیث ۱۷۱: مسند احمد: ج ۱۷، ص ۲۹۰، ح ۱۱۱۹۶ و ج ۱۸، ص ۲۷۴، ح ۱۱۷۵۰؛ صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۱۳۹، ح ۶۷۳۵؛ حلیۃ الاولیاء: ج ۳، ص ۹۹؛ سنن بیہقی: ج ۸، ص ۱۸۷۔

حدیث ۱۷۲: مسند طیالسی: ص ۲۸۷، ح ۲۱۶۵؛ مسند احمد: ج ۱۷، ص ۳۷۵، ح ۱۱۲۷۵ و ج ۱۸، ص ۲۱۱، ح ۱۱۹۲۱؛ صحیح مسلم: ج ۲، ص ۷۴۵، ح ۱۵۰؛ سنن ابی داوود: ج ۴، ص ۲۱۷، ح ۴۶۶۷؛ کتاب السنۃ: ص ۵۸۵، ح ۱۳۲۸؛ مناقب خوارزمی: ص ۲۵۸، ح ۲۳۱۔

حدیث: ۱۷۳ أخبرنا محمد بن عبدالأعلى قال: حدّثنا المعتمر [بن سليمان] قال: سمعت أبي قال: حدّثنا أبو نضرة، عن أبي سعيد: عن نبيّ الله (ص) أنّه ذكر ناساً في أمّته يخرجون في فرقة من النّاس، سيماهم التحليق، يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية، هم من شرار الخلق (أو هم شرّ الخلق) تقتلهم أدنى الطائفتين إلى الحقّ.

قال: وقال كلمة أخرى قلت [لرجل] بيني وبينه ما هي؟ قال: أنتم قتلتموهم يا أهل العراق.

ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت میں کچھ ایسے لوگوں کا ذکر کیا کہ جو (اختلاف کے وقت) دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے ان کی پہچان یہ ہوگی کہ ان کے سر منڈے ہوں گے وہ بدترین مخلوق ہوں گے ان کو وہی گروہ قتل کرے گا جو دونوں گروہوں میں حق سے زیادہ قریب ہوگا۔

راوی کہتا ہے کہ ابوسعید نے ایک اور بات بھی کہی تھی میں نے کہا وہ کیا بات تھی؟ تو کہا اے عراق والو تم ہی ان کو قتل کرو گے۔

حدیث: ۱۷۴ أخبرنا عبدالأعلى بن واصل بن عبدالأعلى قال: حدّثنا محاضر بن المورّع قال: حدّثنا الأجلح، عن حبيب [بن أبي ثابت] أنّه سمع الضحاك [بن شراحيل] المشرقي يحدّثهم ومعهم سعيد بن جبير وميمون بن أبي شبيب وأبو البختري [سعيد بن فيروز] وأبو صالح [ذكوان] وذر [بن عبدالله] الهمداني والحسن [بن عبدالله] العرني:

حدیث ۱۷۳: مصنف عبد الرزاق: ج ۱۰، ص ۱۵۱، ح ۱۸۶۵۸؛ مسند حمیدی: ج ۲، ص ۳۳۰، ح ۷۴۹؛ مسند احمد: ج ۱۷، ص ۶۲، ح ۱۱۰۱۸ و ج ۱۸، ص ۲۰۱، ح ۱۱۹۰۴؛ صحیح مسلم: ج ۲، ص ۷۴۵، ح ۱۳۹؛ مناقب کوفی: ج ۲، ص ۳۳۹، ح ۸۰۱؛ مستدرک حاکم: ج ۲، ص ۱۵۴؛ شرح السنۃ بغوی: ج ۱، ص ۲۲۹، ح ۲۵۵۵۔

أنّه سمع أبا سعيد الخدري يروي عن رسول الله(ص) في قوم يخرجون من هذه الأمّة،فذكر من صلاتهم وزكاتهم و صومهم،يمرقون من الإسلام كما يمرق السهم من الرمية،لا يجاوز القرآن تراقيهم ،يخرجون في فرقة من النّاس ،يقاتلهم أقرب النّاس إلى الحقّ

حسن بن عبد اللہ عرنی ناقل ہیں کہ انھوں نے ابوسعید خدری کو رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک روایت نقل کرتے ہوئے سنا کہ آنحضرت ایک قوم کا ذکر کر رہے تھے جو اس امت سے خارج ہو جائے گی اور ان کی نماز، زکات و روزہ کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ وہ لوگ دین اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے وہ قرآن سے منحرف ہوں گے اور قرآن ان کے گلے کے نیچے نہ اترے گا (ہر چند قرآن ان کی زبانوں پر ہوگا) یہ لوگ اختلاف مسلمین کے وقت خروج کریں گے ان کو وہی قتل کرے گا جو لوگوں میں حق سے سب سے زیادہ نزدیک ہوگا.

حدیث ۱۷۴: صحیح مسلم: ج ۲، ص ۷۴۶، ح ۱۵۳؛ سنن کبری بیہقی: ج ۸، ص ۱۷۰؛ دلائل نبوۃ بیہقی: ج ۱۹۵، ص ۴۲۴.

خوارج سے حضرت علی علیہ السلام کی جنگ

حديث: ۱۷۵ أخبرنا يونس بن عبدالأعلى ،والحارث بن مسكين قراءة عليه و أنا أسمع(واللفظ له)عن[عبدالله]بن وهب[بن مسلم]قال: أخبرني يونس[بن يزيد] ،عن [محمدبن مسلم]بن شهاب قال:أخبرني أبو سلمة بن عبدالرحمن،عن أبي سعيد الخدري قال:

بينما نحن عند رسول الله(ص) وهو يقسم قسماً،أتاه ذو الخويصرة(وهو رجل من بني تميم)فقال: يا رسول الله(ص)اعدل! فقال رسول الله(ص): ((ومن يعدل إذا لم أعدل؟!

قد خبتُ وخسرتُ إن لم أعدل)). فقال عمر :ائذن لي فيه أضرب عنقه.

قال: ((دعه فإنّ له أصحاباً يحقر أحدكم صلاته مع صلاتهم،وصيامه مع صيامهم،يقرؤون القرآن لا يجاوز تراقيهم،يمرقون من الإسلام مروق السهم من الرمية،ينظر إلى نصله فلا يوجد فيه شيء،ثمّ ينظر إلى رصافه فلا يوجد فيه شيء،ثمّ ينظر إلى نضيه فلا يوجد فيه شيء(وهو القدح)ثمّ ينظر إلى قذذه فلا يوجد فيه شيء سبق الفرث والدم،آيتهم رجل أسود إحدى عضديه مثل ثدي المرأة أو مثل البضعة تدردر يخرجون على خير فرقة من النّاس)).

قال أبو سعيد: فأشهد أنّي سمعت هذا من رسول الله(ص)،وأشهد أنّ

عليّ بن أبي طالب قاتلهم وأنا معه فأمر بذلك الرجل فالتمس، فوجد فأتي به حتّى نظرت إليه على نعت رسول الله (ص) الّذي نعت.

ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے وہ کچھ تقسیم کر رہے تھے اتنے میں بنی تمیم کا ایک شخص جس کا نام ذوالخویصرہ تھا آیا اور کہنے لگا: اے رسول خدا تقسیم کرنے میں عدل و انصاف سے کام لیجیے! آنحضرتؐ نے فرمایا: اگر میں انصاف نہ کروں گا تو کون انصاف کرے گا اگر میں انصاف نہ کروں گا تو بہت بڑے نقصان میں رہوں گا۔ عمر نے کہا: مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں اسے چھوڑ دو اس کے کچھ ایسے ساتھی ہوں گے جن کی نماز اور روزوں کے مقابلہ میں تم میں سے ہر ایک اپنی نماز اور روزے کو حقیر سمجھے گا۔

یہ قرآن کی تلاوت تو کر رہے ہوں گے مگر قرآن کی باتیں ان کے گلے کے نیچے نہ اتریں گی یہ لوگ اسلام سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اگر (تم میں سے) کوئی ان کے تیر کی نوک پر خون کا نشان ڈھونڈھے گا تو اس پر کچھ نہ ملے گا پھر اس کے پر کو دیکھے گا تو اس پر بھی کچھ نہ ملے گا پھر اگر تیر پر نظر دوڑائے گا تو اس پر بھی کچھ نہ ملے گا (یعنی وہ لوگ اپنی کوشش میں ناکام رہیں گے) ان کی پہچان یہ ہوگی کہ ان میں ایک ایسا شخص ہوگا جو سیاہ رنگ ہوگا اور جس کا ایک بازو عورت کے پستان یا گوشت کے ٹکڑے کی طرح ہلتا ہوگا۔

یہ لوگ بہترین گروہ کے خلاف خروج کریں گے ابو سعید کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ بات رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی سنی اور حضرت علی علیہ السلام نے

اس گروہ کو قتل کیا اور میں بھی ان کے ساتھ تھا اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے اس سیاہ رو شخص کو تلاش کرنے کا حکم دیا وہ تلاش کر کے لایا گیا تو میں نے اس میں وہ تمام نشانیاں پائیں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر فرمائی تھیں۔

حدیث: ۱۷۶ أخبرنا محمد بن المصفى بن بهلول قال: حدّثنا الوليد بن مسلم، قال[ابن المصفى]: وحدّثنا بقية بن الوليد وذكر آخر قالوا: حدّثنا [عبد الرحمن بن عمرو] الأوزعي، عن الزهري، عن أبي سلمة[بن عبد الرحمن] والضحاك[المشرقي]، عن أبي سعيد الخدري قال:

بينما رسول الله (ص) يقسم ذات يوم قسماً فقال ذو الخويصرة التميمي: يا رسول الله (ص) اعدل. قال: ((ويحك ومن يعدل إذا لم اعدل))؟ فقام عمر قال: يا رسول الله (ص) ائذن لي حتّى أضرب عنقه.

فقال له رسول الله (ص): ((لا إنّ له أصحاباً يحتقر أحدكم صلاته مع صلاتهم، وصيامه مع صيامهم، يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية، حتّى انّ أحدهم لينظر إلى نصله فلا يجد شيئاً، ثمّ ينظر إلى رصافة فلا يجد فيه شيئاً، ثمّ ينظر إلى نضيه فلا يجد فيه شيئاً، ثمّ ينظر إلى قذذه فلا يجد فيه شيئاً سبق الفرث والدم، يخرجون على خير فرقة من النّاس، آيتهم رجل ادعج، إحدى يديه مثل ثدي المرأة أو كالبضعة تدردر)).

قال أبو سعيد: أشهد لسمعت هذا من رسول الله (ص)، وأشهد أنّي كنت مع عليّ بن أبي طالب حين قاتلهم فأرسل إلى القتلى فأتي به على النعت الّذي نعت رسول الله (ص).

حدیث ۱۷۵: مصنف عبد الرزاق: ج ۱۰، ص ۱۴۶، ح ۱۸۶۴۹؛ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۷، ص ۵۵۶، ح ۳۷۸۹۶؛ مسند احمد: ج ۱۸، ص ۹۵، ح ۱۱۵۳۷، ص ۱۲۵، ح ۱۱۵۷۹؛ صحیح مسلم: ج ۲، ص ۷۴۳۔ ۷۴۴، ح ۱۴۸؛ سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۶۰، ح ۱۶۹؛ کتاب السنۃ: ص ۴۳۷، ح ۹۲۵ و ص ۴۴۴، ح ۹۳۵؛ صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۱۳۲، ح ۶۷۳۷؛ مناقب ابن مغازلی: ص ۵۳، ح ۷۷؛ مناقب خوارزمی: ص ۲۵۹، ح ۲۴۲۔

ابوسعید خدری سے ایک اور روایت نقل ہے کہ ایک روز رسول اکرم ﷺ ہمارے درمیان کچھ تقسیم فرما رہے تھے کہ اتنے میں ذوالخویصرہ تمیمی آ کر کہنے لگا اے رسول خدا ﷺ انصاف سے کام لیجیے تو حضرت ﷺ نے فرمایا: تیرا برا ہو اگر میں انصاف نہ کروں گا تو کون انصاف کرے گا پس عمر نے کہا یا رسول اللہ اگر اجازت دیں تو اس کی گردن اڑا دوں۔

حضرت ﷺ نے فرمایا: نہیں اسے چھوڑ دو اس کے کچھ ایسے ساتھی ہوں گے جن کی نماز اور روزوں کے مقابلہ میں تم میں سے ہر ایک اپنی نماز اور روزے کو حقیر سمجھے گا۔

یہ قرآن کی تلاوت تو کر رہے ہوں گے مگر قرآن کی باتیں ان کے گلے کے نیچے نہ اتریں گی یہ لوگ اسلام سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اگر (تم میں سے) کوئی ان کے تیر کی نوک پر خون کا نشان ڈھونڈھے گا تو اس پر کچھ نہ ملے گا پھر اس کے پر کو دیکھے گا تو اس پر بھی کچھ نہ ملے گا پھر تیر پر نظر دوڑائے گا مگر اس پر بھی کچھ نہ ملے گا (یعنی وہ لوگ اپنی کوشش میں ناکام رہیں گے) ان کی پہچان یہ ہوگی کہ ان میں ایک ایسا شخص ہوگا جو سیاہ رنگ ہوگا اور جس کا ایک بازو عورت کے پستان یا گوشت کے ٹکڑے کی طرح ہلتا ہوگا۔

یہ لوگ بہترین گروہ کے خلاف خروج کریں گے ابوسعید کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں میں نے یہ بات رسول اسلام ﷺ کی زبانی سنی اور حضرت علی علیہ السلام نے اس گروہ کو قتل کیا اور میں بھی ان کے ساتھ تھا اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے اس سیاہ رو شخص کو تلاش کرنے کا حکم دیا وہ تلاش کر کے لایا گیا تو میں نے اس میں وہ تمام

نشانیاں پائیں جو حضور ﷺ نے ذکر فرمائی تھیں۔

حدیث: ۱۷۷ قال الحارث بن مسكين قراءة عليه وأنا أسمع عن [عبدالله] بن وهب [بن مسلم] قال: أخبرني عمرو بن الحارث، عن بكير بن الأشج، عن بسر بن سعيد، عن عبيدالله بن أبي رافع:

انّ الحرورية لمّا خرجت مع عليّ بن أبي طالب فقالوا: لا حكم إلا لله، قال عليّ: كلمة حقّ أريد بها باطل، إنّ رسول الله (ص) وصف لي ناساً، إني لأعرف صفتهم في هؤلاء الّذين يقولون الحقّ بألسنتهم لا يجوز هذا منهم (وأشار إلى حلقه) من أبغض خلق الله إليه، منهم أسود إحدى يديه طُبيُ شاة أو حلمة ثدي.

فلمّا قاتلهم عليّ قال: انظروا. فنظروا فلم يجدوا شيئاً فقال: ارجعوا والله ما كذبت ولا كذبت (مرّتين أو ثلاثاً) ثمّ وجدوه في خربة فأتوا به حتّى وضعوه بين يديه. قال عبيدالله: أنا حاضر ذالک من أمرهم وقول عليّ فيهم.

عبیداللہ بن ابو رافع کہتے ہیں کہ جب فرقۂ خوارج نے حضرت علی علیہ السلام کے خلاف خروج کیا تو وہ لوگ کہنے لگے حکومت صرف خدا کے لئے ہے یہ سن کر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: یہ ایک کلمۂ حق ہے لیکن اس سے باطل کا ارادہ کیا جا رہا ہے حضورؐ

حدیث ۱۷۶: مصنف عبدالرزاق: ج ۱۰، ص ۱۵۶، ح ۱۸۶۷۶؛ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۷، ص ۹۵۹، ح ۳۷۹۰۷ و ص ۵۶۱، ح ۳۷۹۱۹؛ مسند احمد: ج ۱۷، ص ۱۸۷، ح ۱۱۱۱۸ و ص ۳۸۶، ح ۱۱۳۸۵، ج ۱۸، ص ۱۵۸، ح ۱۱۶۱۳ و ص ۱۶۴، ح ۱۱۶۲۱ و ص ۱۹۱، ح ۱۱۶۴۸؛ تاریخ کبیر بخاری: ج ۸، ص ۳۴۲، رقم ۳۲۵۱؛ صحیح بخاری: ج ۸، ص ۴۷، ح ۶۱۵۸؛ صحیح مسلم: ج ۲، ص ۷۴۱، ح ۱۰۶۴؛ سنن سعید بن منصور: ج ۲، ص ۳۴۴، ح ۲۹۰۳ و ص ۳۴۴، ح ۲۹۰۴؛ کتاب السنہ: ص ۴۳۵-۴۳۶، ح ۹۲۳-۹۲۴ و ص ۴۴۴، ح ۹۳۵ و ص ۴۴۴، ح ۹۳۹؛ سنن ابی داود: ج ۳، ص ۲۲۵، ح ۳۲۶۴، و ج ۴، ص ۲۴۳، ح ۴۷۶۳-۴۷۶۵؛ مسند ابویعلی: ج ۲، ص ۲۰۹، ح ۱۱۹۳؛ مستدرک حاکم: ج ۲، ص ۱۴۸؛ سنن بیہقی: ج ۸، ص ۱۷۱؛ شرح السنہ بغوی: ج ۱۰، ص ۲۲۶، ح ۲۵۵۳۔

نے مجھے کچھ لوگوں کی پہچان بتائی ہے اور بیشک میں وہ صفتیں ان لوگوں میں دیکھ رہا ہوں۔ جو اپنی زبان پر یہ کلمۂ حق جاری کر رہے ہیں۔

پھر حضرت علی علیہ السلام نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: لیکن یہ حق ان کے یہاں سے نیچے نہیں اترتا یہ لوگ خدا کے نزدیک بدترین اور مبغوض ترین مخلوق ہیں ان میں ایک سیاہ رنگ کا شخص ہے جس کا ایک بازو بکری کے تھن یا عورت کے سینہ جیسا ہے۔

جب حضرت علی علیہ السلام نے ان سے جنگ کر کے انھیں قتل کر دیا تو اس شخص کو تلاش کرنے کا حکم دیا مگر وہ تلاش کے باوجود نہ ملا تو آپس نے فرمایا: جاؤ دوبارہ جا کر تلاش کرو خدا کی قسم میں جھوٹا نہیں ہوں اور نہ مجھ سے کوئی جھوٹی بات کہی گئی ہے اور آپس نے یہ بات دو یا تین مرتبہ کہی: پھر لوگ گئے اور اس کو ایک خرابہ (ویران زمین) سے ڈھونڈ کر لائے اور حضرت علی علیہ السلام کے سامنے رکھ دیا عبید اللہ کہتے ہیں: کہ میں وہاں موجود تھا اور اس حکم اور حضرت علی علیہ السلام کے قول کی صداقت دیکھ رہا تھا۔

حدیث: ۱۷۸ أخبرنا محمد بن معاویة بن یزید قال: حدثنا عليّ بن هاشم [بن البرید]، عن الأعمش، عن خیثمة [بن عبدالرحمن]، عن سوید بن غفلة قال: سمعت علیاً یقول: إذا حدثتکم عن نفسي فإنّ الحرب خدعة، وإذا حدثتکم عن رسول الله (ص) فلان اخر من السماء احب الی من ان اکذب علی رسول الله، سمعت رسول الله (ص) یقول:

حدیث ۱۷۷: صحیح مسلم: ج ۲، ص ۷۴۹، ح ۱۰۶۶؛ المعرفة والتاریخ: ج ۳، ص ۳۹۱؛ کتاب السنة ابن ابی عاصم: ص ۴۳۸، ح ۹۲۸؛ صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۳۸۷، ح ۶۹۳۹۔ تاریخ بغداد: ج ۱۰، ص ۳۰۵، رقم ۵۴۵۳؛ سنن کبری بیہقی: ج ۸، ص ۱۷۱۔

((یخرج قوم أحداث الأسنان، سفهاء الأحلام، یقولون من خیر قول البریة، لا یجاوز إیمانهم حناجرهم، یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة، فإن أدرکتهم فاقتلهم، فإنّ في قتلهم أجراً لمن قتلهم یوم القیامة)).

سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ علیہ السلام فرمارہے تھے کہ اگر میں اپنی طرف سے کچھ تم سے کہوں تو جان لو کہ یہ جنگ فریب اور دھوکا ہے۔

اور اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے کچھ کہوں تو جان لو کہ مجھے آسمان سے گرنا منظور ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جھوٹ کی نسبت دینا قبول نہیں ہے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ "ایک قوم پیدا ہوگی جو کم عمر اور بیوقوف ہوگی وہ لوگ روے زمین پر بہترین سے بہترین باتیں کریں گے لیکن ان کا ایمان ان کے گلے سے نیچے نہ اترے گا وہ دین سے اس طرح باہر نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ اگر وہ لوگ تمھیں مل جائیں تو ان کو قتل کر ڈالنا اس لئے کہ روز قیامت ان کے قتل کرنے والے کو اجر و ثواب ملے گا"۔

حدیث: ۱۷۹ أخبرنا أحمد بن سلیمان [الرهاوي] والقاسم بن زکریا قالا: حدثنا عبیدالله [بن موسی]، عن إسرائیل [بن یونس]، عن [جدّه] أبي إسحاق، عن سوید بن غفلة، عن عليّ قال: قال رسول الله (ص): ((یخرج قوم من آخر الزمان یقرء ون القرآن لا یجاوز تراقیهم، یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة، قتالهم حقّ علی کلّ مسلم)).

حدیث ۱۷۸: مسند طیالسی: ص ۲۴، ح ۱۶۸؛ مصنف عبد الرزاق: ج ۱۰، ص ۱۵۷، ح ۱۸۶۷۷؛ مسند احمد: ج ۲، ص ۳۲۹، ح ۱۰۸۶؛ فضائل احمد: ص ۱۰۷، ح ۱۱۹۸؛ صحیح مسلم: ج ۲، ص ۷۴۶، ح ۱۰۶۶؛ سنن ابی داود: ج ۴، ص ۲۴۴، ح ۴۷۶۷؛ صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۱۳۶، ح ۶۷۳۹؛ معجم صغیر طبرانی: ج ۲، ص ۱۰۰، ح ۱۰۴۹؛ مناقب کوفی: ج ۲، ص ۳۳۰، ح ۸۰۴؛ مناقب ابن مغازلی: ص ۵۷، ح ۸۱؛

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: آخر ی زمانہ میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن کی تلاوت تو کرتے ہوں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا وہ دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے ان کو قتل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

حديث: ۱۸۰ أخبرني زكريّا بن يحيى قال: حدّثنا [أبو كريب] محمدبن العلاء قال: حدّثنا إبراهيم بن يوسف [بن إسحاق بن أبي إسحاق]، عن أبيه، عن أبي إسحاق، عن أبي قيس الأودي، عن سويدبن غفلة، عن عليّ، عن النبيّ (ص) قال: ((يخرج في آخر الزمان قوم يقرءون القرآن لا يجاوز تراقيهم، يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية، قتالهم حقّ على كلّ مسلم، سيماهم [التحليق])).

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ آخری زمانہ میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن کی تلاوت تو کرتے ہوں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا وہ دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے ان کو قتل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے ان کی پہچان یہ ہوگی کہ ان کے سر منڈے ہوئے ہوں گے۔

حديث: ۱۸۱ أخبرنا أحمدبن بكار الحراني قال: حدّثنا مخلد [بن يزيد] قال: حدّثنا إسرائيل [بن يونس]، عن إبراهيم بن عبدالأعلى، عن طارق بن زياد قال: خرجنا مع عليّ إلى الخوارج فقتلهم، ثمّ قال: انظروا فإنّ نبيّ الله (ص) قال: إنّه سيخرج قوم يتكلّمون بالحقّ لا يجاوز حلوقهم، يخرجون من الحقّ كما يخرج

حديث ۱۷۹: مسند احمد: ج ۲، ص ۳۵۳، ح ۱۳۳۶؛ کتاب السنۃ: ص ۴۲۷، ح ۹۱۱۔

حديث ۱۸۰: کامل ابن عدی: ج ۱، ص ۲۳۷؛ کشف الأستار: ج ۲، ص ۳۶۳، ح ۱۸۵۸۔

السهم من الرمية، سيماهم أنّ فيهم رجلاً أسود مخدج اليد، في يده شعرات سود)). إن كان هو فقد قتلتم شرّ النّاس، وإن لم يكن هو فقد قتلتم خير النّاس. فبكينا ثمّ قال: اطلبوا، فطلبنا فوجدنا المخدج فخررنا سجوداً وخرّ معنا ساجداً غير أنه قال: يتكلّمون بكلمة الحق.

طارق بن زیاد سے روایت ہے کہ ہم لوگ امام علی علیہ السلام کے ہمراہ خوارج سے جنگ کرنے کے لئے نکلے تو امام علی علیہ السلام نے ان کو قتل کرنے کے بعد فرمایا: دیکھو یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ: عنقریب ایسے لوگ وجود میں آئیں گے جو حق کی باتیں تو کریں گے مگر حق ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا یہ دین سے اس طرح باہر نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

ان کی پہچان یہ ہوگی کہ ان میں ایک سیاہ رنگ کا شخص ہوگا جس کا ہاتھ ناقص ہوگا ان کے ہاتھ پر سیاہ رنگ کے بال ہوں گے اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو جان لو کہ تم نے خلق خدا میں بدترین شخص کو قتل کر دیا اور اگر وہ ان میں نہ ہوا تو جان لو کہ تم نے بہترین مخلوق کو قتل کیا ہے یہ سن کر ہم لوگ رونے لگے اس کے بعد امام علی علیہ السلام نے ہمیں اس کے تلاش کرنے کا حکم دیا جب ہم اسے ڈھونڈ کر لائے تو ہم سب امام علی علیہ السلام کے ہمراہ سجدہ میں گر پڑے امام علی علیہ السلام کہتے جاتے تھے کہ یہ لوگ تو حق کی باتیں کرتے تھے؟!

حديث: ۱۸۲ أخبرنا الحسن بن مدرك قال: حدّثنا يحيى بن حماد قال: أخبرنا أبو عوانة قال: أخبرنا أبو بلج يحيى بن سليم بن بلج قال: أخبرني أبي سليم بن بلج: أنّه كان مع عليّ في النهروان قال: كنت قبل ذالك أصارع رجلاً على يده شي فقلت: ما شأن يدك؟ قال: أكلها بعير. فلمّا

حديث ۱۸۱: مسند احمد: ج ۲، ص ۲۰۹، ح ۸۴۸ و ص ۳۱۰، ح ۱۲۵۵؛ فضائل احمد: ص ۱۴۷، ح ۱۲۲۴؛ انساب الاشراف: ص ۳۸۳، ح ۴۶۷۔

كان يوم النهروان وقتل عليّ الحرورية،فجزع عليّ من قتلهم حين لم يجد ذي الثدي فطاف حتى وجده في ساقية فقال: صدق الله وبلّغ رسوله وقال: في منكبه ثلاث شعرات مثل حلمة الثدي.

ابوسلیم بن بلج سے روایت ہے کہ وہ امام علی علیہ السلام کے ساتھ جنگ نہروان میں تھے وہ کہتے ہیں کہ میں اس جنگ سے پہلے ایک شخص سے کشتی لڑا کرتا تھا میں نے اس سے پوچھا کہ تمھارا یہ ہاتھ کیسا ہے؟ اس نے کہا: اسے اونٹ نے چبالیا ہے اور جب نہروان کے روز امام علی علیہ السلام نے سخت جنگ کی تو اس کے بعد آپ اس "ذوالثدیٰ" کو قتل ہونے والوں میں ڈھونڈنے لگے مگر جب وہ نہ ملا تو آپ نے چکر لگانا شروع کیا یہاں تک کہ وہ ایک نشیب میں ملا یہ دیکھ کر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے سچ فرمایا اور اس کے رسول نے سچی خبر دی اور فرمایا تھا کہ اس کے بازو پر پستان کے سرے کی طرح تین بال ہوں گے۔

حدیث ۱۸۲: یہ حدیث اس سند کے ساتھ کسی دوسرے مأخذ میں نہیں مل سکی۔

خوارج کی پہچان

حدیث: ۱۸۳ أخبرنا عليّ بن المنذر قال: أخبرنا [محمد] بن فضيل قال: حدّثنا عاصم بن كليب [بن شهاب] الجرمي، عن أبيه قال: كنت عند عليّ جالساً إذ دخل رجل عليه ثياب السفر، قال: وعليّ يكلّم النّاس و يكلّمونه، فقال: يا أمير المؤمنين أتأذن أن أتكلّم؟ فلم يلتفت إليه وشغله ما هو فيه، فجلست إلى الرجل فسألته: ما خبرك؟ قال كنت معتمراً فلقيت عائشة فقالت لي: هؤلاء القوم الّذين خرجوا في أرضكم يسمون حرورية؟ قلت: خرجوا في موضع يسمّى حروراء فسمّوا بذالك. فقالت: طوبىٰ لمن شهد هلكتهم، لو شاء ابن أبي طالب لأخبركم خبرهم، قال: فجئت أسأله عن خبرهم. فلمّا فرغ عليّ قال: أين المستأذن؟ فقصّ عليه كما قصّ علينا، قال [عليّ]:

إنّي دخلت على رسول الله (ص) وليس عنده أحد غير عائشة أمّ المؤمنين فقال لي: ((كيف أنت يا عليّ وقوم كذا و كذا))؟ قلت: الله ورسوله أعلم. وقال ثمّ أشار بيده فقال: ((قوم يخرجون من المشرق يقرءون القرآن لا يجاوز تراقيهم، يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية، فيهم رجل مخدج كأنّ يده ثدي)). أنشدكم بالله أخبرتكم بهم؟ قالوا: نعم. قال: أنشدكم بالله

اخبرتکم انہ فیھم؟ قالوا: نعم. قال فاتیمتونی فاخبرتمونی انہ لیس فیھم فحلفت لکم باللہ انہ فیھم فاتیمتونی بہ تجرونہ کما نعت لکم؟ قالوا: نعم. قال: صدق اللہ ورسولہ.

کلیب بن شہاب نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں امام علی علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اور آپ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے اتنے میں ایک شخص لباس سفر پہنے ہوئے آیا اور کہنے لگا اے امیر المومنین علیہ السلام کیا مجھے بھی بولنے کی اجازت ہے؟ لیکن آپ اس کی طرف متوجہ نہ ہوئے اور اسی طرح گفتگو میں مشغول رہے میں اس شخص کے نزدیک بیٹھ گیا اور اس سے پوچھا: کہ بتاؤ کیا بات ہے؟ اس نے کہا میں عمرہ پر گیا تھا وہاں عائشہ سے ملاقات ہوئی انھوں نے مجھ سے پوچھا کہ تمھاری سرزمین پر جو گروہ پیدا ہوا ہے وہ لوگ اپنے کو حروریہ کیوں کہتے ہیں؟ میں نے کہا وہ لوگ جہاں پیدا ہوئے ہیں وہاں کا نام حروراء ہے اس لئے وہ لوگ اپنے کو حروریہ کہتے ہیں۔

یہ سن کر انھوں (عائشہ) نے فرمایا: خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو ان کی ہلاکت کا مشاہدہ کرے اگر ابو طالبؑ کے فرزند (حضرت علیؑ) چاہیں گے تو تمھیں ان کے بارے میں بتائیں گے، میں یہاں آیا ہوں تا کہ امام علی علیہ السلام سے ان کے بارے میں کچھ دریافت کروں غرض کہ جب امام علی علیہ السلام اپنی گفتگو سے فارغ ہوئے تو دریافت فرمایا کہ وہ اجازت لینے والا شخص کہاں ہے؟ اس شخص نے جو کچھ کہانی ہمیں سنائی تھی امام علی علیہ السلام سے بھی بیان کر دی۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: میں رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا وہاں

سوائے ام المومنین عائشہ کے کوئی اور نہ تھا اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا: "اے علی علیہ السلام اس طرح کی قوم کے ساتھ کیا برتاؤ کرو گے پھر آنحضرتؐ نے اس قوم کے بارے میں بتایا کہ وہ ایسے ایسے ہوں گے"۔ میں نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

"کچھ لوگ مشرق سے نکلیں گے جو قرآن کی تلاوت تو کر رہے ہوں گے مگر قرآن ان کے گلے کے نیچے نہ اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے ان میں ایک ناقص شخص ہوگا جس کا ہاتھ عورت کے پستان جیسا ہوگا پھر حضرت علی علیہ السلام نے لوگوں سے کہا، میں تم لوگوں سے خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں بتاؤ میں نے ان لوگوں کے بارے میں بتا دیا؟

سب نے کہا: جی ہاں پھر آپ علیہ السلام نے کہا تمھیں قسم ہے بتاؤ میں نے تمھیں بتایا ہے کہ وہ شخص ان میں ہے؟ سب نے کہا جی ہاں۔ فرمایا اس کے بعد تم لوگ آئے اور کہنے لگے کہ وہ شخص ان میں نہیں ہے تو میں نے قسم کھا کر کہا کہ وہ شخص انھیں میں ہے اس کے بعد تم لوگ اس کو کھینچتے ہوئے لائے تھے اور اس میں وہ صفتیں تھیں جو میں نے تمھیں بتائی تھیں۔

سب نے کہا: جی ہاں، آپؑ نے فرمایا خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان سچ ہے۔

حدیث ۱۸۳: مسند احمد: ج ۲ ص ۰۷ ۲، ح ۱۳۷۸_۱۳۷۹؛ فضائل احمد: ص ۱۷ا، ح ۱۲۲۳؛ کتاب السنۃ: ص ۴۲۸، ح ۹۱۳ و ص ۵۸۵، ح ۱۳۲۷؛ مسند ابو یعلی: ج ا ص ۳۶۳، ح ۴۷۲ و ص ۳۷۵، ح ۴۸۳؛ مناقب کوفی: ج ۲ ص ۳۳۵، ح ۷۹۸ و ص ۳۶۱، ح ۸۳۹؛ دلائل النبوۃ بیہقی: ج ۶ ص ۴۳۳۔

حدیث: ۱۸۴ أخبرنا محمد بن العلاء قال: حدّثنا أبو معاوية [محمد بن خازم]، عن الأعمش، عن زيد، (وهو ابن وهب) عن عليّ بن أبي طالب قال: لمّا كان يوم النهروان لقي الخوارج فلم يبرحوا حتّى شجروا بالرماح فقتلوا جميعاً، قال عليّ: اطلبوا ذا الثدية. فطلبوه [فلم يجدوه، فقال عليّ: ما كذبت ولا كذبت، اطلبوه. فطلبوه] فوجدوه في وهدة من الأرض عليه ناس من القتلى، فإذا رجل على يده مثل سبلات السنور، فكبّر عليٌّ والنّاس، وأعجبهم ذالک.

زید بن وہب سے روایت ہے کہ امام علی علیہ السلام نے فرمایا: نہروان کے دن جب خوارج سے مقابلہ ہوا اور وہ ہٹائے نہ ہٹے جب تک کہ ان پر تیر نہ برسائے گئے نتیجہ یہ ہوا کہ سب کے سب قتل کردئے گئے حضرت علی علیہ السلام نے ذو الثدیہ کو تلاش کرنے کے لئے کہا تو لوگوں نے تلاش کیا مگر اسے نہ پایا پھر امام علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم میں آج تک جھوٹ نہیں بولا اور نہ ہی مجھ سے کوئی جھوٹ بات کہی گئی ہے۔ وہ ان ہی لوگوں میں ہے، اسے ڈھونڈو۔ لوگوں نے ڈھونڈنا شروع کیا تو اس کو ایک گڑھے میں کچھ لاشوں کے نیچے دبا ہوا پایا اس کے ہاتھ پر بلی کی مونچھ کی طرح بال تھے تو لوگوں نے امام علی علیہ السلام کے ساتھ تکبیر کہی اور سب کو اس بات پر تعجب ہوا۔

حدیث: ۱۸۵ أخبرنا عبد الأعلى بن واصل بن عبد الأعلى قال: حدّثنا الفضل بن دكين، عن موسى بن قيس الحضرمي، عن سلمة بن كهيل، عن زيد بن وهب قال: خطبنا عليّ بقنطرة الديز فقال: إنّه قد ذكر لي خارجة تخرج من قبل المشرق وفيهم ذو الثدية، فقاتلهم، فقالت الحروريّة بعضهم لبعض: لا تكلّموه فيردكم كما ردكم يوم حروراء، فشجر بعضهم بعضاً بالرماح فقال رجل من أصحاب عليّ: اقطعوا العوالي. (والعوالي: الرماح) فداروا واستداروا، وقتل من

حدیث ۱۸۴: مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۷، ص ۵۵۸، ح ۳۷۹۰۲، نیز حدیث نمبر ۱۸۵ و ۱۸۶ کے منابع۔

أصحاب عليّ اثني عشر رجلاً أو ثلاثة عشر رجلاً، فقال عليّ: التمسوا المخدج. وذالک في يوم شات فقالوا: ما نقدر عليه. فركب عليّ بغلة النبيّ (ص) الشهباء فأتى وهدة من الأرض فقال: التمسوه في هؤلاء. فأخرج فقال: ما كذبت ولا كذبت. فقال: اعلموا ولا تتكلوا، لولا إنّي أخاف أن تتكلوا لأخبرتكم بما قضى الله لكم على لسانه (يعني النبيّ (ص)) ولقد شهدنا ناس باليمن. قالوا: كيف يا أمير المؤمنين؟ قال: كان هواهم معنا.

زید بن وہب کہتے ہیں: کہ امام علی علیہ السلام نے دیز جان کے پل پر ہم لوگوں سے مخاطب ہوکر فرمایا: مجھے خبر دی گئی ہے کہ مشرق سے ایک گروہ خروج کرے گا اور ان میں ذو الثدیہ یعنی پستان والا شخص ہوگا تم کو ان سے جنگ کرنی چاہئے۔ یہ سن کر خوارج آپس میں کہنے لگے کہ ان سے بات نہ کرو اس لئے کہ وہ حروراء کے دن کی طرح تمھیں جنگ سے منصرف کردیں گے۔ اتنے میں یہ لوگ تیراندازی کے لئے الگ الگ ہوکر پھیل گئے اور جنگ کا بازار گرم ہوگیا۔

امام علی علیہ السلام کے ساتھیوں میں سے کسی نے کہا کہ ان کے نشانوں اور نیزوں کو قطع کرو اس جنگ میں امام علی علیہ السلام کے ساتھیوں میں بارہ یا تیرہ افراد شہید ہوگئے اس کے بعد امام نے فرمایا کہ اس ناقص ہاتھ والے شخص کو ڈھونڈو اور وہ زمانہ سردیوں کا تھا لہٰذا لوگوں نے کہا کہ یہ ہمارے بس میں نہیں ہے تو امام علی علیہ السلام خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرکب (شہباء) پر سوار ہوکر ایک نشیب کی طرف تشریف لائے اور فرمایا: انہیں لاشوں میں اسے تلاش کرو تو وہ ان لاشوں کے نیچے سے نکالا گیا اسے دیکھ کر آپ نے فرمایا: کہ آج تک نہ میں نے جھوٹ بولا اور نہ ہی جھٹلایا گیا ہوں، پھر فرمایا: تم کو عمل کرنا چاہئے نہ کہ قسمت پر بھروسہ کرکے بیٹھنا چاہئے اگر مجھے تم لوگوں

کے سلسلہ میں یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم قسمت پر تکیہ کر کے بیٹھ جاؤ گے تو تمہیں وہ سب احکام بتا دیتا جو خدا نے تمہارے لئے اپنے نبی کی زبان سے جاری کئے ہیں، یمن کے لوگ بھی ہمارے درمیان ہیں، لوگوں نے پوچھا اے امیر المومنین علیہ السلام وہ کس طرح؟ آپؑ نے فرمایا: ان کے دل ہمارے ساتھ ہیں۔

حدیث: ۱۸۶ أخبرنا العبّاس بن عبدالعظيم قال: حدّثنا عبدالرزّاق[بن همام] قال: أخبرنا عبدالملك بن أبي سليمان، عن سلمة بن كهيل قال: حدّثنا زيد بن وهب: أنّه كان في الجيش الّذين كانوا مع عليّ الّذين ساروا إلى الخوارج، فقال عليّ: أيها النّاس إنّي سمعت رسول الله(ص) يقول: ((سيخرج قوم من أمّتي يقرءون القرآن، ليس قراءتكم إلى قراءتهم بشيء ولا صلاتكم إلى صلاتهم بشيء، ولا صيامكم الى صيامهم بشيء، يقرءون القرآن يحسبون انّه لهم وهو عليهم، لا تجاوز صلاتهم تراقيهم، يمرقون من الإسلام كما يمرق السهم من الرمية))، لو يعلم الجيش الّذين يصيبونهم ما قضى لهم على لسان نبيّهم (ص) لا تكلوا عن العمل، وآية ذالك أنّ فيهم رجلاً له عضد وليست له ذراع، على رأس عضده مثل حلمة ثدي المرأة، عليه شعرات بيض، [فتذهبون] إلى معاوية وأهل الشام، وتتركون هؤلاء يخلفونكم في ذراريكم وأموالكم؟! والله إنّي لأرجو أن يكونوا هؤلاء القوم فإنّهم قد سفكوا الدم الحرام وأغاروا في سرح النّاس، فسيروا على اسم الله.

قال سلمة: فنزّلني مزيد منزلاً حتّى مررنا على قنطرة [فلما التقينا و] على الخوارج عبدالله بن وهب الراسبي، فقال لهم: ألقوا الرماح وسلّوا سيوفكم من جفونها، فإنّي أخاف أن يناشدوكم [كما ناشدوكم يوم حروراء]. قال: فسلّوا السيوف وألقوا جفونها، وشجرهم النّاس (يعني برماحهم) فقتل بعضهم على

حدیث ۱۸۵: مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۷، ص ۵۵۵، ح ۳۷۸۸۷۔

بعض، وما أصيب من النّاس يومئذٍ إلا رجلان. قال عليّ: التمسوا فيهم المخدج. فلم يجدوه، فقام عليّ بنفسه حتّى أتى أناساً قتلى بعضهم على بعض. قال: جرّدوهم. فوجدوه ممّا يلي الأرض فكبّر عليّ وقال: صدق الله وبلّغ رسوله(ص).

فقام إليه عبيدة السلماني فقال: يا أمير المؤمنين. الله الّذي لا إله إلا هو سمعت هذا الحديث من رسول الله(ص)؟ قال: إي والله الذي لا إله إلا هو لسمعته من رسول الله(ص). حتّى استحلفه ثلاثاً وهو يحلف له.

زید بن وہب کہتے ہیں: کہ میں امام علی علیہ السلام کی اس فوج میں تھا جو خوارج سے جنگ کرنے کے لئے جا رہی تھی اس وقت حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اے لوگو! میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے "کہ عنقریب میری امت میں سے ایک ایسا گروہ نکلے گا جو قرآن اس طرح پڑھ رہے ہوں گے کہ تمہاری قرائت ان کی قرائت کے مقابلہ میں کچھ نہ ہوگی اور نہ ہی تمہاری نماز اور روزے ان کی نماز اور روزوں کے مقابلہ میں کچھ ہوں گے۔ وہ قرآن کی تلاوت اس گمان سے کریں گے کہ وہ ان کے فائدہ میں ہے جب کہ وہ ان کے ضرر میں ہوگا، ان کی نمازیں ان کے گلے کے نیچے نہ اتریں گی وہ اسلام سے اس طرح باہر نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

وہ فوج والے جو ان سے لڑیں گے اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی ان کے بارے میں کیا طے ہوا ہے تو یہ لوگ (فوج والے) عمل کو چھوڑ کر قسمت پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے۔ اس گروہ کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک شخص ایسا ہوگا جس کا ہاتھ کہنیوں سے نہ ہوگا اور اس کا بازو عورتوں کے پستان کے سرے کی طرح ہوگا جس پر کچھ سفید بال ہوں گے۔

جب تم لوگ معاویہ اور شام والوں سے لڑنے جاؤ گے اور ان لوگوں کو چھوڑ دو گے تو یہ لوگ ہمارے جاتے ہی تمہارے گھر والوں اور تمہارے اموال پر حملہ کریں

گے خدا کی قسم مجھے امید ہے کہ یہ لوگ بے گناہوں کا خون بہائیں گے اور لوگوں کے اموال کو غارت کریں گے۔ پس اللہ کا نام لے کر نکلو۔

سلمہ کہتے ہیں کہ زید نے مجھے پل سے گزار کر ایک جگہ چھوڑ دیا اور دیکھا کہ خوارج کے سردار عبد اللہ بن وہب راسبی نے اپنی فوج سے تیر اندازی اور شمشیر زنی کے لئے کہا، اور کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں تمھیں حروراء کے دن کی طرح قسم نہ دلائے ان لوگوں (خوارج) نے تیر اندازی اور شمشیر زنی شروع کر دی اور لوگوں (حضرت علی کے لشکر) نے تیروں کے ذریعہ ان کو منتشر کر دیا اور قتل کر کے کشتوں کے پشتے لگا دیے مگر ہم لوگوں میں سوائے دو شخص کے کسی کو آسیب نہ پہنچا اور صرف دو آدمی شہید ہوئے۔

اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے اس ناقص ہاتھ والے کو تلاش کرنے کے لئے کہا مگر وہ نہ ملا تو حضرت علی علیہ السلام خود نکلے اور ایک جگہ آئے جہاں لاشوں پر لاشے پڑے ہوئے تھے اسے زمین پر لاشوں کے نیچے پایا۔ اسے دیکھتے ہی امام نے تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور فرمایا خدا نے سچ کہا اور اس کے رسول نے سچی خبر دی تھی اتنے میں عبیدہ سلمانی کھڑے ہوئے اور پوچھا اے امیر المومنین علیہ السلام اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا آپ نے یہ حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی خود سنی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے یہ حدیث حضورؐ سے سنی ہے عبیدہ نے تین مرتبہ قسم دلائی اور آپ علیہ السلام نے قسم کھائی۔

حدیث ۱۸۶: مصنف عبد الرزاق: ج ۱۰، ص ۱۴۷، ح ۱۸۶۵۰؛ مسند احمد: ج ۲، ص ۱۱۳، ح ۶۷۶؛ صحیح مسلم: ج ۲، ص ۷۴۸، ح ۱۰۶۶؛ سنن ابی داود: ج ۴، ص ۲۴۴، ح ۴۷۶۸؛ کتاب السنۃ: ص ۴۳۰، ح ۹۱۶ و ص ۴۳۲، ح ۹۱۷؛ امالی سید ابوطالب: ص ۴۳، ح ۱۵؛ سنن کبری بیہقی: ج ۸، ص ۱۷۰؛ دلائل النبوۃ بیہقی: ج ۶، ص ۴۳۲؛ شرح السنۃ بغوی: ج ۱۰، ص ۲۳۰، ح ۲۵۵۶۔

حدیث:۱۸۷ اخبرنا قتيبة بن سعيد قال: حدّثنا [محمد بن إبراهيم] بن أبي عدي، عن [عبد الله] بن عون، عن محمد [بن سيرين]، عن عبيدة [السلماني] قال: قال عليّ: لولا أن تبطروا لأنبأتكم ما وعد الله الّذين يقتلونهم على لسان محمد (ص). فقلت: أنت سمعته من رسول الله (ص)؟ قال: إي وربّ الكعبة، إي وربّ الكعبة، إي وربّ الكعبة.

عبیدہ سلمانی سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ تم لوگ فخر کرنے لگو گے تو میں تمھیں ان (خوارج) کے قتل کرنے کا وہ ثواب اور وعدہ الٰہی بتاتا جسے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان سے فرمایا ہے۔

میں نے پوچھا کیا آپؑ نے اس حدیث کو رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں کعبہ کے رب کی قسم ہاں کعبہ کے رب کی قسم ہاں کعبہ کے رب کی قسم۔

حدیث:۱۸۸ اخبرنا إسماعيل بن مسعود قال: حدّثنا المعتمر بن سليمان، عن عوف [بن أبي جميلة الأعرابي] قال: حدّثنا محمد بن سيرين قال: قال عبيدة السلماني: لمّا كان حيث أصيب أصحاب النهر قال عليّ: ابتغوا فيهم، فإنّهم إن كانوا هم القوم الّذين ذكرهم رسول الله (ص) فإنّ فيهم رجلاً مخدج اليد (او مثدون اليد أو مؤدن اليد) فابتغيناه فدللناه عليه فلما رآه قال: الله أكبر، الله أكبر، الله أكبر. قال: والله لولا أن تبطروا (ثمّ ذكر كلمة معناها) لحدّثتكم بما قضى الله [عزّ وجلّ] على لسان نبيّه [صلى الله عليه و آله وسلّم] لمن ولي قتل هؤلاء. قلت: أنت سمعته من رسول الله (ص)؟ قال: إي وربّ الكعبة. ثلاثاً.

حدیث ۱۸۷: مسند طیالسی: ص ۲۲، ح ۱۶۶؛ مصنف عبدالرزاق: ج ۱۰، ص ۱۴۹، ح ۱۸۶۵۲_۱۸۶۵۳؛ مسند احمد: ج ۲، ص ۲۸۱، ح ۹۸۲؛ فضائل احمد: ص ۱۱۴، ح ۱۶۸؛ صحیح مسلم: ج ۲، ص ۷۴۷، ح ۱۵۵ (من کتاب الزکاۃ)؛ کتاب السنۃ: ص ۴۲۸، ح ۹۱۲؛ سنن ابی داود: ج ۴، ص ۲۴۴، ح ۴۷۶۳؛ مسند ابویعلی: ج ۱، ص ۳۸۱، ح ۳۳۷؛ مناقب ابن مغازلی: ص ۵۶، ح ۸۰؛ مناقب خوارزمی: ص ۲۶۲، ح ۲۳۵۔

عبیدہ سلمانی سے روایت ہے کہ جب نہروان والوں (خوارج) سے جنگ ہو چکی تو امام علی علیہ السلام نے فرمایا: کہ ان میں اس شخص کو تلاش کرو جو ناقص الید (یا چھوٹے ہاتھ والا) ہے اگر یہ گروہ وہی ہوگا جس کی خبر آنحضرتؐ نے مجھے دی ہے تو وہ شخص ان میں ضرور ہوگا ہم لوگ ڈھونڈنے نکلے اور جب وہ مل گیا تو امام علی علیہ السلام کے پاس لے آئے، امام علیہ السلام نے اس کو دیکھ کر تین مرتبہ اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور فرمایا: خدا کی قسم اگر مجھے تمہارے فخر کا خیال نہ ہوتا تو میں تم لوگوں کو ان کے قاتل کے ثواب کے بارے میں وہ فیصلہ سناتا جو اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی طے فرمایا تھا۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا: کیا آپؑ نے خود اس حدیث کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے؟ آپؑ نے تین بار قسم کھا کر اقرار فرمایا۔

حدیث: ۱۸۹ أخبرنا محمد بن عبيد بن محمد قال: حدثنا أبو مالك عمرو (وهو ابن هاشم)، [عن إسماعيل (وهو ابن أبي خالد) قال: أخبرني عمرو بن قيس، عن المنهال بن عمرو] عن زرّ بن حبيش أنّه سمع عليّاً يقول: أنا فقأت عين الفتنة، ولولا أنا ما قوتل أهل النهروان [وأهل الجمل]، ولولا أنّي أخشى أن تتركوا العمل لأخبرتكم بالّذي قضى الله [عزّ وجلّ] على لسان نبيّكم (ص) لمن قاتلهم مبصراً لضلالتهم عارفاً بالهدىٰ الّذي نحن عليه.

زر بن حبیش سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے، میں نے فتنہ کی جڑ کو ختم کر دیا اگر میں نہ ہوتا تو نہ اہل نہروان سے جنگ کرنے والا کوئی ہوتا اور نہ اہل جمل سے کوئی لڑنے والا ہوتا اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم لوگ عمل

حدیث ۱۸۸: الشریعۃ: ص ۳۲؛ مسند ابو یعلی: ج ۱، ص ۳۷۰، ح ۵۷۵۰؛ تاریخ بغداد: ج ۱۱، ص ۱۱۸ رقم ۵۸۱۴؛ دلائل نبوۃ: ج ۵، ص ۱۸۹۔

چھوڑ دو گے تو میں تمھیں وہ ثواب بتاتا جسے خدا نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی ان کے قاتل کے لئے طے فرمایا ہے۔ ایسا قاتل جو ان کی ضلالت سے آگاہ اور اس ہدایت سے واقف ہے جس پر ہم ہیں۔

حدیث ۱۸۹: مصنف عبدالرزاق: ج ۱۰، ص ۱۳۹، ح ۱۸۶۵۱ و ص ۱۵۰، ح ۱۸۶۵۷ و ص ۱۵۲، ح ۱۸۶۶۳؛ مسند احمد: ج ۳، ص ۲۲۶، ح ۹۰۸۔۹۰۹ و ص ۲۳۵، ح ۹۴۳؛ مسند حمیدی: ج ۱، ص ۵۳۳، ح ۱۲۷۱؛ کتاب السنۃ: ص ۳۳۰، ح ۹۱۵ و ص ۳۳۳، ح ۹۱۹؛ مناقب کوفی: ج ۲، ص ۳۲۴، ح ۷۹۶ و ص ۳۲۷۔۳۲۸، ح ۷۹۹۔۸۰۰؛ تاریخ بغداد: ج ۷، ص ۲۳۹۔۲۵۰ و ج ۱۲، ص ۳۵۲، ۳۸۰ و ج ۱۳، ص ۲۸۲ و ج ۱۴، ص ۳۶۲۔۳۶۳؛ مسند ابو یعلی: ج ۱، ص ۲۹۶، ح ۳۵۸ و ج ۳، ص ۲۳۲، ح ۲۳۵۴؛ کفایۃ الطالب گنجی: ص ۱۸۰؛

ابن عباسؓ کا خوارج سے مناظرہ

حديث: ١٩٠ أخبرنا عمرو بن عليّ قال: حدّثنا عبدالرحمن بن مهدي قال: حدّثنا عكرمة بن عمّار قال: حدّثنا أبو زميل [سماك بن الوليد] قال: حدّثني عبدالله بن عبّاس قال: لمّا خرجت الحرورية اعتزلوا في دار وكانوا ستّة آلاف، فقلت لعليّ: يا أمير المؤمنين أبرد بالصلاة لعليّ أكلّم هٰؤلاء القوم. قال: إنّي أخافهم عليك. قلت كلاّ. فلبست وترجلت ودخلت عليهم في دارٍ نصف النّهار وهم يأكلون، فقالوا: مرحباً بك يا ابن عبّاس، فما جاء بك؟!

قلت لهم: أتيتكم من عند أصحاب النبيّ(ص) المهاجرين والأنصار، ومن عند ابن عمّ النبيّ(ص) وصهره، وعليهم نزل القرآن، فهم أعلم بتأويله منكم، وليس فيكم منهم أحد، لأبلغكم ما يقولون، وأبلغهم ما تقولون. فانتحى لي نفر منهم، قلت: هاتوا ما نقمتم على أصحاب رسول الله(ص) وابن عمّه؟ قالوا: ثلاث. قلت: ماهنّ؟

قالوا: أمّا إحداهنّ فإنّه حكّم الرجال في أمر الله، وقال الله: ﴿إن الحكم إلا لله﴾ [الأنعام: ٥٧/٦، ٦٢، ٦٧/يوسف: ٤٠] ما شأن الرجال والحكم؟ قلت: هذه واحدة.

قالوا: وأمّا الثانية فإنّه قاتل ولم يسب [سباهم] ولم يغنم، وإن كانوا كفّاراً لقد حلّ سبيلهم، ولئن كانوا مؤمنين ما حلّ سبيهم ولا قتالهم. قلت: هذه ثنتان فما الثالثة؟ وذكر كلمة معناها:

قالوا: محى نفسه من أمير المؤمنين، فإن لم يكن أمير المؤمنين فهو أمير الكافرين.

قلت: هل عندكم شيء غير هذا؟ قالوا: حسبنا هذا.

قلت لهم: أرايتكم إن قرأت عليكم من كتاب الله جلّ ثناؤه وسنّة نبيّه (ص) ما يرد قولكم أترجعون؟ قالوا: نعم.

قلت: أمّا قولكم ((حكّم الرجال في أمر الله)) فإنّي أقرأ عليكم في كتاب الله أن قد صيّر الله حكمه إلى الرجال في ثمن ربع درهم، فأمر الله تبارك وتعالىٰ أن يحكموا فيه، أرأيت قول الله تبارك وتعالىٰ: ﴿يا أيها الذين آمنوا لا تقتلوا الصّيد وأنتم حرم ومن قتله منكم فجزاءٌ مثل ما قتل من النعم يحكم به ذوا عدلٍ منكم﴾ [۹۵/المائدہ: ۵] وكان من حكم الله أنه صيّره إلى الرجال يحكمون فيه، ولو شاء يحكم فيه، فجاز من حكم الرجال، أنشدكم بالله أحكم الرجال في صلاح ذات البين وحقن دمائهم أفضل أو في أرنب؟ قالوا بلى بل في هذا أفضل.

وفي المرأة وزوجها [قال الله عزّ جلّ]: ﴿وإن خفتم شقاق بينهما فابعثوا حكماً من أهله وحكماً من أهلها﴾ [۳۵/النساء: ۴] فنشدتكم بالله حكم الرجال في صلاح ذات بينهم وحقن دمائهم أفضل من حكمهم في بضع امرأة؟ خرجت من هذه؟ قالوا: نعم.

قلت: وأمّا قولكم: ((قاتل ولم يسب ولم يغنم)) أفتسبون أمّكم عائشة تستحلّون منها ما تستحلّون من غيرها وهي أمّكم؟ فإن قلتم: إنّا نستحلّ منها ما نستحلّ من غيرها فقد كفرتم، وإن قلتم: ليست بأمّنا فقد كفرتم، ﴿النّبيّ أولى بالمؤمنين من أنفسهم وأزواجه أمّهاتهم﴾ [۶/الأحزاب: ۳۳] فأنتم بين ضلالتين فأتوا منها بمخرج؟ أفخرجت من هذه؟ قالوا: نعم.

وأمّا محي نفسه من أمير المؤمنين فأنا آتيكم بما ترضون، أنّ نبيّ الله (ص) يوم الحديبيّة صالح المشركين فقال لعليّ: ((اكتب يا عليّ: هذا ما صالح عليه محمد رسول الله (ص)). قالوا: لو نعلم أنّك رسول الله (ص) ما قاتلناك. فقال رسول الله (ص): ((امح يا عليّ، اللّهم إنّك تعلم أنّي رسول الله، امح يا عليّ واكتب: هذا ما صالح عليه محمد بن عبدالله)). والله لرسول الله (ص) خير من عليّ وقد محى نفسه، ولم يكن محوه نفسه ذالك محاه من النبوّة، أخرجت من هذه؟ قالوا: نعم. فرجع منهم ألفان وخرج سائرهم فقتلوا على ضلالتهم، قتلهم المهاجرون والأنصار.

عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ جب خوارج نے خروج کیا اور چھ ہزار کی تعداد میں ایک مقام پر جمع ہو گئے تو میں نے حضرت علی علیہ السلام سے عرض کی: اے امیر المؤمنین علیہ السلام نماز میں تھوڑی دیر فرمایئے تاکہ میں اس قوم (خوارج) سے کچھ باتیں کروں حضرت علیہ السلام نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ یہ لوگ کہیں تمھیں نقصان نہ پہنچائیں میں نے کہا میں نہیں ڈرتا پھر میں نے کپڑے بدلے کنگھی کی اور دوپہر کے وقت ان کے علاقہ میں داخل ہو گیا وہ لوگ کھانے میں مشغول تھے مجھے دیکھ کر انھوں نے مجھے خوش آمدید کہی اور آنے کا سبب دریافت کیا میں نے کہا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب مہاجرین و انصار اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد بھائی اور ان کے داماد کے پاس سے آرہا ہوں قرآن ان پر نازل ہوا ہے پس وہ تم لوگوں سے زیادہ تاویل قرآن کا علم رکھتے ہیں اور ان کا کوئی آدمی تم میں نہیں ہے میں آیا ہوں تاکہ جو وہ کہہ رہے ہیں تمھیں بتاؤں اور جو تم لوگ کہہ رہے ہو وہ انھیں بتادوں۔

یہ سن کر ان میں سے کچھ لوگ میرے قریب آئے میں نے کہا بتاؤ اصحاب رسول خداؐ اور ان کے چچازاد بھائی کے سلسلہ میں تمھیں کیا اعتراض ہیں؟ وہ کہنے لگے تین

اعتراض، میں نے کہا وہ کیا ہیں؟ کہنے لگے پہلا اعتراض تو یہ ہے کہ انھوں نے حکم الٰہی میں لوگوں کو حَکَم قرار دیا جب کہ اللہ فرماتا ہے "حکم صرف خدا ہی کے لئے ہے" (انعام/۶، ۴۰و ۶۷) لہٰذا لوگوں کا حَکَم ہونا کیا معنی رکھتا ہے؟ میں نے کہا یہ ایک اعتراض، انھوں نے کہا دوسرا اعتراض یہ کہ انھوں نے جنگ کی مگر نہ اسیر بنایا اور نہ ہی مال غنیمت لوٹا اگر وہ کافر تھے تو یہ جائز تھا اور اگر وہ مومن تھے تو ان سے جنگ کرنا بھی حرام ہے میں نے کہا اچھا یہ تو دوسرا اعتراض ہوا، اب ذرا تیسرا اعتراض بیان کرو انھوں نے کہا: اپنے نام کے آگے سے امیر المومنین ہٹا دیا اگر یہ امیر المومنین نہیں ہیں تو امیر الکافرین ہیں۔ میں نے کہا اس کے علاوہ بھی کوئی اعتراض ہے؟ وہ بولے نہیں، یہی ہمارے لئے کافی ہے۔

میں نے کہا اگر میں قرآن مجید اور حدیث رسول سے تمھارے ان عقیدوں کو غلط ثابت کر دوں تو کیا تم اپنے مذہب سے واپس پلٹ آؤ گے انھوں نے کہا جی ہاں۔

میں نے کہا: تمھارا پہلا اعتراض کہ انھوں نے امر خداوندی میں لوگوں کو حَکَم بنایا تو میں تمھارے سامنے کتاب خدا سے بیان کرتا ہوں کہ اس نے لوگوں کو اس چیز کے لئے بھی حَکَم قرار دیا ہے جس کی قیمت ایک چوتھائی درہم ہو کیا تم نے خداوند متعال کا یہ قول نہیں پڑھا ہے، ارشاد ہوتا ہے اے ایمان والو! تم حالت احرام میں شکار قتل مت کرو اور اگر تم میں سے کوئی قتل کر دے تو جیسا جانور شکار کیا ہے ویسا ہی اس کے بدلے میں دے جس کا حکم تم میں سے دو عادل آدمی دیں گے (مائدہ/۹۵) دیکھو یہ حکم لوگوں کی طرف ہے کہ وہ حکم کریں جب کہ یہ حکم الٰہی ہے اور اگر خدا چاہتا تو خود ہی حکم کر سکتا تھا پس لوگوں کو حَکَم بنانا جائز ہے۔

میں تمھیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بتاؤ دو گروہوں میں صلح کرا کر خون ریزی سے بچانے کے لئے لوگوں کو حَکَم بنانا افضل اور بہتر ہے یا ایک خرگوش کے معاملہ میں حکم بنانا بہتر ہے؟

بیشک اس خونریزی میں حَکَم مقرر کرنا افضل و بہتر ہے۔

میں نے کہا زن و شوہر کے مسئلہ میں خداوند عالم کہتا ہے کہ "اگر تمھیں ان دونوں میں جدائی کا ڈر ہو تو ایک حَکَم مرد کی طرف سے اور ایک حَکَم عورت کی طرف سے مقرر کر کے بھیجو" (نساء/۳۵)

میں تمھیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بتاؤ کہ دو گروہوں میں صلح کرا کر خونریزی سے بچانے کے لئے حَکَم بنانا ضروری ہے یا ایک عورت کے معاملہ میں حَکَم بنانا ضروری ہے اس اعتراض سے باہر نکلیں یعنی اب تو یہ اعتراض باقی نہ رہا، وہ بولے جی ہاں یہ اعتراض ختم ہوا۔

میں نے کہا اب تمھارا دوسرا اعتراض کہ جنگ کی، مگر نہ اسیر کیا، اور نہ ہی مال غنیمت لوٹا تو تم خود ہی بتاؤ کیا تم ام المومنین عائشہ کو جو تمھاری ماں ہیں اسیر کرو گے اور جو کچھ کفار کے لئے جائز سمجھتے ہو وہ ان کے لئے بھی جائز جانتے ہو اگر تم یہ کہو کہ ہاں جائز ہے جس طرح کفار کے سلسلہ میں جائز ہے تو تم کافر ٹھہرے اور اگر تم یہ کہو کہ وہ تمھاری ماں نہیں تو بھی تم کافر ہوئے اس لئے کہ خدا کا ارشاد ہے: "نبیؐ مومنین کے نفسوں پر ان سے زیادہ حاکم ہے اور ان (نبیؐ) کی بیبیاں مومنین کی مائیں ہیں" (احزاب/۶)

تم دونوں طرح کے جواب میں ضلالت و گمراہی میں ہو اس سے نکلنے کا کوئی راستہ تلاش کرو کیا میں نے اس اعتراض کا جواب بھی صحیح دیا اور میں بری الذمہ ہو

گیا؟ انھوں نے کہا: جی ہاں جواب صحیح ہے۔

اب تمھارا تیسرا اعتراض کہ حضرت علی علیہ السلام نے اپنے نام کے آگے سے امیر المومنین ہٹا دیا ہے تو سنو میں تمھیں ایسا جواب دوں گا جس سے تم راضی ہو جاؤ گے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلح حدیبیہ میں مشرکوں سے صلح فرمائی تو حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: کہ اے علی علیہ السلام لکھو کہ ان شرائط پر اللہ کا رسول محمدؐ مشرکین سے صلح کرتا ہے، تو مشرکین نے اعتراض کیا کہ اگر ہم تمھیں اللہ کا رسول مان لیتے تو تم سے جنگ ہی کیوں کرتے؟

یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علی علیہ السلام اسے مٹا دو تم تو جانتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور اے علی علیہ السلام اسے مٹا دو اور لکھ دو کہ ان شرائط پر محمد بن عبد اللہ صلح کر رہا ہے، خدا کی قسم بتاؤ رسول اللہ افضل ہیں یا حضرت علی علیہ السلام جب کہ حضورؐ نے لفظ رسولؐ اللہ کو اپنے نام کے آگے سے مٹا دیا اور ان کا یہ مٹانا خود کو مرتبۂ نبوت سے معزول کرنا نہ تھا۔

اب بتاؤ کیا میں نے تمھارے اس اعتراض کا صحیح جواب دیا یا نہیں؟ وہ کہنے لگے جی ہاں آپ نے صحیح جواب دیا اور عہدہ سے بری ہو گئے۔ (اس مناظرہ کے بعد) دو ہزار افراد خوارج میں سے واپس پلٹ آئے اور بقیہ نے بغاوت کی یہاں تک کہ اسی ضلالت میں مہاجرین اور انصار کے ہاتھوں قتل ہوئے۔

حدیث۱۹۰: مصنف عبدالرزاق: ج۱۰، ص۱۵۷، ح۱۸۶۷۸؛ مسند احمد: ج۲، ص۸۳، ح۶۵۶ و ج۵، ص۲۶۳، ح۳۱۸۷؛ کتاب الاصول: ص۱۷۲، ح۳۳۵؛ المعرفۃ والتاریخ ج۱، ص۵۲۲؛ مسند ابویعلی: ج۱، ص۳۶۷، ح۴۷۴؛ معجم کبیر طبرانی ج۱۰، ص۲۵۷، ح۱۰۵۹۸؛ جامع بیان العلم: ج۲، ص۱۰۳؛ مستدرک حاکم: ج۲، ص۱۵۰ و۱۵۲؛ سنن کبری بیہقی: ج۸، ص۱۷۹_۱۸۱؛ مناقب خوارزمی: ص۲۶۰، ح۲۳۳۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئی

حديث: ۱۹۱ أخبرني معاوية بن صالح قال: حدّثنا عبدالرحمن بن صالح قال: حدّثنا عمرو بن هاشم الجنبي، عن محمد بن إسحاق، عن محمد بن كعب القرظي، عن علقمة بن قيس قال:

قلت لعليّ: تجعل بينك وبين ابن آكلة الأكباد حكماً؟ قال: إنّي كنت كاتب رسول الله (ص) يوم الحديبيّة فكتبت: ((هذا ما صالح عليه محمد رسول الله (ص) وسهيل بن عمرو))

فقال سهيل: لو علمنا أنّه رسول الله (ص) ما قاتلناه، امحها. فقلت: هو والله رسول الله (ص) وإن رغم أنفك، لا والله أمحوها. فقال رسول الله (ص): ((أرني مكانها)). فأريته فمحاها وقال: ((أما إنّ لك مثلها ستأتيها وأنت مضطر)).

علقمہ بن قیس سے نقل ہے کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ اپنے اور ''آکلۃ الاکباد'' کے بیٹے (یعنی جگر خوار عورت کے بیٹے معاویہ) کے درمیان (دوسرے کو) حَکَم قرار دے رہے ہیں؟

تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں حدیبیہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کاتب تھا اور میں نے صلح نامہ یوں لکھا کہ ''ان شرائط پر اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سہیل بن عمرو صلح

کرتے ہیں تو اس نے کہا کہ اگر ہم لوگ ان کو رسول مان لیتے تو جنگ ہی کیوں کرتے اس لفظ کو مٹاؤ اس وقت میں نے کہا کہ خدا کی قسم یہ خدا کے رسولؐ ہیں چاہے تم اپنی ناک رگڑ ڈالو میں اس لفظ کو مٹا نہیں سکتا تو حضور ﷺ نے مجھ سے طلب کیا میں نے انھیں دیدیا پھر آپ ﷺ نے خود ہی مٹا کر فرمایا: ''اے علی علیہ السلام تمھارے لئے بھی ایسا ہی ایک دن آئے گا اور تم مجبور ہو گے''۔

حدیث: ۱۹۲ أخبرنا محمد بن المثنى ومحمد بن بشار قالا: حدثنا محمد [بن جعفر] قال: حدثنا شعبة، عن أبي إسحاق قال: سمعت البراء قال: لما صالح رسول الله (ص) أهل الحديبية (وقال ابن بشار: اهل مكة) كتب عليّ كتاباً بينهم، قال: فكتب: ((محمد رسول الله (ص))، فقال المشركون: لا تكتب محمد رسول الله (ص)، لو كنت رسول الله (ص) لم نقاتلك. فقال لعليّ: ((امحه)). قال: ما أنا بالّذي امحاه. فمحاه رسول الله (ص) بيده، فصالحهم على أن يدخل هو وأصحابه ثلاثة أيام، ولا يدخلها إلا بجلبان السلاح.

براء سے روایت ہے جب رسول اسلام ﷺ نے حدیبیہ والوں سے صلح کی اور بشار کا کہنا ہے کہ اہل مکہ سے صلح کی تو امام علی علیہ السلام نے ایک صلح نامہ تیار کیا اور اس میں محمدؐ، اللہ کے رسول لکھا یہ دیکھ کر مشرکین نے کہا محمد رسول اللہ مت لکھو اگر ہم تمھیں اللہ کا رسول ﷺ مان لیتے تو تم سے جنگ ہی کیوں کرتے۔

(یہ سن کر) حضور ﷺ نے امام علی علیہ السلام کو اس لفظ کے مٹانے کے لئے کہا امام علی علیہ السلام نے عرض کی میں تو اس لفظ کو نہیں مٹاؤں گا تو خود حضورؐ نے اپنے دست مبارک سے مٹا دیا پھر صلح اس بات پر ہوئی کہ آنحضرت ﷺ مع اصحاب کے تین

حدیث ۱۹۱: کتاب السنۃ: ص ۳۲۵، ح ۹۰۷؛ انساب الاشراف: ج ۱، ص ۳۴۴، ح ۳۲۷۔

روز تک مکہ میں آ کر رہ سکتے ہیں مگر اس شرط پر کہ جلبان السلاح۔ (یعنی اسلحہ میان کے اندر ہی رہے)

حدیث: ۱۹۳ أخبرنا أحمد بن سليمان [الرهاوي] قال: حدثنا عبيد الله بن موسى قال: أخبرنا إسرائيل [بن يونس] عن [جده] أبي إسحاق، عن البراء بن عازب قال: اعتمر رسول الله (ص) في ذي القعدة فأبى أهل مكة أن يدعوه يدخل مكة حتى قاضاهم على أن يقيم فيها ثلاثة أيام، فلمّا كتبوا: ((هذا ما قاضى عليه محمد رسول الله (ص))، قالوا: لا نقرّبها، لو نعلم أنك رسول الله (ص) ما منعناك بيته ولكن أنت محمد بن عبد الله. قال: ((أنا رسول الله (ص) وأنا محمد بن عبد الله))، قال لعليّ: ((امح رسول الله (ص))). فقال: والله لا امحوك أبداً. فأخذ رسول الله (ص) الكتاب وليس يحسن يكتب، فكتب مكان رسول الله (ص) محمداً، فكتب: ((هذا ما قاضى عليه محمد بن عبد الله، لا يدخل مكة سلاح إلا السيف في القراب، وأن لا يخرج من أهلها بأحد إن أراد أن يتبعه، وأن لا يمنع أحداً من أصحابه إن أراد أن يقيم)). فلمّا دخلها ومضى الأجل أتوا عليّاً فقالوا: قل لصاحبك فليخرج عنّا فقد مضى الأجل، فخرج رسول الله (ص)، فتبعته ابنة حمزة تنادي: يا عم يا عم! فتناولها عليّ، فأخذ بيدها فقال لفاطمة: دونك ابنة عمك، فحملتها، فاختصم فيها عليّ وزيد وجعفر، فقال عليّ: أنا آخذها وهي ابنة عمّي. وقال جعفر: ابنة عمّي وخالتها تحتي. وقال زيد: ابنة أخي. فقضى بها رسول الله (ص) لخالتها وقال: ((الخالة بمنزلة الأمّ)). ثمّ قال لعليّ: ((أنت منّي وأنا منك)). وقال لجعفر: ((أشبهت خَلقي وخُلقي)). ثمّ قال لزيد: ((أنت أخونا ومولانا)). فقال عليّ: ألا تتزوّج ابنة حمزة؟ فقال: ((إنّها ابنة أخي من الرضاعة)).

حدیث ۱۹۲: مسند طیالسی: ص ۹۷، ح ۷۱۳؛ مسند احمد: ج ۱۰، ص ۵۳۵، ح ۱۸۵۶۷؛ صحیح بخاری: ج ۳، ص ۲۴۱؛ صحیح مسلم: ج ۳، ص ۱۰، ح ۱۷۸۳؛ سنن ابی داؤد: ج ۲، ص ۱۶۷، ح ۱۸۳۲۔

براء بن عازب کہتے ہیں کہ رسول اسلام ﷺ نے ماہ ذیقعدہ میں عمرہ کا احرام باندھا لیکن مکہ والوں نے انھیں داخل ہونے سے روک دیا یہاں تک کہ طے یہ پایا کہ مکہ میں صرف تین دن تک قیام کریں تو جب صلح نامہ لکھا گیا اور اس میں لکھا گیا کہ ''ان شرائط پر اللہ کے رسول محمد ﷺ نے فیصلہ کیا ہے تو مشرکین نے اعتراض کیا اور کہا کہ اگر ہم تم کو اللہ کا رسول جانتے تو تمھیں اس کے گھر سے منع ہی کیوں کرتے تم اللہ کے رسول نہیں بلکہ محمد بن عبداللہ ہو آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

کہ میں ہی اللہ کا رسول ہوں اور میں ہی محمد بن عبداللہ ہوں اور پھر امام علیؑ سے فرمایا: کہ رسول اللہ کی لفظ کو مٹادو، امام علیؑ نے عرض کی میں اسے ہرگز مٹا نہیں سکتا تو آنحضرتؐ نے وہ کاغذ لیا اگر چہ وہ اچھی طرح نہیں لکھ سکتے تھے پھر بھی رسول اللہ کی جگہ محمدؐ لکھا اور پھر صلح نامہ لکھا گیا کہ یہ وہ فیصلہ ہے جیسے محمد بن عبداللہ نے طے کیا ہے کہ وہ مکہ میں اس طرح داخل ہوں گے کہ شمشیر غلاف کے اندر ہوگی اور اگر مکہ کا کوئی شخص ان کے ساتھ جانا چاہے تو اسے وہ مکہ سے باہر نہیں لے جائیں گے اور اگر ان کے اصحاب میں سے کوئی شخص یہاں قیام کرنا چاہے تو اسے منع نہیں کیا جائے گا۔

اس کے بعد جب آنحضرت ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور معینہ مدت تمام ہوگئی تو اہل مکہ امام علیؑ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ اپنے نبی ﷺ سے کہہ دیں کہ مدت ختم ہوچکی ہے لہٰذا وہ شہر سے باہر نکل جائیں یہ سن کر حضور ﷺ شہر سے باہر نکلے اتنے میں جناب حمزہ کی صاحبزادی چچا، چچا کہتی ہوئی آنحضرت ﷺ کے پیچھے پیچھے دوڑیں تو امام علیؑ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو دے دیا اور فرمایا اپنی چچازاد چھوٹی بہن کو اٹھالو تو جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے انھیں گود

میں اٹھالیا۔

ان کی پرورش کے سلسلہ میں امام علیؑ اور زید اور جعفر میں اختلاف ہوا تو امام علیؑ نے فرمایا ان کی کفالت میں کروں گا، میری چچازاد بہن ہیں، جعفر نے کہا یہ میری چچازاد بہن ہیں اور ان کی خالہ میری بیوی ہیں: زید نے کہا: یہ میری بھتیجی ہے یہ سن کر آنحضرت ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ یہ حق خالہ کا ہے اس لئے کہ خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے۔

پھر آنحضرت ﷺ نے امام علیؑ سے فرمایا: تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں اور جعفر سے فرمایا تم صورت و سیرت میں میری طرح ہو اور زید سے فرمایا آپ ہمارے بھائی، بزرگ اور مددگار ہیں۔

پھر امام علیؑ نے فرمایا: کیا آپ جناب حمزہ کی صاحبزادی سے شادی نہیں کریں گے تو حضور ﷺ نے فرمایا: یہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہیں۔

حدیث:۱۹۴ أخبرنا محمد بن عبداللہ بن المبارک قال: حدثنا یحیی (وھو ابن آدم) قال: حدثنا إسرائیل، عن أبي إسحاق، عن ھانئ بن ھانئ وھبیرة بن یریم، عن عليّ: أنھم اختصموا في ابنة حمزة، فقضی بھا رسول اللہ (ص) لخالتھا وقال: ((الخالة أمّ)). قلت: یا رسول اللہ (ص) ألا تزوّجھا؟ قال: ((إنّھا لا تحلّ لي إنّھا ابنة أخي من الرضاعة))، وقال لعليّ: ((أنت منّي وأنا منک))، وقال لزید: ((أنت أخونا ومولانا))، وقال لجعفر: ((أشبھتَ خَلقي وخُلقي)).

حدیث ۱۹۳: مسند احمد: ج ۳۰، ص ۵۹۴، ح ۱۸۶۳۵؛ صحیح بخاری: ج ۵، ص ۱۷۹؛ سنن دارمی: ج ۲، ص ۲۳۷؛ سنن بیہقی: ج ۸، ص ۵؛ شرح السنہ بغوی: ج ۱۲، ص ۱۳۹، ح ۲۳۹۷۔

ہانی بن ہانی اور ہبیرہ بن یریم سے روایت ہے کہ امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جناب حمزہ کی بیٹی کی پرورش کو لے کر ہم میں اختلاف ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ یہ حق ان کی خالہ کا ہے اور فرمایا: خالہ ماں کے برابر ہے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ اے رسول خدا کیا آپ ان سے نکاح نہیں کریں گے؟ تو آپ نے فرمایا: کہ یہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہیں لہٰذا میرے لئے ان سے نکاح جائز نہیں ہے۔

آنحضرتؐ نے امام علی علیہ السلام سے فرمایا: کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں اور زید سے فرمایا: آپ ہمارے بھائی، بزرگ اور مددگار ہیں اور جعفرؓ سے فرمایا کہ تم صورت و سیرت میں مجھ سے مشابہ ہو۔

حدیث:۱۹۴۔طبقات کبریٰ: ج۴،ص۳۶؛ مسند ابن راہویہ: ج۳،ص۲۶۷؛ مصنف ابن ابی شیبۃ: ج۲،ص۳۶۸، ح۵ و۸ وص۱۷۱، ح۲۶؛ سنن ابن ابی داود: ج۲،ص۲۸۴، ح۲۲۸۰؛ مسند ابویعلی: ج۱،ص۴۰۱، ح۵۲۶ وص۴۲۱، ح۵۵۴؛ مشکل الآثار: باب۳۸۲، ح۳۳۵۴۔ ۳۳۵۵؛ صحیح ابن حبان: ج۱۵،ص۵۲۰، ح۷۰۳۶؛ سنن کبریٰ بیہقی: ج۸،ص۵۔۶؛ تاریخ بغداد: ج۴،ص۱۴۰؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج۱،ص۱۳۹، ح۱۷۳۔

فہرستیں

آیات قرآن کریم

احادیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۵. الا احدثکما باشقی الناس ''کیا تم دونوں کو شقی ترین شخص کے بارے میں خبر نہ دوں'' حدیث ۱۵۳۔

۶. الا اعلمک دعاء اذا دعوت غفرلک؟ ''آیا میں تمہیں اس دعا کی تعلیم نہ دوں کہ اگر تم نے اسے پڑھ لیا تو خداوند عالم تمہیں بخش دے گا'' حدیث ۳۰۔

۷. الا اعلمک کلمات اذا قلتهن غفرلک؟ ''کیا میں تمہیں ان کلموں کی تعلیم نہ دوں کہ جس کے زبان سے ادا کرنے پر خداوند عالم تمہیں بخش دے گا'' حدیث ۲۵۔۲۹۔

۸. الا ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی ''کیا تم اس بات پر خشنود نہیں ہو کہ تمہاری نسبت مجھ سے وہی ہے جو ہارونؑ کو موسیؑ سے تھی'' حدیث ۵۳۔

۹. الستم تعلمون انی اولی بکل مؤمن من نفسه؟ ''کیا تم کو یہ نہیں معلوم کہ میں ہر مومن کے نفس پر اس سے برتر و حاکم ہوں'' حدیث ۸۳،۹۲،۹۵۔

۱۰. الله ولیی و انا ولی المومنین ''خداوند عالم میرا ولی ہے اور میں مومنین کا ولی ہوں'' حدیث ۱۵۷۔

۱۱. اللهم اذهب عنه الحر و البرد ''خداوندا اس (علیؑ) سے سردی اور گرمی کو دور فرما'' حدیث ۱۵۱۔

۱۲. اللهم اکفه اذی الحر و البرد ''خداوندا اس (علیؑ) کو سردی و گرمی کی اذیتوں سے محفوظ فرما'' حدیث ۱۴۔

۱۳. اللهم ان الخیر خیر الأخرة فاغفر للانصار والمهاجرة ''خداوندا خیر و بھلائی فقط آخرت کی ہے پس تو مہاجرین و انصار کو بخش دے'' حدیث ۱۶۰،۱۶۱۔

۱۴. اللهم اهد قلبه وسدد لسانه ''خداوندا اس (علیؑ) کے قلب کی ہدایت فرما اور اس کی زبان کو استوار فرما'' حدیث ۳۴۔

۱۵. اللهم ائتنی باحبّ خلقک الیک یاکل معی من هذا الطیر ''خداوندا اپنی

مخلوق میں سے اپنے محبوب ترین شخص کو میرے پاس بھیج دے تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندہ کو تناول فرمائے'' حدیث ۱۰۔

۱۶. اللهم هؤلاء اهلی ''خداوندا یہی میرے اہل ہیں'' حدیث ۱۱۔

۱۷. اللهم هولاء اهل بیتی ''خداوندا یہی میرے اہل بیت ہیں'' حدیث ۴۴۔

۱۸. اما انت یا علی فختنی و ابو ولدی و انت منی و انا منک ''لیکن تم اے علی میرے داماد، میرے بیٹوں کے باپ ہو اور تم مجھ سے ہو میں تم سے ہوں'' حدیث ۱۳۸۔

۱۹. اما انت یا علی فصفیی و امینی ''اور تم اے علی میرے منتخب اور امین ہو'' حدیث ۴۲۔

۲۰. اما ان لک مثلها ستأتیها و انت مضطر ''آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارے ساتھ ایسا ہی (حادثہ) پیش آئے گا اور تم مجبور ہو گے'' حدیث ۱۹۱۔

۲۱. اما بعد ایها الناس انی ولیکم ''امابعد، اے لوگو! میں تمہارا اولی ہوں'' حدیث ۹۴۔

۲۲. اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی ''کیا تم (اس بات پر) راضی نہیں ہو کہ تمہاری نسبت مجھ سے وہی ہے جو ہارونؑ کو موسیؑ سے تھی'' حدیث ۱۱، ۲۴، ۴۴، ۴۶، ۴۹، ۵۲، ۵۵، ۵۶، ۵۸، ۵۹، ۶۱، ۱۲۶۔

۲۳. اما ترضین ان تکونی سیدة نساء هذه الامة ''(اے میری بیٹی فاطمہؑ) کیا تم اس بات پر راضی و خشنود نہیں ہو کہ اس امت کی عورتوں کی سردار ہو'' حدیث ۱۳۱۔

۲۴. انت خلیفتی فی کل مومن ''(اے علیؑ) تم مومنین کے درمیان میرے خلیفہ و جانشین ہو'' حدیث ۴۴۔

۲۵. انت منی بمنزلة هارون من موسی ''تمہاری نسبت مجھ سے وہی ہے جو ہارونؑ کو موسیؑ سے ہے'' حدیث ۶۳۔

۲۶. انت منی و انا منک ''تم (اے علیؑ) مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں'' حدیث ۶۹، ۷۰، ۷۷

۲۷. ان التقیتما فعلی علی الناس ''اگر تم دونوں ایک ساتھ ہو گئے ہو تو علیؑ سب کے

سردار ہیں'' حدیث ۸۹۔

۲۸۔ ان بنی ہشام بن المغیرة استاذنونی ''بنی ہشام بن مغیرۃ مجھ سے اجازت طلب کررہے ہیں'' حدیث ۱۳۲،۱۳۳،۱۳۴۔

۲۹۔ ان جبرئیل کان یعارضنی بالقرآن کل سنة مرة ''جبرئیلؑ ہر سال ایک مرتبہ مجھ سے قرآن کا مقابلہ کرتے تھے'' (مجھے قرآن سناتے تھے) حدیث ۱۳۱،۱۳۲۔

۳۰۔ ان علیا منی و انا منہ ''بیشک علیؑ مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے ہوں'' حدیث ۲۶۔

۳۱۔ ان فاطمة مضغة منی یریبنی ما رابها ''بیشک فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس چیز سے یہ پریشان ہو اس سے مجھے پریشانی ہوتی ہے'' حدیث ۱۳۳، ۱۳۷، ۱۴۰۔

۳۲۔ ان اللہ سیھدی قلبک ویثبت لسانک ''(اے علیؑ) عنقریب خداوند عالم تمھارے دل کی ہدایت (روشن) اور تمھاری زبان کو (حق پر) استوار فرمائے گا'' حدیث ۳۲، ۳۷۔

۳۳۔ ان اللہ مولای وانا ولیّ کل مومن ''بیشک اللہ میرا مولا اور میں ہر مومن کا ولی ہوں'' حدیث ۷۹۔

۳۴۔ ان اللہ ولیي وانا ولیّ کلّ مومن ''بیشک اللہ میرا ولی اور میں ہر مومن کا ولی ہوں'' حدیث ۹۸۔

۳۵۔ ان ملکاً من السماء لم یکن رآني فاستاذن اللہ فی زیارتي ''آسمان کے ایک فرشتے نے مجھے نہیں دیکھا تھا تو اس نے خداوند عالم سے میری زیارت کی اجازت طلب کی'' حدیث ۱۳۰۔

۳۶۔ ان منکم من یقاتل علی تأویل القرآن ''تم میں سے ایک (شخص ہے جو) تاویل قرآن پر جنگ کرے گا'' حدیث ۱۵۶۔

۳۷۔ انه سیخرج قوم یتکلّمون بالحقّ لایجاوز حلوقهم ''عنقریب ایک ایسا گروہ جو دین میں آئے گا کہ جو حق کی باتیں تو کریں گے (مگر حق) ان کے گلے کے نیچے نہ اترے گا'' حدیث ۱۸۱۔

۳۸۔ انه لایؤذي عنّی الا انا او عليّ ''(میرے حقوق کو) سوائے میرے اور علیؑ کے کوئی

اور ادا نہیں کرے گا'' حدیث ۷۶۔

۳۹۔ انه منّي بمنزلة هارون من موسیٰ ''بیشک وہ (علیؑ) میری نسبت ویسے ہی ہیں جیسے ہارون کو موسیٰ سے'' حدیث ۱۲۔

۴۰۔ انها صغیرة ''(عمر و ابوبکر کی جناب سیدہؑ کے ساتھ شادی کی درخواست پر آنحضرتؐ نے فرمایا: وہ ابھی چھوٹی ہیں'' حدیث ۱۳۲۔

۴۱۔ انّي أمرت ان أبلغه أنا أو رجل من اهل بیتي ''مجھے حکم ہوا ہے کہ اس (سورہ برائت) کو یا میں یا میرے اہلبیتؑ میں سے کوئی شخص پہنچائے'' حدیث ۷۵۔

۴۲۔ انّي دافع لوائي غداً الی رجل یحبّ اللہ ورسوله ''کل میں علم اس کو دوں گا جو خدا اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے'' حدیث ۱۵۔

۴۳۔ او لاترضی ان تکون منّي بمنزلة هارون من موسیٰ ''کیا تم اس بات پر راضی وخوشنود نہیں ہو کہ تمھاری نسبت مجھ سے وہی ہے جو ہارون کو موسیٰؑ سے تھی'' حدیث ۵۴۔

۴۴۔ ایکم یوالیني فی الدنیا والآخرة ''تم میں سے کون ہے جو دنیا وآخرت میں مجھ سے دوستی کرے'' حدیث ۲۴۔

۴۵۔ ایها الناس من ولیکم؟ ''اے لوگو! تمھارا ولی اور پیشوا کون ہے'' حدیث ۹۶۔

۴۶۔ بؤساً لک ابن سمیّة ''اے سمیہ کے فرزند کس قدر مفلسی اور زحمت میں مبتلا ہو گئے'' حدیث ۱۶۳۔

۴۷۔ تفترق امّتي فرقتین یمرق بینهما مارقة ''میری امت کے دو گروہ ہوں گے اور ان دونوں میں سے ایک مارق (جہنمی گروہ) ہوگا'' حدیث ۱۷۱۔

۴۸۔ تقتل عمّاراً الفئة الباغیة ''باغی اور ستمگر گروہ عمارؑ کو قتل کرے گا'' حدیث ۱۵۸، ۱۶۸۔

۴۹۔ تمرق مارقة عند فرقة من النّاس ''لوگوں میں تفرقہ اور اختلاف کے وقت مارقہ (جہنمی گروہ) خروج کرے گا'' حدیث ۱۶۹، ۱۷۲۔

۵۰. الحسنؑ والحسینؑ سیّدا شباب اهل الجنة ’’حسنؑ و حسینؑ جوانان جنت کے سردار ہیں‘‘ حدیث ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۴۰، ۱۴۳۔

۵۱. الخالة اُمّ ’’خالہ ماں ہوتی ہے‘‘ حدیث ۷۰، ۱۹۴۔

۵۲. الخالة بمنزلة الأمّ ’’خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے‘‘ حدیث ۷۱۔

۵۳. دعه فانّ له أصحاباً یحقر احدکم صلاته مع صلاتهم ’’اسے چھوڑ دو اس کے ایسے دوست ہیں کہ تم میں سے ہر ایک اپنی نماز کو ان کی نمازوں کے مقابلہ میں کم اور حقیر سمجھے گا‘‘ حدیث ۱۷۵۔

۵۴. ربّ هؤلاء اهلي ’’پروردگارا یہ میرے اہلبیت ہیں‘‘ حدیث ۵۴۔

۵۵. ریحانتيّ من هذه الأمّة ’’(حسن وحسینؑ) اس امت میں میرے دو خوشبودار پھول ہیں‘‘ حدیث ۱۴۴، ۱۴۵۔

۵۶. ستکون امّتي فرقتین ’’عنقریب میری امت میں دو گروہ ہوں گے‘‘ حدیث ۱۷۰۔

۵۷. سدّوا هذه الأبواب الا باب علي ’’(مسجد میں) سبھی دروازوں کو بند کردو سوائے علیؑ کے دروازے علیؑ کے‘‘ حدیث ۳۸، ۴۲، ۴۳، ۷۳۔

۵۸. سیخرج قوم من امّتي یقرؤن القرآن ’’عنقریب میری امت سے ایک گروہ نکلے گا جو قرآن پڑھتا ہوگا‘‘ حدیث ۱۸۶۔

۵۹. عليٌّ منّي وانا منه ’’علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں‘‘ حدیث ۶۹، ۷۱، ۷۳، ۸۹، ۱۹۳۔

۶۰. فاطمة سیّدة نساء اهل الجنة ’’فاطمہؑ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں‘‘ حدیث ۱۲۷، ۱۳۱۔

۶۱. قم یاعليّ فقد برئت ’’اٹھو اے علیؑ کہ تمہیں شفا ملی‘‘ حدیث ۱۲۷، ۱۲۸۔

۶۲. کأنّي قد دعیت فاجبت، انّي قد ترکت فیکم الثقلین ’’گویا کہ مجھے دعوت دی گئی تو میں نے لبیک کہی میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں‘‘ حدیث ۷۸۔

۶۳. کیف انت یاعليّ وقوم کذا و کذا؟ ’’اے علیؑ اس طرح کی قوم کے ساتھ کیا برتاؤ کروگے‘‘ حدیث ۱۸۳۔

۶۴. لأبعثنّ رجلاً یحب الله ورسوله ’’میں ضرور بضرور ایسے شخص کو بھیجوں گا جو خدا اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے‘‘ حدیث ۲۴۔

۶۵. لأدفعنّ الرایة الی رجل یحب الله ورسوله ’’میں علم اس شخص کے حوالہ کردوں گا جو خدا اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے‘‘ حدیث ۱۸، ۲۱۔

۶۶. لأدفعنّ الرایة غداً الی رجل یحب الله ورسوله ’’کل علم اس شخص کے حوالہ کردوں گا جو خدا اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے‘‘ حدیث ۱۳۔

۶۷. لأعطینّ الرایة رجلاً یحب الله ورسوله ’’علم ایسے شخص کو دوں گا جو خدا اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے‘‘ حدیث ۱۱۔۱۵، ۲۲، ۱۲۶۔

۶۸. لأعطینّ الرایة غداً رجلاً یحب الله ورسوله ’’کل میں علم ایسے شخص کو دوں گا جو خدا اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے‘‘ حدیث ۲۰، ۲۳۔

۶۹. لأعطینّ اللواء رجلاً یحب الله ورسوله ’’میں علم اس شخص کو دوں گا جو خدا اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے‘‘ حدیث ۱۶۔

۷۰. لأعطینّ هذه الرایة رجلاً یحب الله ورسوله ’’میں یہ علم اس شخص کو دوں گا جو خدا اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے‘‘ حدیث ۱۹، ۵۴۔

۷۱. لأعطینّ هذه الرایة غداً رجلاً یفتح الله علیه ’’میں کل اس علم کو اس شخص کو دوں گا کہ جس کے (ہاتھوں پر) خدا فتح وکامرانی دے گا‘‘ حدیث ۱۷۔

۷۲. لااله الا الله العظیم الحلیم ’’خدائے عظیم وحلیم کے سوائے کوئی اور خدا نہیں ہے‘‘ حدیث ۲۵، ۳۰۔

۷۳. لاتقعنّ یابریدة في علي ’’اے بریدہ علیؑ کے بارے میں چوں وچرا (شبہ انگیزی)

مت کرو" حدیث ۸۹۔

۷۴۔ لایحبک الا مومن "(اے علیؑ) صرف مومن ہی تم سے محبت کرے گا" حدیث ۹۸، ۱۰۰، ۱۰۲۔

۷۵۔ لایذھب بھا الا رجل ھو منّی و انا منہ "اسے فقط وہی شخص لے جائے گا جو مجھ سے ہو اور میں اس سے ہوں" حدیث ۴۴۔

۷۶۔ لاینبغی ان یبلغ ھذا الا رجل من اھلی "مناسب یہی ہے کہ اس کو وہ شخص لے کر جائے جو میرے اہل میں سے ہو" حدیث ۴۷۔

۷۷۔ لینتھین بنو ولیعۃ او لابعثن الیھم رجلاً کنفسی "یا قبیلہ بنی ولیعہ (اپنی حرکت) سے دست بردار ہو جائیں یا میں ان کے پاس ایسے شخص کو بھیجوں گا جو میری ہی طرح ہے" حدیث ۷۱

۷۸۔ ماانا امرت باخراجکم، ماانا فتحتھا و لا سددتھا "میں نے اپنی طرف سے تمھیں باہر نکل جانے کا حکم نہیں دیا ہے، میں نے اپنی مرضی سے (مسجد کے دروازوں) کو نہ بند کیا ہے اور نہ کھولا ہے" حدیث ۴۰، ۴۱

۷۹۔ ماتریدون من علی؟ انّ علیاً منّی "تم علیؑ سے کیا چاہتے، بیشک علیؑ مجھ سے ہیں" ۸۸

۸۰۔ ماسألت ربّی شیئاً الا اعطانی وماسألت لنفسی شیئاً الا وقد سألت لک "میں نے جو کچھ اپنے پروردگار سے طلب کیا اس نے مجھے عطا کیا اور جو کچھ اپنے لئے طلب کیا وہ تمھارے لئے بھی طلب کیا" حدیث ۱۴۷

۸۱۔ مالک یا اباتراب؟ "اے ابوتراب تمھیں کیا ہوا ہے" حدیث ۱۵۳۔

۸۲۔ مامنکم احد الا ولہ خاصۃ "تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ جس کے مخصوص لوگ نہ ہوں" حدیث ۶۰۔

۸۳۔ مایدریک لعلّ اللہ قد اطلع علی اھل بدر "تمھیں کیا خبر شاید خداوند اہل بدر

کے (حالات) سے مطلع ہو" حدیث ۴۴۔

۸۴۔ مرحباً بابنتی۔۔۔ اماترضین انک سیدۃ نساء ھذہ الأمۃ "خوش آمدید اے میری بیٹی۔۔۔ کیا تم اس بات پر خشنود و راضی نہیں ہو کہ اس امت کی عورتوں کی سردار ہو" حدیث ۱۳۲۔

۸۵۔ مرھم ان یتصدقوا "انھیں صدقہ دینے کا حکم دو" حدیث ۱۵۲۔

۸۶۔ من سبّ علیاً فقد سبنی "جس نے علیؑ کو برا بھلا کہا اس نے مجھے برا بھلا کہا" حدیث ۹۰، ۹۱

۸۷۔ من کنت مولاہ فعلی مولاہ "جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ مولا ہیں" حدیث ۹، ۱۲، ۸۰، ۸۷، ۹۳، ۹۶، ۹۸، ۹۹، ۱۵۷۔

۸۸۔ من کنت ولیہ فعلی ولیہ "جس کا میں ولی ہوں اس کے علیؑ بھی ولی ہیں" حدیث ۴۴، ۷۷، ۷۹، ۹۵۔

۸۹۔ ھذا ماصالح علیہ محمد رسول اللہ "یہ وہ عہد ہے کہ جس پر محمد رسول خداؐ نے صلح فرمائی ہے" حدیث ۱۹۱۔

۹۰۔ ھذا ولیی والمؤدّی عنّی "یہ (علیؑ) میرے ولی (جانشین) اور میرے فرائض کو ادا کرنے والے ہیں" حدیث ۹۔

۹۱۔ ھذان ابنای و ابنا ابنتی "یہ دونوں (حسنؑ و حسینؑ) میرے اور میری بیٹی کے فرزند ہیں" حدیث ۱۳۹۔

۹۲۔ ھما ریحانتی من الدنیا "یہ دونوں (حسنؑ و حسینؑ) اس دنیا میں میرے دو خوشبودار پھول ہیں" حدیث ۱۴۵۔

۹۳۔ ھی احب الیّ منک وانت اعز "یہ (فاطمہؑ) میرے نزدیک تم سے زیادہ محبوب اور تم (علیؑ) اس سے زیادہ عزیز ہو" حدیث ۱۳۶۔

۹۴. واللہ ما انا ادخلتہ و اخرجتکم ''خدا کی قسم میں نے اپنی طرف اس (علیؑ) کو اندر داخل نہیں کیا اور نہ ہی تمہیں باہر نکالا'' حدیث ۳۹۔

۹۵. ومن یعدل اذا لم أعدل؟ ''اگر میں عدل وانصاف سے کام نہ لوں گا تو کون ہے جو عدل سے کام لے گا؟'' حدیث ۱۵۷۔

۹۶. ویحک، ومن یعدل اذا لم أعدل ''لعنت ونفرین ہو تم پر اگر میں نے عدل سے کام نہ لیا تو کون عدل سے کام لے گا؟'' حدیث ۱۷۶۔

۹۷. یا ابن سمیۃ تقتلک الفئۃ الباغیۃ ''اے سمیہ کے فرزند تم کو ایک باغی اور ستمگر گروہ قتل کرے گا'' حدیث ۱۶۱

۹۸. یا أیھا الناس انی ولیکم ''اے لوگو! میں تمہارا اولی ہوں'' حدیث ۹۔

۹۹. یا بریدۃ من کنت مولاہ فعلی مولاہ ''اے بریدہ جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ بھی مولا ہیں'' حدیث ۸۰، ۸۱۔

۱۰۰. یا بنی عبد المطلب انی بعثت الیکم بخاصۃ ''اے بنی عبد المطلب میں خصوصاً تمہارے لئے مبعوث کیا گیا ہوں'' حدیث ۶۵۔

۱۰۱. یا زید أنت أخونا و مولانا ''اے زید تم ہمارے بھائی اور بزرگوار ہو'' حدیث ۷۰۔

۱۰۲. یا عائشۃ کیف رأیتنی أنقذتک ''اے عائشہ تم نے دیکھا کہ میں نے تمہیں کس طرح بچالیا'' حدیث ۱۱۰

۱۰۳. یا علیّ ألا أعلّمک کلمات اذا قلتھن ''اے علیؑ کیا میں تمہیں ان کلموں کی تعلیم دوں کہ اگر تم نے انہیں ادا کیا'' حدیث ۲۶۔

۱۰۴. یا علیّ أما ترضی أن تکون منّی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ ''اے علیؑ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی'' حدیث ۲۷، ۱۴۳

۱۰۵. یا علیّ أنت منّی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ ''اے علیؑ تم کو مجھ سے وہی نسبت

ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی'' حدیث ۶۲۔

۱۰۶. یا علیّ فیک من عیسیٰ مثل ''اے علیؑ تم میں ایک مشابہت حضرت عیسیٰؑ کی طرح ہے'' حدیث ۱۰۳۔

۱۰۷. یا معشر قریش واللہ لیبعثنّ اللہ علیکم رجلاً ''اے قریش والو! خداوند عالم تمہاری سرکوبی کے لئے ایک مرد کو بھیجے گا'' حدیث ۳۱۔

۱۰۸. یخرج قوم أحداث الأسنان سفھاء الأحلام ''ایک قوم وجود میں آئے گی جو کم عمر اور بیوقوف ہوگی'' حدیث ۱۷۸۔

۱۰۹. یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم من الرمیۃ ''وہ لوگ (خوارج) اسلام سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے'' حدیث ۱۷۴۔

احادیث حضرت علی علیہ السلام

۱. اطلبوا ذا الثدیہ ''پستان والے کو تلاش کرو'' حدیث ۱۴۸

۲. التمسوا المخدج ''ناقص ہاتھ والے کو سب مل کر تلاش کرو'' حدیث ۱۸

۳. انطلقت مع رسول اللہ حتیٰ اتینا الکعبۃ ''میں رسول خداؐ کے ساتھ چلا یہاں تک کہ ہم کعبہ تک پہنچے'' حدیث ۱۲۲

۴. انا اول من صلی ''سب سے پہلا نمازی میں ہوں'' حدیث ۱۔

۵. انا عبد اللہ و اخو رسولہ و انا الصدیق الاکبر ''میں بندۂ خدا اس کے رسول کا بھائی اور صدیق اکبر ہوں'' حدیث ۷، ۶۶۔

۶. انا فقأت عین الفتنۃ ''میں نے فتنہ کی جڑ کو ختم کر دیا'' حدیث ۱۸۹

۷. انّ رسول اللہ وصف ناسا انی لأعرف صفتھم فی ھؤلاء ''رسول خداؐ نے کچھ لوگوں کی صفتیں بیان کی تھیں میں ان صفتوں کو ان لوگوں میں دیکھ رہا ہوں'' حدیث ۱۷۷

۸. ان اللہ یقول: (افان مات او قتل) ''خداوند عالم فرماتا ہے: پس اگر وہ وفات کر جائے

یا قتل کردیا جائے" حدیث ۶۴.

۹. ان قد ذکر لی خارجة تخرج من قبل المشرق وفیهم ذو الثدیه "مجھے ایک گروہ کے بارے میں بتایا گیا ہے جو مشرق کی طرف سے نکلے گا جن میں ذوالثدیہ ہوگا" حدیث ۱۸۵.

۱۰. انه لعهد النبی الامی لا یحبنی الا مؤمن "البتہ نبی امیؐ نے مجھ سے وصیت فرمائی ہے کہ صرف مؤمن ہی مجھ سے محبت کرے گا" حدیث ۱۰۰، ۱۰۲.

۱۱. بی خفف عن هذه الامة "میرے ہی ذریعہ اس امت کو تخفیف دی گئی" حدیث ۱۵۲.

۱۲. صدق الله و بلغ رسوله "خداوند عالم نے سچ فرمایا اور اس کے رسول نے پیغام کو پہنچا دیا" حدیث ۱۸۲.

۱۳. عهد الی النبی الامی لایحبنی الا مومن "مجھ سے نبی امیؐ نے عہد و وصیت فرمائی ہے کہ صرف مومن ہی مجھے دوست رکھے گا" حدیث ۱۰۱.

۱۴. کان لی من نبی الله مدخلان "میرے لئے رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہونے کے دو وقت مقرر تھے" حدیث ۱۱۷.

۱۵. کانت لی ساعة من السحر "میرے لئے سحر کے وقت ایک وقت (آنحضرتؐ سے شرفیابی کے لئے) مقرر تھا" حدیث ۱۱۵، ۱۱۶.

۱۶. کانت لی منزلة من رسول الله لم تکن لاحد من الخلائق "رسول خدا کے نزدیک میری وہ منزلت تھی جو کسی اور کو حاصل نہ تھی" حدیث ۱۱۸.

۱۷. کلمات الفرج: لااله الا العلی العظیم "خدائے علی عظیم کے علاوہ کوئی معبود نہیں کلمات فرج ہیں" حدیث ۲۷.

۱۸. کلمة حق أرید بها باطل "بات تو حق ہے مگر اس سے باطل کا ارادہ کیا گیا ہے" حدیث ۱۷۷.

۱۹. کنت ادخل علی نبی الله فان کان یصلّی سبّح "میں رسول خداؐ کی خدمت میں جاتا اگر وہ نماز پڑھتے رہتے تھے تو تسبیح پڑھتے ہوئے مجھے اجازت دیتے تھے" ۱۱۴

۲۰. کنت اذا سالت أعطیت "جب میں آنحضرتؐ سے کوئی سوال کرتا تھا تو مجھے عطا کیا جاتا" حدیث ۱۲۰، ۱۲۱.

۲۱. کنت اذا سالت رسول الله اعطانی "جب میں رسول خداؐ سے کوئی سوال کرتا تھا تو آپ مجھے عطا فرماتے تھے" حدیث ۱۱۹.

۲۲. لمّا رجعت الی النبیّ قال لی کلمة ما أحب أنّ لی بها الدنیا "جب میں آنحضرتؐ کی خدمت میں واپس پہنچا آپ نے مجھ سے ایک ایسی بات کہی جس کے مقابلے میں پوری دنیا کی حکومت پسند نہیں کرتا" حدیث ۱۵۰.

۲۳. لولا ان تبطروا لانباتکم ماوعد الله "اگر تم لوگ احساس برتری کے شکار نہ ہوتے تو میں تمہیں وہ بات بتاتا جس کا وعدہ خدا نے کیا ہے" حدیث ۱۸۷، ۱۸۸.

۲۴. ما اعرف احداً من هذه الأمة عبد الله بعد نبیها غیری "نبیؐ امت کے بعد اس امت میں اپنے سوا کسی اور کو نہیں پہچانتا جس نے (کما حقہ) اللہ کی عبادت و بندگی کی ہو" حدیث ۸.

۲۵. والله لانقلب علی أعقابنا بعد اذ هدانا الله "خدا کی قسم ہم اپنے ماضی کی طرف نہ پلٹیں گے جب کہ خدا ہماری ہدایت کرچکا ہے" حدیث ۶۴.

فہرست اعلام

(الف)

(ب)

(ج)

(ح)

(ش)

(ص)

(ط)

(ع)

(غ)

(ف)

(ق)

(ک)

(م)

(ن)

(و)

قبیلہ اور گروہ

فهرست اماکن

فہرست منابع وماخذ

۱. احاد ومثانی. الاحاد والمثانی ابن ابی عاصم ،تحقیق الدکتور باسم فیصل احمد الجوابرة ،دار الرایة ،ریاض ۱۴۱۱ .

۲. ابار القضاة :محمد بن لف بن حیان الوکیع ،عالم الکتب، بیروت.

۳. اربعین زاعی: کتاب الاربعین عن الاربعین طی فضائل علی امیرالمؤمنین عبدالرحمن بن احمدبن الحسین النیسابوری.

۳. ارشادمفید: الارشاد فی معرفة حجج الله علی العباد ،ابی عبدالله محمد بن محمد بن النعمان البغدادی تحقیق مؤسسة آل البیت علیهم السلام لاحیاء التراث، المؤتمرالعالمی لألفیةالشی المفید،قم ۱۴۱۳ ق.

۵. اسدالغابة :اسد الغابة فی معرفة الصحابة،عزالدین علی بن ابی الکرام المعروف بابن الأثیر،بیروت.

۶. الاصابة: الاصابة فی تمییزالصحابةابن ابی جحرعقلانی تحقیق علی محمد البجاوی ،بیروت ،۱۴۱۲ ق.

۷. امالی میسیة : کتاب الأمالی ،الامام مرشد بالله یحیی بن الحسین الشجری، عالم الکتب ،بیروت،۱۴۰۳ هـ.ق.

۸. امالی سید ابو طالب:تیسیر المطالب فی امالی ابو طالب،تریج جعفر بن احمد

بن عبد السلام، بیروت، ۱۳۹۵ھ.

۹. امالی طوسی: الأمالی، ابوجعفر محمد بن الحسن الطوسی، دار الثقافة، قم، ۱۴۱۴ھ.

۱۰. امالی عبدالرزاق: الامالی فی آثار الصحابة، عبد الرزاق بن همام الصنعانی، تحقیق، مجدی السید ابراهیم، القاهرة.

۱۱. امالی مفید: کتاب الأمالی، محمدبن محمدبن النعمان (الشی المفید) تحقیق علی اکبر الغفاری، جماعة المدرسین، قم، ۱۴۰۳ھ.

۱۲. الاموال: کتاب الاموال، محمد بن محمد النعمان تحقیق علی اکبر الغفاری، جماعة المدرسین، قم، ۱۴۰۳ھ.

۱۳. المنجد: عربی اردو لغت، مجلس ترتیب المنجد عربی اردو، مرکزی اداره تبلیغ، دهلی.

۱۴. انساب الأشراف: احمد بن یحیی بن جابر البلاذری، تحقیق محمد باقر المحمودی، چاپ دوم ۱۴۱۶ھ

۱۵. أوائل ابن ابوعاصم: الأوائل، ابی بکر احمد بن ابی عاصم النبیل، تحقیق محمد سعید بن بسیونی زغلول، دار الکتب العلمیة، بیروت، ۱۴۰۷ھ.

۱۶. أوائل العسکری: الأوائل، ابوهلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسکری، دار الکتب العلمیة، بیروت، ۱۴۰۷ھ.

۱۷. البدایة والنهایة: ابوالفداء الحافظ بن کثیر الدمشقی، تحقیق، الدکتور احمد ابو ملحم و الدکتور علی نجیب عطوری الاستاذ فواد السیّد و الاستاذ مهدی ناصر الدین، الاستاذ علی عبد الساتی، دار الکتاب العلمیة بیروت، ۱۴۰۸ھ

۱۸. تاری الاسلام ذهی: تاری الاسلام و وفیات المشاهیر والاعلام شمس الدین الذهبی تحقیق عمر عبد الاسلام تدمری بیروت ۱۴۱۳ق.

۱۹. تاری اصبهان: کتاب تاری اصبهان (ذکر ابار اصبهان) احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحاق بن موسی بن مهران المهرانی الاصبهانی، تحقیق سید

کسروی حسن، دار الکتب العلمیه، بیروت، ۱۴۱۰ھ.

۲۰. تاری بغداد: تاری بغداد او مدینة السلام، احمد بن علی الطیب البغدادی، المکتبة السلفیة، مدینه منور.

۲۱. تاری الثقات عجلی: تاری الثقات، احمد بن عبد الله بن صالح ابی الحسن العجل، ترتیب نور الدین علی بن ابی بکر الهیثمی، تعلیق الدکتور عبد المعطی قلعجی، دار الکتب العلمیة، بیروت، ۱۴۰۵ھ.

۲۲. تاری جرجان: السهمی، عالم الکتب، بیروت، ۱۴۰۷ھ.

۲۳. تاری طبری: تاری الأسم والملوک، ابو جعفر محمد بن جریر الطبری، تحقیق محمد ابو الفضل ابراهیم، بیروت.

۲۴. تاری کبیر: کتاب التاری الکبیر، اسماعیل بن ابراهیم الجعفی الباری، دار الکتب العلمیة، بیروت.

۲۵. تذکرة الحفاظ: ابو عبد الله شمس الدین اللهی، دار احیاء التراث العربی، بیروت.

۲۶. ترجمة الامام الحسین علیه السلام بن طبقات ابی سعد: محمد بن سعد بن منیع، تحقیق عبد العزیز الطباطبائی، مؤسسه ال البیت، قم، ۱۴۱۵ق.

۲۷. ترجمة الامام علی بن تاری دمشق: ترجمة الامام علی علیه السلام من تاری دمشق، ابن عساکر، تحقیق محمد باقر المحمودی، چاپ سوم، بیروت ۱۴۰۰ھ.

۲۸. تفسیر ابن ابوحاتم: تفسیر القرآن العظیم، ابن ابی حاتم رازی، تحقیق اسعد محمد الطیب، بیروت، المکتبة العصریة، ۱۴۱۹ھ.

۲۹. تفسیر طبری: جامع البیان عن تاویل آی القرآن، ابوجعفر محمد بن جریر الطبری، بیروت، ۱۴۰۸ھ.

۳۰. تفسیر الوسیط: الوسیط فی تفسیر القرآن المجید، علی بن احمد الواحدی النیسابوری، تحقیق علی محمد معوض و آرین، بیروت، ۱۴۱۵ھ.

۳۱. تهذیب الآثار طبری: تهذیب الآثار وتفصیل الثابت عن رسول الله صل الله

علیه و آله وسلم من الأبار، محمد بن جویر بن یزید الطبری، مطبقه المدنی، مصر.

۳۲. تهذیب التهذیب: ابن حجر عسقدالی، تحقیق مصطفی عبد القادر عطا، بیروت، ۱۴۱۵ ق.

۳۳. تهذیب الکمال: فی اسماء الرجال، جمال الدین ابو الحجاج یوسف المزی، تحقیق الدکتور بشار عواد معروف ۱۴۱۳ھ.

۳۴. جامع البیان: جامع بیان العلم وفضله، ابن عبد البر، بیروت، دار الکتب العلمیة.

۳۵. الجرح و التعدیل: کتاب الجرح والتعدیل، شی الاسلام ابی محمد عبد الرحمن بن ابی حاتم محمد بن ادریس بن المنذر الرازی مجلس دائرة المعارف العثمانیه حیدر آباد دکن الهند، ۱۲۱۷ھ. دار احیاء التراث العربی، بیروت.

۳۶. حلیة الاولیا: حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ابو نعیم احمد بن عبد الله الاصبهانی، ط الامس، بیروت ۱۴۰۷ھ.

۳۷. صال صدوق: کتاب الصال، ابو جعفر محمد بن علی الصدوق، تصحیح علی اکبر الغفاری، ط منشورات جماعة المدرسین، قم ۱۴۰۳ ق.

۳۸. الدر المنثور: الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، جلال الدین عبد الرحمن السیوطی، دار الفکر، بیروت، ۱۴۰۳ھ.

۳۹. دلائل بیهقی: دلائل النبوة و مورفة احوال صاحب الشریعة، ابو بکر احمد بن الحسین البیهقی، تریج الدکتور عبد المعطی قلعجی، بیروت، ۱۴۰۵ھ.

۴۰. الذریة الطاهرة: ابو بشر محمد بن احمد بن حمّاد الانصاری الرازی الدولابی، تحقیق السید محمد جواد الحسینی الجلالی، موسسه النشر الاسلامی التابعة بجماعة المدرسین قم، ۱۴۰۷ھ ق.

۴۱. ریاض النضرة: الریاض النضرة فی مناقب العشرة المبشرین بالجنة، ابو جعفر احمد المحب الطبری، دار الندوة الجدیدة.

۴۲. زین الفتی: العسل المصفی من تهذیب زین الفتی فی شرح سوره هل اتی، احمد بن محمد بن علی بن احمد العاصی تعلیق الشی محمد باقر المحمودی،

مجمع احیاء الثقافة الاسلامیة، قم، ۱۴۱۸ھ.

۴۳. زهد احمد: کتاب الزهد، ابی عبد الله احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی، تحقیق محمد السید بسیونی زغلول، دار الکتاب العربی، بیروت، ۱۴۰۶ھ ق.

۴۴. سنن ابی داود: سلیمان ابن الاشعث السجستانی الازدی، تعلیق محمد محیی الدین عبد الحمید، دار احیاء السنة النبویه.

۴۵. سنن ابن ماجة: ابی عبد الله محمد بن یزید القزوینی، تحقیق محمد فواد عبد الباقی، دار الفکر، بیروت.

۴۶. سنن بیهقی: السنن الکبریٰ، ابوبکر احمد بن الحسین بن علی البیهقی، اعداد الدکتور یوسف عبد الرحمن المرعشلی، بیروت.

۴۷. سنن ترمذی: الجامع الصحیح، تحقیق ابراهیم عطوة عوض، بیروت، دار احیاء التراث العربی.

۴۸. سنن دارمی: سنن الدارمی، ابو محمد عبد الله بهرام الدارمی، دار احیاء السنة النبویه.

۴۹. سنن کبری نسائی: السنن الکبریٰ، ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی، تهقیق دکتور عبد الغفار سلیمان البغدادی، سید کسروی حسن، بیروت، ۱۴۱۱ھ.

۵۰. سیر اعلام النبلاء: سیر اعلام النبلاء، محمد بن احمد بن عثمان الذهبی، اشرف علی تحقیق الکتاب شعیب الارنؤوط، چاپ چهارم، بیروت، ۱۴۰۶ھ.

۵۱. شرح الابار فی فضائل الائمة الاطهار علیهم السلام: القاضی النعمان بن محمد التمیمی المغربی، تحقیق السید محمد الحسینی الجلالی، موسسه النشر الاسلامی، قم.

۵۲. سیره ابن هشام: السیرة النبویه، ابو محمد عبد الملک بن هشام، بشرح الوزیر المغربی، تحقیق الدکتور سهیل زکار، بیروت، ۱۴۱۲.

۵۳. شرح ابن ابی الحدید: شرح نهج البلاغة، ابن ابی الحدید، تحقیق محمد ابو الفضل ابراهیم، دار احیاء الکتب العربیه، ۱۳۸۵ھ.

۵۴. شرح السنۃ البغوی: شرح السنۃ، الحسین بن مسعود البغوی، تحقیق زهیر الشاویش و شعیب الارناؤوط، بیروت،۱۴۰۳ھ.

۵۵. شرح طحاوی: شرح معانی الآثار، ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی، تحقیق محمد زهری الباری، بیروت، ۱۴۰۷ھ.

۵۶. شواهد التنزیل: شواهد التنزیل لقواعد التفضیل، عبید الله بن عبد الله بن احمد الحاکم الحسکانی، تحقیق محمد باقر المحمودی، مجمع احیاء الثقافة الاسلامیة، قم، ۱۴۱۱ھ.

۵۷. صحیح ابن حبان: بترتیب ابن بلبان، علی بن بلبان احماری، تحقیق شعیب الارنؤوط، موسسة الرساله، بیروت ۱۴۱۴ھ.

۵۸. صحیح ابن زیمة: ابو بکر محمد بن اسحاق، تحقیق محمد مصطفی الاعظمی، المکتبة الاسلامی، بیروت ۱۳۹۱ھ

۵۹. صحیح باری: صحیح الباری، محمد بن اسماعیل الباری، بیروت، دار احیاء التراث العربی.

۶۰. صحیح مسلم: صحیح مسلم بشرح النووی، بیروت، ۱۴۰۷ھ.

۶۱. صحیفة الامام الرضا: تحقیق محمد مهدی نجف، موسسة طبع و نشر الاستانة الرضویه، ۱۴۰۶.ق

۶۲. طبقات کبری: الطبقات الکبری، محمد بن سعد بن منیع، دار الکتب، بیروت، ۱۴۰۵ھ.

۶۳. طبقات المحدثین: طبقات المحدثین اصبهان و الواردین علیها، عبد الله محمد بن جعفر حیان المعروف بأبی الشی الانصاری، تحقیق عبد الغفور عبد الحق حسین البلوشی، موسسة الرساله، بیروت، ۱۴۱۲ه.

۶۴. الطرائف: فی معرفة مذاهب الطوائف، علی بن موسی بن طاوس الحسنی الحسینی، مطبعة الیام، قم، ۱۴۰۰ھ ق.

۶۵. العقد الفرید: عقد الفرید، احمد بن محمد عبد ربه الاندلسی، تحقیق مفید

محمد قمیحة، دار الکتب العلمیة، بیروت، ۱۴۰۴ھ.

۶۶. علل الحدیث رازی: علل الحدیث، ابی محمد عبد الرحمن الرازی، دار المعرفه، بیروت، ۱۴۰۵ھ.

۶۷. العلل و المعرفة: کتاب العلل و المعرفة الرجال، احمد بن حنبل، تحقیق الدکتور وصیّ الله بن محمد عباس، دار الالی، ریاض ۱۴۰۸ق.

۶۸. عمل یوم و لیل: کتاب عمل الیوم و اللیلة، ابی بکر احمد بن محمد الدینوری المعروف بابن السّنّی، تحقیق بشیر محمد عیون، مکتبة المؤید، ریاض، ۱۴۱۴ھ.

۶۹. عیون ابار الرضا، محمد بن علی بن بابویه القمی، تصحیح الشی حسین الاعلمی، موسسة الاعلی للمطبوعات بیروت، ۱۴۰۴ق.

۷۰. الفائق زمشری: الفائق فی غریب الحدیث، جاء الله محمد بن عمر الزمشری، تحقیق علی محمد البیحاری، دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۴ق.

۷۱. فرائد المسطین: فی فضائل المرتضی و البتول و السبطین و الائمة من ذریتهم علیهم السلام، ابراهیم بن محمد ابن المؤید بن عبد الله بن علی بن محمد الجوینی الراسانی، تحقیق و تعلیق الشی محمد باقر محمودی، موسسة المحمودی بیروت،۱۳۹۸ھ.

۷۲. فضائل احمد : فضائل امیر المومنین علی علیه السلام، احمد بن حنبل، بیروت.

۷۳. فضائل فاطمه لابن شاهین: فضائل فاطمة الزهرا علیها سلام، عمر بن احمد بن عثمان بن احمد بن اسود البغدادی، تحقیق الدکتور محمد هادی الامینی، دار الکتاب الاسلامی، بیروت، ۱۴۱۲ق.

۷۴. القول المسدد: القول المسدد فی الذّب عن المسند للمام احمد، احمد بن علی بن حجر العسقالی، عالم الکتب، بیروت، ۱۴۰۴.ق

۷۵. کامل ابن عدی: الکامل فی ضعفاء الرجال، ابو اهمد، عبد الله بن عدی الجرجانی، تحقیق یحیی متار غزاوی، بیروت، دار الفکر، ۱۴۰۹ھ

۷۶. کامل الزیارات: ابی القاسم جعفر بن محمد بن قولویه، تصحیح میرزا عبد الحسین الامینی، المطبعة المبارکة المرتضویه، نجف، ۱۳۵۶.

۷۷. کتاب السنة: ابوبکر عمرو بن ابی العاص، بقلم محمد ناصر الدین الالبانی، بیروت، المکتبة الاسلامی، ط الثالثة.

۷۸. کتاب سلیم: بن قیس هلالی، سلیم بن قیس الهلالی الکوفی، تحقیق محمد باقر الانصاری، نشر الهادی، قم، ۱۴۱۵.

۷۹. کشف الاستار: کشف الاستار من زوائد البزار علی الکتب الستة، نور الدین علی بن ابی بکر الهیثمی، تحقیق حبیب الرحمن الاعظمی، موسسة الرسالة، بیروت، ۱۳۹۹ھ.

۸۰. الکشف و البیان: الکشف البیان فی تفسیر القرآن، احمد ,,ن محمد بن ابراهیم الثعلبی، مطوط، مکتبة آیة الله المرعشی النجفی.

۸۱. کفایة الطالب: فی مناقب علی بن ابیطالب علیهما السلام، محمد بن یوسف بن محمد القرئ الشافعی، تحقیق محمد هادی الامینی، دار احیاء تراث اهل البیت علیهم السلام قم، ۱۴۰۴ ق.

۸۲. الکنی واسماء دولابی: کتاب الکنی و الاسماء ابی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری تقدیم مطاع الطلابیشی، دار الفکر، دمشق، ۱۴۰۴ھ.

۸۳. کنز العمال: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، علاء الدین علی المتقی الهندی، تصحیح صفوة السقاء، ط الامة.

۸۴. کنز الفوائد: محمد بن علی بن عثمان الکراجکی الطرابلسی، تحقیق الشیخ عبد الله نعمه، دار الاضواء، بیروت، ۱۴۰۵ ق.

۸۵. مجمع الزوائد: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، نور الدین علی بن ابی بکر هیثمی، دار الکتاب العربی، بیروت، ۱۴۰۲ ق.

۸۶. مسترشد طبری: المسترشد فی امامة امیر المومنین علی بن ابیطالب علیهما السلام، محمد بن جریر بن رستم الطبری الامامی، تحقیق احمد المحمودی،

موسسة الثقافة الاسلامیة قم، ۱۴۱۵ ق.

۸۷. مستدرک حاکم: المستدرک علی الصحیحین، ابو عبد الله الحاکم نیسابوری، تحقیق یوسف عبد الرحمن المرعشلی، دار المعرفة بیروت.

۸۸. مسند ابن راهویه: مسند اسحاق بن راهویه، اسحاق بن ابراهیم بن مکلد الحنظلی المروزی، تحقیق الدکتور عبد الغفور عبد الحق، مکتبة الایمان، المدینة المنورة، ۱۴۱۲ھ.

۸۹. مسند ابو یعلی: مسند ابی یعلی الموصلی، احمد بن علی بن المثنی التمیمی، تحقیق حسین سلیم اسد، دار المامون للتراث، دمشق، ۱۴۰۴ھ.

۹۰. مسند احمد: المسند، احمد بن حنبل ابو عبد الله الشیبانی، بیروت، ۱۴۱۳ھ.

۹۱. مسند بزار: البحر الزّا المعروف مسند براز، ابی بکر احمد بن عمرو بن عبد الالق العتکی البذار، تحقیق محفوظ الرحمن زین الله، مکتبة العلوم و الحکم، المدینة المنورة، ۱۴۱۳.

۹۲. مسند حمیدی: المسند، عبد الله بن الزبیر الحمیدی، تحقیق حبیب الرحمن الاعظمی، عالم الکتب، بیروت.

۹۳. مسند رُویانی: مسند الصحابة، ابوبکر محمد بن هارون الرویانی الرازی، تریج ابو عبد الرحمن صلاح بن محمد بن عویضة، دار الکتاب العلمیة بیروت، ۱۴۱۷ھ.

۹۴. مسند شاشی: المسند، ابو سعید الهیثم بن کلیب الشاشی، تحقیق محفوظ الرحمن زین الله، مکتبة العلوم و الحکم، المدینة، ۱۴۱۰ ق.

۹۵. مسند شامیّین: مسند الشامیّین، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی، تحقیق حمدی عبد المجید السلفی موسسة الرسالة، بیروت، ۱۴۱۷ھ.

۹۶. مسند طیالسی: مسند ابی داود طیالسی، سلیمان بن داود طیالسی، دائرة المعارف النظامیة، حیدر آباد ۱۳۲۱ ق.

۹۷. مشکل الآثار طحاوی: مشکل ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامه، تصحیح محمد عبد السلام شاهین، بیروت، ۱۴۱۵ھ.

۹۸. مصنف ابن ابو شیبة: الکتاب المصنف فی الاحادیث و الآثار، ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبة، تصحیح محمد عبد السلام شاهین، دار الکتب العلمیة، بیروت، ۱۴۱۶ ھ۔

۹۹. مصنف عبد الرزاق: المصنف، ابوبکر عبد الرزاق بن همام الصنعانی، تحقیق جیب الرحمن الاعظمی، ط. الثانیه ۱۴۰۳ ھ۔

۱۰۰. مطالب العالیة: المطالب العالیة بزوائد المسانید العثمانیة، ابن حجر احمد بن علی العسقلانی، تحقیق الشی جیب الرحمن الاعظمی، دار المعرفة، بیروت۔

۱۰۱. معارف ابن قتیبة: المعارف، ابی محمد عبد اللہ بن مسلم ابن قتیبة، تحقیق ثروت عکاشه، ناشر منشورات الشریف الرضی،مطبعه امیر، قم، ۱۴۱۵ ھ۔

۱۰۲. معانی الابار: ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن احمد الطبرانی، تحقیق الدکتور محمود الطحّان، مکتبة المعرفة، ریاض، ۱۴۰۵ ھ۔

۱۰۳. معجم سفرسلفی: معجم السفی، ابو طاهر احمد بن محمد السلفی، تحقیق عبد اللہ عمر البارودی، دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۴ ھ۔

۱۰۴. معجم شیو ابویعلی: المعجم، احمد بن علی بن المثنی التمیمی، تحقیق حسین سلیم اسد، داء المامون للتراث، بیروت، ۱۴۱۰ ھ۔

۱۰۵. معجم صغیر: المعجم الصّغیر، ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، بیروت، ۱۴۰۳ ھ۔

۱۰۶. معجم کبیر: المعجم الکبیر، ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، تحقیق حمدی عبد المجید السلفی، ط. الثالثة، ۱۴۰۶ ھ۔

۱۰۷. المعرفة و التاری بسوی: کتاب المعرفة والتاری، ابو یوسف یعقوب بن سفیان البسوی، تحقیق اکرم صیاء العمری، مطبعة الارشاد، بغداد، ۱۳۹۴ھ۔

۱۰۸. مقتل ابن ابی الدنیا: کتاب مقتل الامام امیر المومنین علی بن ابیطالب علیه السلام، عبد اللہ بن محمد بن عبید المعروف بابن ابی الدنیا، تحقیق محمد باقر محمودی، مجمع احیاء الثقافة الاسلامیه، قم، ۱۴۱۱ ھ۔

۱۰۹. مقتل الحسن وارزمی :مقتل الحسین، ابو المؤید الموفق بن احمد المکی، تحقیق الشی محمد السماوی، مکتبة المفید، قم۔

۱۱۰. مناقب ابن مغازلی: مناقب الامام امیر المومنین علی بن ابیطالب علیه السلام، علی بن محمد الشافعی (الشهیر بابن المغازلی) تحقیق محمد باقر البهبودی، بیروت دار الاضواء، ۱۴۰۳ ھ۔

۱۱۱. مناقب وارزمی: المناقب، الموفق بن احمد الوارزمی، تحقیق الشی مالک المحمودی، موسسه النشر الاسلامی قم، ۱۴۱۱ ھ۔

۱۱۲. مناقب ابن شهر آشوب: المناقب، رشید الدین محمد بن علی بن شهر آشوب المازندرانی، المطبعة العلمیة، قم۔

۱۱۳. مناقب کوفی: مناقب الامام امیر المومنین علی بن ابیطالب علیه السلام، محمد بن سلیمان الکوفی القاضی، تحقیق محمد باقر محمودی قم، ۱۴۱۲ق۔

۱۱۴. میزان الاعتدال: میزان الاعتدال فی نقد الرجال، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذهبی، تحقیق، علی محمد البیجاوی، دار الفکر، دمشق۔

۱۱۵. موضع اوهام: کتاب موضح اوهام الجمع و التفریق، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت الطیب البغدادی، مجلس دائرة المعارف العثمانیة، حیدر آباد الدکن، الهند، ۱۳۷۹ ھ۔